تیرگی دور ہو سنہ مہر سا چمکے یارب	ق	دیکھکر کوئی نہ بولے کہ ملا ہو کاجل
حشر مین دفتر اعمال تو دھونا بالکل		مین صحیح آوین نظر مین نہ مثال مہمل
بعد مرنیکے نہ تکلیف ذرا ہو یارب		خادم احمد کا سمجھ زیست مین جیسے اقل
یا الٰہی جو مدینے کی زمین پر ہو گذر		شوق ہو دلمین قصیدہ [illegible] پر نظل
ہو چکے مجکو زیارت تو قصیدہ پڑھکر		روضۂ پاک پہ ہو زیست کا جھگڑا فیصل
ختم کرتا ہون قصیدہ یہ الٰہی ہو دعا		ہو قبول اپنے سے ذات جناب مرسل
ہے ماں باپ اور اُستاد او احباب عزیز		شاد عالم مین ہون از لطف خداوند ازل
اثمؔ اب بک نہ زیادہ کہ سنا کرتے ہین		ہیچ وہ دھوم ہین ہو طول کلام مہمل

قطعات تاریخ اختتام قصیدۂ ہذا مسمّٰی بمدح خیر الانام
از نتیجۂ فکر بلند جناب مولانا محمد محسن صاحب محسن کاکوروی
وکیل عدالت مین پوری مصنف چراغ کعبہ و صبح تجلی وغیرہ

کیا ہی بےمثل قصیدہ بخدا لکھا ہے	ہین حضور آپ بھی اقلیم سخن کے والی
کہدے محسن کی دعا سے بحضور احمد	اور تاریخ ہو مقبول حضور عالی

١٣٠٣ھ

از فکر عالی جناب سید مہربان علیصاحب فرحان ملوی

شعر عمدہ سے لکھے ہین اثمؔ نے	نہین زنہار شاعری مین خلل

لہدے فرحان نذر وایان سال — مدح مین یہ قصیدہ ہی افضل

از حکیم اشفاق علی صاحب اشفاق بن حکیم مشتاق علی صاحب وکیل عدالت

نسخے مضمون آثم جانفزا اتر — درین اوراق شد منظوم کمتر

لکھوا اشفاق نے از روئے آداب — چھپا گلدستۂ نعت پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

لکھا جو مین نے وصف خدائے کریم کا — چشمہ مراد ہو ہوا فیض عمیم کا

عشق خدا کی آگ بھڑکتی ہی روز و شب — کسطرح مجکو خوف ہو نار جحیم کا

مہمان اوسکے خوان کرم پر ہر ایک ہی — کیا ہو سکے بیان غفور رحیم کا

سیدھا جنان کو جائیگا ای مومنو وہی — جو راستہ چلیگا رہ مستقیم کا

جس دل مین درد ہجر ہو یارب مقیم — عیسے سے ہو سکے نہ علاج اوس سقیم کا

مجھسے تجھی کو چاہتا ہون ای مرے کریم — طالب ہون جاہ کا نہ مین [illegible]

میرے گناہ اپنے کرم سے تو بخشدے — رہتا ہی مجکو خوف عـ[illegible]م کا

شیطان کا کچھ فریب نہ اوسپر کبھی چلا — دل سے ہوا جو عبد خ[illegible]یم کا

گلزار معرفت کا مین بلبل رہون مدام — جھونکا نبون آلہی [illegible] نسیم کا

گلزار دہر کی کبھی کھاتا نہ مین ہوا
ہوتا نہ او سمین رنگ جو تیری شمیم کا

انسان نہ کوئی تاب تجلی کی لا سکا
حاصل نہ مدعا ہوا ہرگز کلیم کا

اک لفظ کن مین خلق کیا تونے سب جہان
کیا کر سکون بیان مین شان عظیم کا

ٹہرا اے حق جو دوسرا تیرے سوا کوئی
کیونکر وہ مستحق نہ ہو آب حمیم کا

ادراک تیری ذات کو کیا کر سکے کوئی
بیکار اس جگہ پہ ہی شعور اس حکیم کا

سیدھا چلایا شرع محمد پر آجتک
احسان مجھپہ کیون نہو طبع سلیم کا

حامی ہر ایک عاجز و بیکس کا ہی تو ہی
ہی دستگیر تو ہی اسیر و یتیم کا

گو کثرت گناہ سے آثم کو ہی حجاب
لیکن ہی ایک بندہ احقر رحیم کا

وصف ای آثم کیا کر صبح و شام اللہ کا
ذکر کرتے ہین زبانسے خاص و عام اللہ کا

واسطے اوسکے مراتب عالم باطن مین ہیں
عالم ظاہر مین جو کرتے ہین کام اللہ کا

رف کن سے خلق اوسنے سب کیا ہی جز و کل
دونو عالم مین ہی جاری انتظام اللہ کا

ین و دنیا مین سوا اوسکے کوئی حامی نہیں
کیون نہ سمجھے آسرا عالم تمام اللہ کا

سکے قابل ہی مرتبہ کہ جبرئیل امین
روز پہنچاتے تھے حضرت کو سلام اللہ کا

فانی جسکو کہتے ہین فنا ہو جائیگی
باقی رہ جائے گا بس عالم مین نام اللہ کا

وہ کسی سے ہی نہ پیدا اور نکوئی اوس سے ہی
لم یلد ہی اور ولم یولد کلام اللہ کا

ہر جہان مین ناتوان اسکو نکیون ہمدم کرون
اہل باطن جپتے ہین وقت نام اللہ کا

مہر و مہ جن و ملک غافل عبادت سے نہین
نام لیتے رہتے ہین ہر صبح و شام اللہ کا

کیا حسینون کے مین لام زلف کو رکھون عزیز
دل کو میرے ہی بہت مرغوب لام اللہ کا

قبر سے اوٹھتے ہی کھینچونگا مین ہو کر مضطرب
روز محشر ہوگا جب دربار عام اللہ کا

ہی وہ شان اوسکی کہ عرشی بھی نہ واقف ہوسکے
ہم بھلا پہچانینگے کیا احترام اللہ کا

کانپ اوٹھیگی ساری خلقت زلزلہ پڑجائیگا
تخت پر جب حشر مین ہوگا قیام اللہ کا

کیا تعجب ہی جو ہو مقبول حق میرا کلام
ہون مین جان و دل سے اے آتش غلام اللہ کا

الٰہی تو ہی مالک دو جہان کا
الٰہی تو ہی رب کون و مکان کا

بشر سے زیب و زینت ہی زمین کی
ستارون سے ہی رتبہ آسمان کا

الٰہی معرفت ہو تیری حاصل
کہ ہون عاشق مین شاہ مرسلان کا

نہین ہی حمد کی طاقت کسی مین
یہان دم بند ہی کلک و زبان کا

ترے محتاج ہین اعلیٰ و ادنیٰ
تو ہی یارب ہی حامی انس و جان کا

مین حیران ہون کہ چھوٹا منہ بڑی بات
بیان کیا نطق ہی میری زبان کا

طفیل سید ابرار یا رب — تماشا دیکھون مین باغ جنان کا

کہانتک حمد روک آثم زبان کو
نہ دکھلا جوش اب طبع روان کا

رزاق ہی خلاق ہی محتاج و غنی کا — جز تیرے بھروسہ نہین بندے کو کسی کا

کیا تاب کہ مین ہون ترے فرمان سے باہر — ہر حال مین پابند ہون مین تیری خوشی کا

دے مجکو بھی نعمت کہ تری عام ہی بخشش — رکتا ہی کہین ہاتھ سخاوت سے سخی کا

تیری ہی محبت مین مری جان نکل جائے — یہ سانس تو جھونکا ہو نسیم سحری کا

پہنچے ترے نکتون کو بھلا کسکی لیاقت — ہر گز نہ کھلا بھید ترے راز خفی کا

کیونکر نہ کرون حشر مین بخشش کی تمنا — رحمت تری پوری ہی نہین کام کسی کا

قدرت کا تری راز بھلا کسپہ عیان ہی — مالک ہی الٰہی تو ہی خشکی و تری کا

طاقت نہ زبان کو نہ دہن کو نہ قلم کو — کس سے ہو بیان ہی یہ محل بوالعجبی کا

تو آتش دوزخ سے بچانا اسے یا رب
جز تیرے تو بندہ ہی یہ آثم نہ کسی کا

کیا وصف کرسکون مین خدائے جلیل کا — اور اوسکے خاص لطف جمیل و نبیل کا

بہتر نہ قلم ہو پر جبرئیل کا — پانی دوات کے لیے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈالدیا اونکو آگ مین
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیل کا

کیا منہ مرا کہ حمد مقدس کرون رقم
دعوی قلم کو ہی نہ زبان کو دلیل کا

روز ازل سے ہی مرض عشق بے طرح
عیسیٰ سے کچھ علاج نہوا اس علیل کا

دل کو مرے ذرا نہین خوف عذاب حشر
ہی آسرا وہان مجھے تجھ سے کفیل کا

آثم کی آبرو ہے دونون جہان مین
مالک ہی یا الٰہ تو عبد ذلیل کا

مدت سے ہون الٰہی مین بیمار مصطفے
ہو اب نصیب شربت دیدار مصطفے

اوسکی نظر مین روشنی مہر کچھ نہین
دیکھا ہی جسنے جلوۂ رخسار مصطفے

گلگشت مین وہ انکی نگہ کو نکر بہار ہو
جنت سے بڑھ کے ہی کہین گلزار مصطفے

رہتا ہون درد ہجر سے گو بیقرار مین
لیکن پسند دل کو ہی آزار مصطفے

صالح وہ ہین جو شان فضیلت کے ہین مقر
وہ ہین شقی جو کرتے ہین انکار مصطفے

کیا دھوپ مہر حشر کی اونکو ستائیگی
جن پر پڑا ہی سایۂ دیوار مصطفے

آثم کی ہو دعا کہ الٰہی قبول ہو

یارب

کیا شکر مین کهون لب شیرین شاه کو | کچھ پوچھیے نه بات مزا کیا نبات کا
اسد بخشد یگا گنه اوسکے سر بسر | پابند دهر مین هی جو صوم وصلات کا
کیون شاعرو نهین نام نه میرا بلند هو | لکهتا هون وصف اوس شه عالی صفات کا
پهیلی تهی روشنی شب معراج اسقدر | دن سے بهی هو گیا تها سوا جلوه رات کا

آثم کی یه دعا هی که هو خاتمه بخیر
معلوم اوسکو حال نهین هی ممات کا

لکهون کیا وصف مین تاجبر سردار دو عالم کا | اوسیکے نام نامی مین هی عالم اسم اعظم کا
دلا توصیف ابرو مین ذرا تیغ قلم چمکا | که قبضے مین ترے آجائے میدان نظم عالم کا
تبرک جانکر اوسکو جگه آنکهون مین دیتے هین | همین یه اشک کا پانی هی جو شاها آب زمزم کا
اگر عزت تجهے کونین کی درکار هی اے دل | تو لازم هی وظیفه تجهکو صلی الله علیه وسلم کا
عطا کی دولت ایمان اک کو بے کهے تمنے | تمهارے سامنے کیا تذکره هی جود حاتم کا
رہا کرتا هی کشت دل مرا سرسبز اشکون سے | نهال تازه فرقت مین جما کرتا هی اک غم کا
بیان اوس شاه کے رتبے کا مجهسے هو سکے کیونکر | وهی هی فخر عالم کا وهی هی فخر آدم کا
الٰهی خواب هی مین صورت سرور نظر آئے | نهایت شوق رویت هی مجهے حسن مکرم کا
در فیض نبی کے سب گدا هین دهر مین یا رب | کهی محتاج جنت کا کوئی محتاج درهم کا

پریشان ہون بہت دنیا کی کروہات سے بچا ہے
زبان پر نام جاری ہو نہ کیونکر رب رحم کا

خبر اے عیسے دوران خدارا جلد لو میری
تپ فرقت کی شدت سے مین مہمان ہون کوئی دم کا

خدایا شکر پادشاہ دین ہی اسطرح دل مین
کہ خاتم مین رہا کرتا ہی جیسے نقش خاتم کا

عجب کیا حور جنت جو بٹھالے مجکو آنکھون مین
کہ نعت مصطفے ہی مشغلہ ہی میرا ہر دم کا

لٹا دونگا مین اے جوش جنون ہے نقد جان سارا
بنونگا آج کل ہم مثل ابراہیم ادہم کا

خیال نعت مین بے پر اوڑا جاتا ہون مین ایسا
عجب کیا مقام لون جا کر جو پایا عرش اعظم کا

دل خستہ پہ مکس روئے انور ڈالیے شاہا
کہ پھر زخم دل ہاتھ آئے بچا ہا مجکو مرہم کا

کسیکو نیک اعمال پہ اپنے ناز ہو شاہا
بھروسا ہی مجھے تو آپ ہی کی ذات اکرم کا

شفیع روز محشر کا ہون مین اے خالق
نکرنا بعد مرنے کے مجھے لقمہ جہنم کا

محمد کی جدائی مین الم رہتا ہی آثم
مہ شوال بھی مجکو مہینا ہی محرم کا

خال روئے مصطفے پر جب دل شیدا ہوا
سب لگے کہنے سویدا کو کہ یہ تارا ہوا

سنبل گلزار رضوان نے بلائین میری لین
گیسوئے سرور کا جبسدن سے مجھے سودا ہوا

ہاتھ آیا وصف جب رخ کا تو روشن ہوگیا
یہ ید بیضا بنا اے حضرت موسی ہوا

آنکھ سے گر کر نہین آتا ہی ہرگز ہاتھ یہ
ہو رہا یا اب میرا اشک بھی ٹپکا ہوا

ہوگئی حرفون کی کرسی کرسیِ عرش بریں
نعت کے لکھنے سے یہ حاصل مجھے رتبا ہوا

بنگئین آئینہ سراپا یہ حیرانی بڑھی
نقش پائے شہ کا جب حرفون کو نظارا ہوا

نقطہ نقطہ بنگیا گوہر مرے دیوان کا
وصف دندان محمد مین جو مین گویا ہوا

چشمۂ کوثر کا وضو کا ہوگیا ہر ایک کو
جب مری آنکھون سے جاری بحر مین دریا ہوا

جذب دل لایا خیال سرور کونین کو
آج مقصد میرے دل کا اے فلک پورا ہوا

آپ کے اعجاز کا مجھ سے بیان ہوتا نہین
جب ہلی اونگلی تو سینہ ماہ کا پارا ہوا

دون کی لینے لگا وہ آفتاب حشر سے
چہرۂ انور کا حاصل جسکو نظارا ہوا

اشک کا قطرہ ستارا تھا فراق شاہ مین
اے منجم جب گرا آنکھون سے سیارا ہوا

نرگس شہلا کو چشم شہ نے دی خجلت تمام
زلف سے شرمندہ سارا عنبر سارا ہوا

کیون کھنچا جاتا ہی یہ سوے مدینہ ہر گھڑی
کیا حسین روضہ ہوا کیا دل مرا پارا ہوا

عشق احمد کا مرض ہی اندنون آثم مجھے
باعث درد جدائی غیرت عیسا ہوا

دیکھو تو ذرا تاج گدایانہ ہمارا
انداز ہی کیسا ہجر مین شاہانہ ہمارا

ہم نام محمد پہ فدا کرتے ہین یہ جان
مقبول ہوا اب یا نہ ہو نذرانہ ہمارا

کیا کیا نہ ثنا کی دُرِ دندانِ نبی کی
شہرہ ہوا اس دہر مین کیا کیا نہ ہمارا

سدا دکھا دیجیے اب خواب مین جلوہ — بیتاب بہت ہی دل دیوانہ ہمارا
ہو دھیان نہ کم ساقی کوثر کا خدایا — کہتا ہی یہی اب دل مستانہ ہمارا
جاے نہ کبھی دل سے خیال شہ والا — آباد الٰہی رہے ویرانہ ہمارا
بوے گل مرقد جو اوڑا لائی صبا رات — گلزار ارم ہو گیا کاشانہ ہمارا

آثم ہی عبث پیروی نفس شب و روز
ہوگا نہ کسی طور یہ بیگانہ ہمارا

جا کے طیبہ مین کرون ایسا بیان مصطفے — سب پڑھین صل علی ظاہر ہو شان مصطفے
جب مدینے مین پہونچ جاؤن تو ہی یہ آرزو — ہو میسر میرے سر کو آستان مصطفے
یہ نہین ممکن کہ حق نعت احمد ہو ادا — ہون اگر جملہ سخندان مدح خوان مصطفے
آپکے اوصاف مین قرآن لالال ہی — جز خدا کوئی نہین ہی رتبہ دان مصطفے
اہل ایمان ہین ہمیشہ پیرو شرع شریف — ہین وہی فضل خدا سے دوستان مصطفے
روز و شب رہتا ہی کثرت سے فرشتو کا گذر — عرش اعلی کے برابر ہی مکان مصطفے
کیا ضرر پہنچا سکے شیطان کا سنگ جفا — رہتے ہین سارے ملائک پاسبان مصطفے
ہی مدینے کا ہر اک گل غیرت باغ ارم — مرتبہ رکھتا ہی کیا ہی بوستان مصطفے

مدحت احمد مین آثم خوب ہی قول فرید — فہم کیا انسان کا سمجھے جو شان مصطفے

کیون نہ اک عالم مین شہرہ ہو مرے اشعار کا
وصف لکھتا ہون جناب احمد مختار کا

کیون نہ ہو تیری شفاعت پہ بھروسا ہی نبی
ہی دو عالم مین تو ہی محبوب اک غفار کا

یا الٰہی رحم میرے حال پہ اتنا تو ہو
جلد دیکھون جا کے روضہ احمد مختار کا

خواب ہی مین جلوہ دیکھے منور ہو نصیب
یا رسول اللہ ہون مشتاق مین دیدار کا

گرمی نار سقر سے کچھ ہمین وحشت نہین
سرد اک قطرہ کریگا چشم دریا بار کا

اشرفی مہر سا چمکے نہ کیونکر داغ دل
مین ہون بے دامون کا بندہ آپکی سرکار کا

بلبل بستان معنی کہتے ہین آثم مجھے
میرے دیوان مین نکیونکر رنگ ہو گلزار کا

میرے طالع کا نحوست سے جب اختر نکلا
پھر تو ہر وقت مرے منہ سے پیمبر نکلا

جب صفین روز ازل باندھ چکی سب خلقت
سب کا سردار تو ہی دیکے سرور نکلا

یاد دندان محمد مین جو گویا مین ہوا
نکلا جو لفظ وہ ہم صورت گوہر نکلا

آپ کے جسم مطہر کا پسینا ای گل
کہین عطر گل گلزار سے بڑھکر نکلا

حق کے محبوب کی یہ نعت رقم کرتا ہی
کہین آثم کو نہ کیون ہم کہ سخنور نکلا

جلوہ اللہ کو دکھانا تھا ۔ اسلیے جسم پر سایا نہ تھا

کیا تھی معراج اک بہانا تھا　　شہ کا رتبہ فقط بڑھانا تھا
چومتے کیون نہ پاے شہ قدسی　　بخت خوابیدہ کا جگانا تھا
امتی امتی نہ کیون کہتے　　حق سے امت کو بخشوانا تھا
تھی شب قدر خود ہی وصل کی رات　　فرش کیا نور کا بچھانا تھا
زاہدون کو عبث ہی زہد انس　　زلف سرور مین دل پھنسانا تھا

جان ہی لیتے کاش آثم کی
جو مدینے نہین بلانا تھا

منہ کس لیے تکون مین رئیس او امیر کا　　بندہ ہون ایک مین بھی تو رب قدیر کا
محتاج تیرے سب ہین بھروسا تجھی پہ ہی　　تیرے سوا ہی کون امیر و فقیر کا
ایمان جو نہ لائے خدا کے حبیب پر　　ہو مرتکب جہان مین گناہ کبیر کا
کسکی زبان لائق مدح رسول ہی　　مدحت سے لکھنے کبیر کی کیا منہ صغیر کا
مداح شاہ دین ہون برابر ہے میرے کون　　ہی عرش پر دماغ تو اب اس حقیر کا
یکتاے دہر کیون نہ کہے ہر بشر مجھے　　رکھتا ہون دل مین عشق شہ بے نظیر کا
اللہ بعد مرگ یہ ہی آرزوے دل　　مجھسے ادا جواب ہو منکر نکیر کا
آثم جمال روے محمد کے وصف سے　　مین نے خطاب پایا ہے روشن ضمیر کا

عاشق ہوں جان و دل سے خدا کے حبیب کا
اختر ہی کیا ہی اوج پہ میرے نصیب کا

اسکی نعت پڑھنے لگا میں چمن میں جب
حاصل سے مجھے ترانہ ہوا عندلیب کا

ہجری کے درد کی کیا ہوسکے دوا
سب بے فائدہ ہیں تو یہ نسخے طبیب کا

برسوں کا آسا عشق کا دل لے دیا حق
احسان ہی میرے سر پہ خدا اس حبیب کا

آثم کو خلد دیجیے انعام میں حضور
ہوگا نہ روز حشر کوئی اوس غریب کا

رویا میں مجکو شہ نے جو جلوہ دکھا دیا
سوتے ہوئے نصیب کو میرے جگا دیا

رحمت خدا کی دیکھنا صدقہ میں آپکے
اسلام کا مجھے بھی تو پتلا بنا دیا

اوسکو خدا کے فضل سے جنت ملی نصیب
جسکو خدا نے شاہ کا روضہ دکھا دیا

اوسپہ حرام ہوگئی نار سقر ضرور
کوثر کا جام حشر میں جسکو پلا دیا

دیوانہ میں ازل سے تھا احمد کی زلف پہ
میرا وطن نہ کسلیے طیبہ بنا دیا

یوں رحمت خدا کی نہ کیونکر بلائیں پیر
گردن میں طوق عشق نبی کا پہنا دیا

فخر رسل کا کیا وہیں نظارا ہوگیا
حوروں نے غل جو صل علی کا مچا دیا

اوسوقت شہ کو لیگئے ہمراہ جبرئیل
جب سے چلے فرش نور فلک پہ بچھا دیا

زخم جگر ہنسا دیے ابرو کی یاد نے
دندان شہ کی یاد نے فوراً رولا دیا

باندھی ہے جسنے طاعت اللہ پر کمر
مسجد جہان ملی وہین سر کو جھکا دیا

واقف تھے عشق شہ سے لیکا خدا ضرور
واعظ نے تازہ خلد کا مژدہ سنا دیا

آثم ضرور جائیگا دوزخ مین وہ شقی
جسنے خدا کو اور نبی کو بھلا دیا

ہر وقت مرے لب پہ محمد کا بیان تھا
ہر چند وصل سے ملے اور نہ کچھ وہ زبان تھا

فرقت مین مری آنکھ سے آنسو جو روان تھا
ہر ایک کو وہ دُرِ غلطان کا گمان تھا

کیون داغ مین لیکے گل جنت نہین آتی
ہر چمن سے گل عشق نبی دلمین نہان تھا

پیدا اسکے نہ جنات نہ آدم نہ فرشتے
اک نور تری ذات مقدس کا عیان تھا

اصحاب وہ کرتے تھے نہ تابع کسی کے
اسوجہ سے ہر یار نبی محسن زبان تھا

اے فخر رسل نعت تری کیا کوئی کرتا
تعریف کے لائق نہ زبان تھی نہ بیان تھا

کیا منہ مرا آثم جو کرون شہ کا بیان میں
واللہ کہ وہ تاج سر شاہنشہان تھا

مجکو آجائے نظر روضہ رسول اللہ کا
منتظر ہون ایک مدت سے تجلی گاہ کا

کیون نہ ہم ممنون احسان ہون دیدیگے نبی
راستا سیدھا بتایا دین حق کی راہ کا

انکو محشر مین عذابون سے رہائی کیون نہو
جو سبھی آفاق مین کرتے ہین کام اللہ کا

آپ کے روئے مبارک کے مقابل ہو سکین
ہی فلک یہ منہ کہان عالم مین مہر و ماہ کا

کیا دکھائے حشر کے دن منہ خدا کو جا کے وہ
ظلمت عصیان سے منہ کالا ہو جس بدراہ کا

آسرا تیری شفاعت ہی کا ہو روز جزا
ہی تو ہی حامی ہر اک کے گدا و شاہ کا

روز و شب مین قیصر حاضر ہین خدمت کیلیے
چرخ سے رتبہ فزون ہی آپکی درگاہ کا

اسکو رویا مین ذرا جلوہ دکھا دو ای حضور
ہی بہت مشتاق آثم رخ رشک ماہ کا

تحریر جب سے وصف کیا ہو حضور کا
ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل شعر نعت محمد کا ہو رہا
شہرہ نہ کیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوے جو سنی بے سایہ سرو قد
مضمون مینے باندھ لیا ہی نور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منہ سے نہ ایک حرف کبھی نکلے غرور کا

ہر دم فراق شاہ سے ہی بیقرار کیا
مین کیا کرون علاج دل ناصبور کا

شامل رہیگی رحمت حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پر خطا ہون مین رب غفور کا

جب آفتاب چرخ رسالت کا ہو گذر
نقش قدم سے سنگ ہو ہم رتبہ طور کا

دعوی برابری کا کف پا سے کر سکے
مقدور یہ نہین ہی کسی صبح نور کا

سدا ہو کرم کی نظر اسکے حال پہ
آثم بھی ہی جہان مین ثنا خوان حضور کا

گل ہو شگفتہ دیکھے اگر روے مصطفیٰ ــــ سنبل ہو تازہ سونگھے جو گیسوے مصطفیٰ

اتنا تو عاشقوں کو محبت کا جوش ہو ــــ دل سوے مصطفیٰ ہو نظر سوے مصطفیٰ

ہر دم ہی سیر سے درد میں والشمس اسلیے ــــ تا دیکھ لوں میں خم ابروے مصطفیٰ

واللیل میں کیا ہی خدا نے بھی انکا ذکر ــــ بندے کو کیوں پسند نہوں موے مصطفیٰ

کیا نہ مرا کہ خلق نبی کا بیان کروں ــــ اللہ کو پسند ہی خود خوے مصطفیٰ

دیکھوں جو خواب میں بھی تو کیوں نہ خم کروں ــــ کعبے سے کم نہیں مجھے ابروے مصطفیٰ

کیا تاب مہر حشر کرے مجھے گرمیاں ــــ دیکھا ہی جلوۂ رخ نیکوے مصطفیٰ

کہتا ہی رات دن دل آثم تڑپ کے یہ
دیکھوں الٰہی آنکھوں سے میں کوے مصطفیٰ

جس گھڑی وصف نبی کچھ بھی رقم ہو جائیگا ــــ شاخ طوبیٰ کی طرح اپنا قلم ہو جائیگا

خود بخود ہوگی میسر دید روضے کی مجھے ــــ جب مرے اللہ کا مجھپر کرم ہو جائیگا

شوق جب لے جائیگا مجکو مدینے کی طرف ــــ سر مرا پھر تو پے تسلیم خم ہو جائیگا

دل سے آثم وصف طیبہ کا لکھے جا دمبدم
مرتے ہی تو داخل باغ ارم ہو جائیگا

بقبول نقد دل کا جو نذرانہ ہو گیا ــــ جامہ ہمارے جسم کا شاہانہ ہو گیا

آیا نہال چہرۂ انور کا جب کبھی
روشن ہمارے دل کا سیہ خانہ ہو گیا

صد شکر اسکا ہمکو نتیجہ ہوا حصول
شہرہ ہماری نعت کا کیا کیا نہ ہو گیا

کیا ذکر نور شمع شبستان شاہ کا
جسکا کہ ماہ و مہر بھی پروانہ ہو گیا

میری نجات حشر میں ہو جائیگی ضرور
مقبول جو یہ نعت کا نذرانہ ہو گیا

اللہ و مصطفی کے سوا کون ہی عزیز
دونو جہان سے دل مرا بیگانہ ہو گیا

لائی جو بوے گلشن طیبہ صبا ذرا
خوشبو میں بڑھ کے باغ سے کاشانہ ہو گیا

اے شاہ اسکو زلف کا جلوہ دکھائیے
آثم کو سنتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہو گیا

خدا کے نور سے پیدا جو شہ کا نور ہوا
تو دو جہان میں سو سو طرح ظہور ہوا

میں تنگ ہجر سے تھا جب بلا لیا مجکو
عوض الم کے میسر مجھے سرور ہوا

خدا کا شکر ہوں منسوب اوسکی امت میں
کہ جو حبیب خدا عاشق غفور ہوا

نکیوں پسند ہو مخلوق کو سخن میرا
طفیل شاہ کے مشہور دور دور ہوا

جو سر بلند کرے حق تجھے تو کر نہ غرور
ہوا وہ پست جسے دہر میں غرور ہوا

غش آیا حضرت موسی کو تاب لا نہ سکے
خدائے پاک کا ظاہر ذرا جو نور ہوا

تمام عمر تو غفلت میں کٹ گئی میری
ثواب کا نہ کوئی کام جز قصور ہوا

یہی امید ہی آثم کی نعت ہو مقبول
کہ اب حضور مین حاضر ہوا تو حضور ہوا

ہر زبان کو کام ہی اس جالب خاموش کا
نام ہر عضو طبیعت مین نہین ہی جوش کا

تیری رحمت اپنے دامن مین چھپا لیگی مجھے
سامنا جب ہو الٰہی گور کی آغوش کا

ذکر سنتا ہی رسول پاک کا ہر صبح و شام
کیا کسی کو حال ہی معلوم دل کے گوش کا

گو وہ عشق مصطفےٰ سر پر اوٹھا لیتا ہی دل
جانتا ہی ہجر کو بار گران ہی دوش کا

کیون نہ ای آثم تجھے دیوان مین ہو ذوق سخن
ہی تو اک ذلہ ربا خوان جناب ہوش کا

شہا چہرے کو دکھلایا تو ہوتا
مہ اختر کو چمکایا تو ہوتا

نہ لاتا تاب اگر حضرت نہ لاتا
مگر رخسار دکھلایا تو ہوتا

بلا کر وان در اقدس کا رہتا
مدینے مجھکو بلوایا تو ہوتا

فلک کے اپنے ذرون کو دکھا کر
ذرا انجم کو شرمایا تو ہوتا

غم ہجر محمد نے رولا کر
سیہ نامے کو دھلوایا تو ہوتا

ور مقصد تجھے ای چشم تھا
ذرا اشکون کو ٹپکایا تو ہوتا

تمنا خلد کی رکھتا ہی آثم
گنہ سے اپنے شرمایا تو ہوتا

حشر کے روز کوئی بھی نہ ہمارا ہوگا
اک شفاعت پہ محمد کے سہارا ہوگا

نعت گوئی کا ہمین شغل رہا کرتا ہے
اوج پہ اب تو ہمارا بھی ستارا ہوگا

نظر مہر شفقت جو ادھر سرور کی
تو مری آنکھ سے جاری کوئی دریا ہوگا

گرد کس روز مدینے کی رخ پہ ملونگا یارب
کون سے روز نصیبا مرا سیدھا ہوگا

لب جان بخش دکھا دو مجھے رویا مین جناب
ہر مرض کا ہے حق مین مری نسخا ہوگا

قبر مین بھی رخ شہ یاد رہیگا جسکو
بعد مردن جو اثر میری دعا کا ہوگا

مرتے دم یہ اثر عشق دکھائیگا مزا
نام حضرت کا مرے منہ سے نکلتا ہوگا

عطر گل کی وہ حقیقت نہ ذرا سمجھے گا
جسکو حاصل رخ رنگین کا پسینا ہوگا

مو منو بیٹھو ادب سے مین غزل پڑھتا ہون
شور اب دم مین بپا صل علی کا ہوگا

تو ہی مداح رسول عربی ہی آتش
تجھ سے بڑھکر کوئی دنیا مین بھلا کیا ہوگا

دم تشویش ہوگا قول یہ روز جزا میرا
کہ گھبرا تو نہ اے دل ہے محمد مصطفی میرا

دل و جان سے فدا ہون مین رخ پر نور حضرت پر
ہو کس واسطے ہر دم وظیفہ وا نفسی میرا

نہین کچھ جا غم جو مبتلا درد فرقت ہون
کبھی تو حال سن لینگے محمد مصطفی میرا

ترا فضل و کرم دیکھا تو کی یہ التجا مین نے
رسول اللہ کے ہو ساتھ محشر آخر میرا

یہیں ہون پیرو حرا مجکو بچانا نار دوزخ سے — تو ہی ہی رہنما میرا تو ہی ہی پیشوا میرا

گناہونکا نہیں کچھ غم مجھے مل جائیگی جنت — کہ حامی دن قیامت کے ہی فخر انبیا میرا

مصیبت ہجر کی کچھ ہو مگر مین مر نہیں سکتا — مسیحا جب ہو بچا کر سکے گی کیا قضا میرا

محبت سے لکھا کرتا ہون نعت پاک آثم
عجب کیا ہو سخن ہو جائے مقبول خدا میرا

جب سنا وصف محمد شیفتہ دل ہو گیا — جائے حیرت ہی کہ بے دیدار مائل ہو گیا

جسنے دیکھا اک نظر نور اوسکو حاصل ہو گیا — نقش پا کے عکس سے لو ماہ کامل ہو گیا

جسنے برحق اوس نبی پاک کو سمجھا آثم — اوسکے خالق ہی جنت مین داخل ہو گیا

یہ مقام شکر ہو دلمین تو ہو حب نبی — ورنہ شیطان اور میر النفس قاتل ہو گیا

معرفت اللہ کی دم مین ہو گئی اوسکو حصول — جو تصور مین حبیب حق کے واصل ہو گیا

حشر کی تکلیف کا پھر خوف کیا ہی مومنو — جب رسول حق حبیب رب عادل ہو گیا

آپکے اسکندر اگر دیکھے تو ہو حیرت اوسے — کب نبی کے رخ سے آئینہ مقابل ہو گیا

نعت احمد کے سبب سے خوش نصیبی دیکھیے — رحمت خالق کا میری قبر پر ظل ہو گیا

شکر ہی پیدا کیا امت مین حضرت کی مجھے — ہو کے عاصی نیک بندونمین مین شامل ہو گیا

تم درود اخلاص سے ہر دم پڑھو اے مومنو — نعت کے باعث مین رحمت کے قابل ہو گیا

یا الٰہی یہ تو اوسکی آرزو پوری تو کر
آثم اب عشق نبی کا تجھسے سائل ہو گیا

عاشق فقط نہین مین خدائے جلیل کا
دیوانہ ہون مین زلف رسول جمیل کا

کیا خوف روز حشر فدائے رسول ہون
دامن ہی میرے ہاتھ مین نعم الوکیل کا

لکھنے سے نعت کے مجھے حاصل ہی عز و جاہ
رتبہ جہان مین دیکھنا عبد ذلیل کا

ہین یون تو پُر گناہ مگر پائینگے بہشت
اللہ کو ہی پاس ہمارے کفیل کا

دیوان کا ہر ورق ورق آفتاب ہو
ہو نظم وصف کچھ بھی جو اوس خلیل کا

لکھتا ہون وصف ساقی کوثر کا آجکل
پانی دوات مین ہو مری سلسبیل کا

نکلا دہن سے نام خدا وقت مرگ جب
ابلیس کو محل نہ ملا قال و قیل کا

امت پہ ہے بخشدی فرمائیگا خدا
کیا ذکر ہی گناہ کثیر و قلیل کا

رویا جو مین فراق محمد مین اے فلک
ہمسر ہر ایک دیدہ ہوا رود نیل کا

دیکھون جو مین مدینہ تو صحت نصیب ہو
مقصد ہی اے خدا یہی اب مجھ علیل کا

شرمندہ مہر حشر ہوا آثم نہ کسطرح
جب دیکھے داغ الفت رب جلیل کا

ثناخوان ہون محمد مصطفےٰ کا
مجھے ہی خوف کیا روز جزا کا

غلام شاہ طیبہ ہون دم حشر
خدایا ساتھ ہو آل عبا کا

تمنا ہی یہ اپنی روز محشر
زبان پر نام آوے کبریا کا

مین ہون بیمار ذلت کیجیے رحم
کوئی نسخہ ملے مجکو شفا کا

رخ پر نور احمد پر فدا ہون
نکیون مین ورد رکھون والضحیٰ کا

جہان مدح رسول حق پڑھو نماز
نہو کیون غل وہان صل علیٰ کا

وہی ہی خلقت عالم کا باعث
وجود اوس سے ہوا ارض وسما کا

الٰہی جلد دکھلا مجکو جلوہ
مین ہون مشتاق فخر انبیا کا

اوسی کا مومنو خادم ہی آثم
کہ جو ملجا ہوا شاہ و گدا کا

عاشق ازل سے ہون شہ عالی جناب کا
کچھ وغدغہ نہین مجھے یوم الحساب کا

نعت نبی کے لکھنے سے پھیلی ہی روشنی
ہر صفحہ آفتاب ہی اپنی کتاب کا

کیا معجزہ بیان ہو اونگلی کا آپ کی
دو ٹکڑے ہو چکا ہی جگر ماہتاب کا

حضرت نے بخشوا کے جہنم سے دی نجات
کیسا کیا ہی کام ادا یہ ثواب کا

حضرت کے نور سے ہی شب و روز روشنی
یہ مرتبہ کہان ہی مہ و آفتاب کا

گرتے ہی گرتے گوہر نیسان وہ ہوگیا
آنسو جو گر پڑا مری چشم پر آب کا

اتنا فراق سرور دین میں ہوں بیقرار
ہی رشک برق کو بھی مرے اضطراب کا

اک ایک تشنہ کام کو پانی پلائینگے
پیاسا رہیگا کوئی نہ کوثر کے آب کا

سرتا بہ پا ہوں غرق گناہوں میں اے نبی
حامی تو ہی ہو حشر میں مجھ خراب کا

جسنے خدائے پاک و نبی کو بھلا دیا
دوزخ کا مستحق ہوا مورد عذاب کا

آثم کے ہر گناہ کو اللہ کر معاف
ہو اسکے منہ پہ شرم سے پردہ حجاب کا

کاکل احمد کا جس انسان کو سودا ہو گیا
مثل مجنوں وہ پریشاں سوئے صحرا ہو گیا

شکر ہی عشق محمد دل میں پیدا ہو گیا
حشر کے دن کے لیے اچھا وسیلا ہو گیا

کھینچکر لیجائیگا سوئے مدینہ ایکدن
طالع واژوں مرا جو کچھ بھی تھا ہو گیا

روز و شب کرتا ہوں مدحت میں رسول پاک کی
پھر تعجب کیا فزوں میرا جو رتبا ہو گیا

جب اوٹھایا آپ نے انگشت کو سوئے قمر
دیکھیے اعجاز وہ دم میں دو پارا ہو گیا

دین و دنیا میں اوسکی نیکنامی ہو گئی
جو نبی پاک کی الفت میں رسوا ہو گیا

جب مدینے کا تصور بندھ گیا آثم مجھے
گلشن فردوس بھی آنکھوں میں صحرا ہو گیا

در شہ پہ ہو یارب سر ہمارا . وہاں کی خاک ہو بستر ہمارا

خدا کے پاس ہی ہر وقت منظور
عجب ذیشان ہی سرور ہمارا

جو شہ کی آستان پر جان نکلے
بہت انجام ہو بہتر ہمارا

کیا کرتے ہین ہم وصف محمد
الٰہی ہو مدینہ گھر ہمارا

نہین عصیان کا ہمکو رنج مطلق
شفیع حشر ہی رہبر ہمارا

ہمارے دلمین عشق مصطفیٰ ہی
ہی سب سے مرتبہ بڑھکر ہمارا

ہمین تو بخشوا ہی لینگے آتش
عقیدہ ہی یہ حضرت پر ہمارا

آفاق مین شہرہ ہی بہت طرز بیان کا
جوہر ہی کھلا صاف مری تیغ زبان کا

لاتا تھا وہ اللہ کا پیغام شب و روز
جبریل بھی خدام سے تھا فخر زمان کا

رہتی ہو مدینے مین بہار ایک نئی روز
جھونکا وہان جاتا ہی نہین بادِ خزان کا

ای کاش پہنچ جاؤن مین روضے پہ کسیطور
خادم مجھے کر دے کہین اللہ وہان کا

اللہ جو چاہے تو کسی روز سنا دے
مشتاق مین رہتا ہون مدینے کی اذان کا

کرتا رہا ابرو کے جو اوصاف تو آتش
قائل ہی ہلالی بھی تری طبع روان کا

لکھون نہین کیا وصف شاہ دین کا وہ فخر ہی سارے سلاطین کا
نشان ہی اوس کے فلک زمین کا بہا ہی نقش اولین کا

فراق سرور میں ہوں میں لاغر کہ سب سمجھتے ہیں تار بستر
کیوں ہو میرا یہ حال ابتر ہو جیسا اوس زلف عنبرین کا

عجب ہی جو شب ہجر زلف حضرت خدا کو جس سے ہوئی ہے الفت
بھلا میں دوں کس سے اوسکو نسبت یہاں ہی جسکا رشک پیچ سنبل کا

بیان ہو اعجاز شاہ کا کیا خدا کے اتھاونکا وہ جلوا
ہوا اشارے سے مہ دو پارا یہ معجزہ اک تھا شاہ دین کا

ہوے جو پیدا رسول اکرم تو نور افزا ہوا یہ عالم
کہ بولے آتشم یہ جن و آدم فلک سے رتبہ بڑھا زمین کا

فراق شاہ میں اس درجہ میں نزار رہا
کہ خار دشت کے دل میں بھی میرا خار رہا

چلا مدینے کو ایسا نہ پھر کہیں ٹھیرا
نبی کے ہجر میں اس درجہ بیقرار رہا

اونھیں کے دم سے ہوا شمع معرفت کو فروغ
اونھیں کی ذات سے اسلام کو وقار رہا

کسیطرح ہو سخن میرا ای خدا مقبول
کہیں حبیب پہ میں ہوں جان نثار رہا

نبی کے بعد ابو بکر نے بڑھایا دین
پھر اونکے بعد عمر کا ہی اختیار رہا

ق

ہوے وہ فوت تو عثمان سے بڑھا اسلام
علی پہ ختم پھر اسلام کا وقار رہا

الٰہی جلد پہنچ جائے اب مدینے میں
یہاں پہ آتشم غمگین ذلیل و خوار رہا

بیان انسان سے مشکل ہی شان مصطفائی کا
کہ اونکی ذات میں آیا نظر جلوہ خدائی کا

طفیل ذات احمد کر لیا اقرار خالق نے
عجب کیا روز محشر حال کھلجائے رہائی کا

الٰہی جلد مین پہنچون نظر آجائے وہ روضہ — کہ صدمہ اوٹھ نہین سکتا ہی مجھسے اب جدائی کا

خدا نے اپنی قدرت کا عجب جلوہ دکھایا ہی — نبی کا روے اقدس آئینہ ہی حق نمائی کا

الٰہی مین خلاف شرع اکثر کام کرتا ہون — تجھے کو اختیار اب ہی بھلائی و برائی کا

مرا عقدہ بھی حل کر دے طفیل مصطفےٰ یارب — کہ ہی تیرے کرم پر خاتمہ مشکل کشائی کا

ہین جتنے انبیا سب تابع احمد کے شاہد ہین — اونھین کی راست ہم پاتے ہین خلعت مصطفائی کا

انھین کے سر کو زیبا ہے سرفرازی سربلندی ہو — کہ تاج اونکی بدولت سر پہ رکھتا ہون گدائی کا

ہر اک گمراہ کو کیون راہ بتلائین نہ اے آثم
خضر سے بڑھکے تھا اونکا طریقہ رہنمائی کا

لکھا گل نعت نبی کا خامہ گلچین ہوگیا — ہر ورق دیوان کا میرے باغ رنگین ہوگیا

وصف لبہاے محمد نظم جب مین نے کیا — پھر تو جو نکلا سخن منہ سے وہ شیرین ہوگیا

جو ہوا محبوب خلاق و عالم سے ذرا — اوسکا سب جاتا رہا ایمان بیدین ہوگیا

گل کی بو آئی جو لکھا وصف روے شاہ دین — زلف کی تعریف سے ہر حرف مشکین ہوگیا

جان لو اوسکو کہ ہی وہ نام احمد پر نثار — مال و زر کو جو تصدق کرکے مسکین ہوگیا

فی الحقیقت ہمکو چارہ کچھ نہین تقدیر سے — جو کہ ہونا تھا وہی روز نخستین ہوگیا

شاد اے آثم حقیقت مین اوسیکو جان لو — جو رسول اللہ کی فرقت مین غمگین ہوگیا

جب مرے پیش نظر شہ کا مدینا ہوگا
پھر تو روضے کی زیارت کا قرینا ہوگا

عشق کامل مجھے دیگا جو خدا احمد کا
داغ الفت سے منور مرا سینا ہوگا

پار ہو جاینگے دریاے الم سے ہم سب
جوش پر رحمت حق کا جو سفینا ہوگا

زندگی مین جو مدینے کو نہ مین جاؤنگا
پھر تو کچھ مرنے سے بڑھکر مجھے جینا ہوگا

شرع احمد پہ تو ہر وقت چلا کر آثم
یہی جنت کا ترے واسطے زینا ہوگا

الٰہی دوست ترا دلبر یگانہ ہوا
یہی ہو وجہ کہ قربان سب زمانہ ہوا

خدا کی راہ مین دیتا ہی جو کوئی منعم
اوسی کے واسطے کل غیب کا خزانہ ہوا

حبیب حق کی صفت سے یہ روشنی پھیلی
کہ مثل مجلس انجم تمام خانہ ہوا

نکیون ہو روشنی ہر دم نبی کی تربت پر
خدالے پاک کی رحمت کا شامیانہ ہوا

مثال نغمے کے نالہ کیا محبت مین
دہن سے صل علےٰ کا عیان ترانہ ہوا

الٰہی وہ بھی دن آئے کہ سب کہین ملکر
مدینے آثم ناشاد بھی روانہ ہوا

کیا ہوا دے جو جواب اوسکے ناز کا
محبوب جو زمانے مین ہو بے نیاز کا

پابند جو شہ ہو ہمیشہ نماز کا
کیونکر پھرین نہ حورین ہمراہ اوس پاکباز کا

اللہ جب بتائے حقیقت کا راستہ
پھر سیکھیں کس لیے یہ طریقہ مجاز کا

یارب چھڑا نے مجھے تو محمد کے واسطے
قیدی ہوا ہون مین ہوس و حرص و آز کا

غم کیا مجھے مین زلف نبی کا ہون شیفتہ
آیا ہی ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

روشن ہو میرا نام نکیون بزم دہر مین
عادی ہون مثل شمع مین سوز و گداز کا

وہ میکدے مین دہر کے پیتا ہون مین شراب
جسکے لیے ہی شرع مین فتوی جواز کا

رد ایک کو کیا تو کیا ایک کو قبول
عقدہ کھلا کسی پہ نہ خالق کے راز کا

اللہ ری شان شاہ کی صورت تو دیکھیے
دم بند جس سے ہوتا ہی آئینہ ساز کا

آتا زبان پہ نام محمد ہی بار بار
مثل اویس کشتہ ہون مین تیغ ناز کا

عصیان کو میرے بخشدے اپنے کرم سے تو
یارب ہی تجکو واسطہ شاہ حجاز کا

کیا ہی بھروسا زیست کا طیبہ کو جلد چل
آثم نہ کر خیال نشیب و فراز کا

شافع روز جزا جب سے پیمبر ہو گیا
خلد ملنے کا یقین ہمکو مقرر ہو گیا

کیا رخ پر نور کو تشبیہ دون مین چاند سے
کفش پا سے جب خجل مہر منور ہو گیا

چہرہ اقدس سے شرمایا گل باغ ارم
زلف سے شرمندہ نافہ مشک اذفر ہو گیا

دونون عالم مین ہوا حاصل مجھے عز و وقار
جب سے جاری نام شہ میری زبان پر ہو گیا

آپ کے جسم مطہر کا بھلا کیا وصف ہو
جسطرف گذرے وہی کوچہ معطر ہو گیا

جب پیا مین سنگ فرقت سے نبی کے مونہو
جسم میرا خنجر الماس کا جوہر ہو گیا

یاد جب آئے دم گریہ در دندان مجھے
میرا ہر آنسو جہان مین رشک گوہر ہو گیا

جب کیا نام مبارک آپکا مین نے رقم
میرا دیوان چرخ چارم کے برابر ہو گیا

وصف ابروے محمد ہو گیا جسمین رقم
شعر وہ کفار کو مانند خنجر ہو گیا

نعت احمد نے بڑھایا رتبہ ای آثم مرا
مین بھی اب مشہور عالم مین سخنور ہو گیا

نعت گوئی مین مجھے حاصل مزا ہو جائیگا
ہر سخن میرا ابھی مقبول خدا

جاؤنگا کس دن مدینے کو زیارت کے لیے
یا الٰہی کب یہ حاصل مدعا

کی ہی مین نے عمر ساری نعت گوئی مین بسر
میرا حامی روز محشر مصطفےٰ

جب خدا پونہچائیگا ہمکو مدینے کے قریب
پھر تو اپنا سبز نخل مدعا

دھیان ہی مدح نبی کا ہر گھڑی آثم تجھے
ہی یقین بالخیر تیرا خاتمہ ہو جائیگا

یا الٰہی کہین لڑ جائے مقدر اپنا
ساتھ سردار دو عالم کے ہو محشر اپنا

پھر تو سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا
تم جو رویا مین دکھا دو رخ انور اپنا

مدعا ہی یہی ہر وقت ہی داور اپنا
نعت احمد کے سبب حال ہو بہتر اپنا

کسطرح فخر رسولون کا نہین ہو سکو کہون
دونون عالم کا ہی مختار پیمبر اپنا

حشر مین دیکھلے امت یہ کہینگی ہمکو
دیکھلو آتا ہی وہ شافع محشر اپنا

ہند سے ہمکو مدینے مین بلا لیجیے جلد
اسجگہ اب تو گذارا نہین دم بھر اپنا

حشر کے روز نبی ساقیے کوثر ہونگے
پھر نہ کیون ہمسمجھین کہ ہی چشمہ کوثر اپنا

یا الٰہی کہین دیدار محمد ہو نصیب
چین اک دم نہین لیتا دل مضطر اپنا

یہ تمنا ہی الٰہی جو مدینے پونہچین
آستانے پہ رہے شاہ کے خم سر اپنا

سو سنو ہمکو پسند آئے بھلا کیا عنبر
مدحت زلف سے ہی مغز معطر اپنا

آرزو ہی کہ کسی طور خدا پونہچائے
ہو مدینے کی زمین اور تن لاغر اپنا

مین گدا کوچہ احمد کا ہون یہ خواہش ہی
روضہ پاک کے نزدیک ہو بستر اپنا

عشق احمد کی ترقی ہی مدام ای آثم
کیا تعجب ہی کہ ہو خاتمہ بہتر اپنا

پریشان ہون کہون کیا حال مین اپنی تباہی کا
گناہون نے مرے دل سے کیا دھبا سیاہی کا

خدا سے حشر مین کیونکر گناہون کو چھپاؤنگا
کریگا قصد اک اک عضو تن میرا گواہی کا

گھلایا سوز غم نے یہ کہ دم آنکھونمین باقی ہی
ہی میری روح مین عالم چراغ صبحگاہی کا

گنہ کثرت سے ہیں کیا پیش جائیگی دم محشر
نہ منہ سے بات نکلیگی نہ موقع عذرخواہی کا

نکمیونکر بات بنجائے زمانے میں تری آثم
کیا کرتا ہی اکثر ذکر تو فضل الٰہی کا

کچھ کیجیے علاج بھی درد شدید کا
شربت سے مجھے پلائیے یا شاہ دید کا

اللہ نے جو ابروئے شہ کا دیا ہی انس
اس وجہ داغ دل ہی ہیں چاند عید کا

ہی قرب ہر بشر سے نہیں دور رب ذرا
مضمون کھل گیا ہمین حبل الورید کا

کرتا ہون تازہ طرز سے ہر وقت مدح شاہ
شہرہ نہ کیون ہو میرے کلام جدید کا

دوزخ کی آگ سے تو بچانا مجھے کریم
رہتا ہی خوف صدمہ یوم الوعید کا

جنت بغیر اوسکے نہ پاؤگے مومنو
[illegible] وہی ہی قفل جنان کی کلید کا

شیدا ہون مصحف رخ شاہ زمن کا میں
[illegible] طرح ہون کلام مجید کا

آثم تو راہ عشق کو طی کرکے جا عدم
نزدیک ہی یہ راہ سفر وہ بعید کا

اعلی ہی سب سے رتبہ رسالت پناہ کا
کیا اونکے آگے ذکر کسی بادشاہ کا

درپیش ہی ہر اک کے لیے منزل عدم
ای دل خیال چاہیے کچھ زاد راہ کا

مٹ جائے میری ظلمت عصیان کسیطرح
تیرے سوا نہیں کوئی مجھ روسیاہ کا

آنکھیں ملوں جو روضۂ اقدس کی جالیوں سے
کیوں ہو زیادہ نور نہ میری نگاہ کا

کس طرح لیکے جائینگے محشر کے روز آہ
گٹھا ہمارے سر پہ ہی بار گناہ کا

ہو جائے شکر امت احمد ہوے جو ہم
آیا وسیلہ ہاتھ رسالت پناہ کا

گو آپ اپنے پاس نہ رکھتے تھے مال و زر
پر تھا خیال خلق خدا کی رفاہ کا

اللہ نے وہ اوج دیا ہی رسول کو
بڑھکر ہی رتبہ مہر سے جنکی کلاہ کا

آگے ہمارے کیا ہی نکیرین کا سوال
کافی ہی ذکر اشہد ان لا الہ کا

نعت نبی مین خوب یہ آثم کہی غزل
صل علیٰ کا شور ہی غل واہ واہ کا

کس زبان سے ہو شکر داور کا
عشق ہمکو دیا پیمبر کا

تو بچانا طفیل حضرت کے
یا الٰہی خطر ہی محشر کا

روی رنگین کے ہو سکے ہم مثل
یہ کہان حوصلہ گل تر کا

کیا بیان ہو صفای روے نبی
ہی خجل آئینہ سکندر کا

تشنہ لب کب رہیگی یہ امت
ہاتھ آئیگا جام کوثر کا

وصف دندان مصطفی ہو رقم
رتبہ ہر نقطے کو ہی گوہر کا

کر سکے یہ زبان کیا مدحت
ہی محمد حبیب داور کا

خلد کو جاؤن گا نہ خوش ہو کر
مین ہون مشتاق آپکے در کا

یا الٰہی یہ نفس شیطان ہی
ظلم دکھلا نہ اس ستمگر کا

مین ہون عاشق رسول کا آثم
مجکو کیا غم ہی روز محشر کا

گناہون مین سب عمر کھویا کیا
نہ جاگا مرا بخت سویا کیا

ادا کیون نہ کرتا مین شکر خدا
زبان کو مری حق لیے گویا کیا

مین اس کشت دلمین ریاضت کے ساتھ
ترے تخم الفت کو بویا کیا

میسر نہ دیدار حضرت ہوا
مین اس غم مین ہر وقت رویا کیا

رہا نعت لکھتا مین آثم مدام
قلم اپنا موتی پرویا کیا

یارب کہین زمین نہ تھی آسمان نہ تھا
بس تو ہی جلوہ گر تھا کسیکا نشان نہ تھا

تعریف تیری کرتے سراسر تھا یہ محال
قابل تری صفت کے ہمارا دہان نہ تھا

دنیا مین رہکے اوسکی عبادت نہ بھولتے
عقبے کا کام کچھ ہمین بار گران نہ تھا

مہر رسول پاک کی چمکی جو روشنی
دیکھا جو پھر تو ماہ کا جلوہ عیان نہ تھا

اچھا ہوا خدا نے جو قرآن مین مدح کی
قابل ثنا کے شہ کے ہمارا دہان نہ تھا

تنہائی مین رہی شب معراج بات چیت
اللہ و مصطفے کے کوئی درمیان نہ تھا

شکر خدا ادا کرون کیون مین نہ رات دن
ایسی کہونگا نعت کہ ہرگز گمان نہ تھا

روشن کیا تھا تو ہی نے جہان جب
تارے نہ تھے برج نہ آسمان نہ تھا

آفاق مین ولادت حضرت کا شور تھا
ہر جا تھا ذکر پاک محمد کہان نہ تھا

آثم غم حضور نے دی آبرو ہمین
پہلے تو آنسوؤن کا یہ دریا روان نہ تھا

اعجاز مصطفے کا فلک پر اثر ہوا
انگشت کے اشارے سے شق قمر ہوا

دندان مصطفے کا جو ہر دم خیال تھا
گرتے ہی آنسو آنکھ سے اپنی گہر ہوا

وہ پھل ملے الٰہی کہ سب خلق کے لیے
لو نخل نعت سے اسے حاصل ثمر ہوا

کس روز ہم نے نعت نہین کی رسول کی
کسدن نہ روز حشر کا خوف و خطر ہوا

جائینگے کرتے راہ مین ہم سجدہ شکر کے
جسدن ہمارا جانب طیبہ سفر ہوا

شہرہ نہ کیون ہو سارے زمانے مین مدح کا
سینے تو دل مین عشق محمد کا گھر ہوا

آثم ہلال ہو گیا مصرع ترا ہر اک
ابرو کا وصف جب تجھے مد نظر ہوا

کیونکر کرون نہ شکر مین پروردگار کا
عاشق کیا ہے مجھے شہ عالی وقار کا

کرتا رہا ہین یاد کبھی زلف گاہ رخ — سیرا ہوا وظیفہ یہ لیل و نہار کا

جو کوئی راہ حق پہ چلے روز حشر مین — رتبہ زیادہ ہوا وسی پرہیزگار کا

بے آپ کی مدد کے ٹھکانا کہین نہین — ہر وقت مجکو خوف ہی روز شمار کا

مین نے جو وصف چہرہ رنگین کیا رقم — دیوان کا ہر ورق ہوا تختہ بہار کا

مین پیرو رسول ہون شیطان کریگا کیا — لاحول کام کرتا ہی خنجر کی دھار کا

دندان شہ کے سامنے آئے اگر کبھی — رتبہ رہے نہ کچھ گہر آبدار کا

طیبہ مین جا کے میری اجل آئے ای خدا — گو بد ہون پر خیال ہی انجام کار کا

آثم کے جو گناہ ہین وہ جلد ہون معاف
تیرے سوا نہین ہی کوئی اوس غفار کا

صدقہ احمد سے رتبہ روز محشر دیکھنا — مومنو ظل لوائے حمد سر پر دیکھنا

دفتر اعمال بد کو کردو نیکی سے بدل — اسطرف بھی اک نظر ای میرے سرور دیکھنا

کیون نہ فوج اشک پر نازان ہون ہم ای مومنو — جائیگا کفار کا دوزخ مین لشکر دیکھنا

سب شفاعت سے نبی کی چھوٹینگے روز جزا — انبیا ہونگے کھڑے نزدیک منبر دیکھنا

مین اپنے کسکو خالق نے بلایا ہی بھلا — ذات حضرت کا شرف اللہ اکبر دیکھنا

عاشق حضرت ہون مین آنسو بہانا کام ہی — آگ کو ٹھنڈا کرے گا دیدۂ تر دیکھنا

ابتدا سے ہون مین شیدائی ترے محبوب کا / چشم رحمت سے ادھر ای میرے داور دیکھنا
حق تو یہ ہے ای میرے رزاق ہے تیرا ہی کام / رزق پونہچانا سبھون کو اور برابر دیکھنا

آپ کے صدقے سے آثم پر نہو کچھ بھی عذاب
اوسکی جانب میرے آقا میرے سرور دیکھنا

جان کھونا عشق احمد مین گوارا ہو گیا / لو بلند اپنے مقدر کا ستارا ہو گیا
عاشقان روے احمد نے جو کھولی چشم دل / مہر گردون و برو اونکے شرارا ہو گیا
کیا کرون اعجاز کا اونکے بیان ای مومنو / ماہ بھی جنکے اشارے سے دوپارا ہو گیا
جا چکی تھی ہجر مین جان عزیز ای شاہ دین / وعدۂ دیدار محشر پر سہارا ہو گیا
اختر قسمت ہوا اونکا درخشان مثل مہر / جنکو حاصل آپکے رخ کا نظارا ہو گیا

کیا کیا اعجاز تمنے شاہ بے دیکھے ہوے
آثم دل خستہ کیون عاشق تمھارا ہو گیا

گو آج تک مدینے نہ یہ مبتلا گیا / دل سے مگر نہ عشق حبیب خدا گیا
صدقے سے زلف کے خطا ہو مری معاف / ابر سیاہ دل پہ گناہون کا چھا گیا
دل مین بھرے ہین سیکڑون مضمون نعت کے / حیرت کی جا ہے کوزے مین دریا سما گیا
جائیگا روسیہ بھی زیارت کے واسطے / جسدم کہ سوی طیبہ کوئی قافلا گیا

روزِ ازل سے عشق محمد ہوا مجھے
آنکھوں سے کب تصور شاہ ہدا گیا

جاؤں جو ہند سے سوئے طیبہ تو ہو یہ شور
صرصر کا جھونکا باغ کی جانب گیا گیا

آثم خدا کے فضل سے سارق نہین ہین ہم
باندھا وہی جو ذہن مین مضمون آگیا

ہی نعت نبی شام و سحر کام ہمارا
واعظ سے ہی بڑھ کر کہین اسلام ہمارا

بھیجا جو درود آپ پہ رحمت ہوئی نازل
اللہ نے بخشا ہمین انعام ہمارا

دیوان مین رقم نعت محمد ہی سراسر
مٹنے کا نہین دہر سے اب نام ہمارا

تا مرگ رہے نعت کے کہنے کا ہمین شوق
بہتر ہوا آگے کہین انجام ہمارا

دیتا رہا دھوکے ہمین شیطان ہزارون
کھویا اسی کم بخت نے آرام ہمارا

اب دردِ جدائی سے نہین جان بلب ہین
پہنچا دے صبا جا کے یہ پیغام ہمارا

آثم کی طرح نعت کا ہی شغل ہمین بھی
صد شکر کہ کیا خوب ہی اب کام ہمارا

جلوہ نظر اللہ کا ہر شان مین آیا
پھر بھی ہی حیرت کہ نہ پہچان مین آیا

طاعت سے نہ غافل رہو اللہ و نبی کی
ہی حکم الٰہی یہی قرآن مین آیا

حضرت کی اطاعت سے جو کوئی ہوا منکر
واللہ خلل اوسکے تو ایمان مین آیا

حق نے جو بلایا تو سواری کو براق ایک | جبریل جنان سے لیے آن مین آیا

جانا کہ تجھے عشق محمد کا ہی آثم
جب وصف نبی کا ترے دیوان مین آیا

کیا نعت نبی مین مجھے دعوی ہو رقم کا | عاجز ہی زبان حوصلہ ہی پست قلم کا
پیدا ہون جو محبوب خدا کا مین ازل سے | ہون مستحق اللہ کی بخشش کا کرم کا
خال رخ حضرت کا جو رہتا ہی تصور | شاید کہ ستارہ ہی مرے بخت کا چمکا
نعت نبوی کہنے سے دل شاد ہی اپنا | اندیشہ نہین کثرت اندوہ و الم کا
کچھ خوف نہین کثرت عصیان سے کہ ہم کو | محشر مین وسیلہ ہی شہنشاہ امم کا
مداح نبی خسرو اقلیم سخن ہی | رتبہ ہی یہ سلطان عرب کا نہ عجم کا
روغن ہی مرا خون تو فتیلہ ہین رگین سب | شعلہ دل پر سوز ہی مصباح حرم کا

ہون بلبل شیدائے گلستان مدینہ
آثم مری نظرون مین ہو کیا رتبہ ارم کا

کرون کیا وصف مین شاہا تری شیرین بیانی کا | بیان آتا ہی صادق حکم مجھ پر بے زبانی کا
کرون کیونکر نہ مین ذکر خدا و مصطفیٰ ہر دم | بھروسا کچھ نہین ہی مجھ کو اپنی زندگانی کا
شب معراج جب آئے تو شہ کے جلوہ رخ سے | مثال طور روشن ہو گیا گھر ام ہانی کا

مین کتنی جلد نعت سرور دین نظم کرتا ہون
کرین انصاف تو شاعر طبیعت کی روانی کا

گنہگارون کی بخشش ہوگی محشر مین شفاعت سے
یہ امت کے لیے مژدہ ملا ہی شادمانی کا

غم عشق رسول پاک سے مغموم رہتا ہون
ملے کیونکر نہ خلعت مجکو عیش جاودانی کا

رسول اللہ کے مین چہرہ انور کا عاشق ہون
جگر پہ داغ روشن ہی مرے سوز نہانی کا

حقیقت مین فقط نام خدا رہجائیگا باقی
ہی ساماں جسقدر مٹجائیگا سب دار فانی کا

کلام نعت تیرا کیون پسند آئے نہ عالم کو
جہان قائل ہی ای آثم تری شیرین زبانی کا

ردیف بای موحدہ

یا الٰہی میری آنکھون کو زیارت ہو نصیب
خواب ہی مین روی انور کی زیارت ہو نصیب

یا الٰہی آرزوی دل ہماری ہی یہی
مصطفےٰ کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہون مین مداح حبیب حق عجب کیا روز حشر
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا الٰہ العالمین مجکو طفیل ذات پاک
زندگی مین کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہون مگر امت مین ان حضرت کی ہون
کیا تعجب ہی اگر مجکو شفاعت ہو نصیب

یا الٰہی فضل سے تیرے عکاسہ کی طرح
مجکو بھی اک بوسہ مہر نبوت ہو نصیب

یا الٰہی رات دن مین بندگی کرتا رہون
اعتکافی طور پہ ہر وقت خلوت ہو نصیب

یا الٰہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر
جب نکیرین آئین مرقد مین زیارت ہو نصیب

یا الٰہی ہر گھڑی وردِ زبان ہو والضحیٰ
مصحفِ روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الٰہی جلد اب میری دعا مقبول ہو
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الٰہی میں مدینے میں پہنچ جاؤں شتاب
دل کا نکلے حوصلہ حضرت کی بیعت ہو نصیب

یا الٰہی ابروئے شہ کا ہے ہر دم خیال
یہ نئی تلوار ہے اس سے شہادت ہو نصیب

یا الٰہی یہ تمنا ہے کہ آثم کی طرح
ذرۂ ناچیز کو بھی کارِ مدحت ہو نصیب

یہ قلم کو نہیں طاقت جو لکھے شانِ عرب
رحمتِ حق سے بھر لیتے ہیں مسلمان عرب

یہی حسرت ہے الٰہی مرے دل میں ہر دم
مرے سر پہ ہو پڑی خاکِ بیابانِ عرب

کیا کروں سیر میں باغوں کی مدینے کو چلوں
اپنا ہمسر نہیں رکھتا ہے گلستانِ عرب

لئے محبوب کا خالق نے بنایا مسکن
پھر نہ کس طرح سے ہر جان ہو قربانِ عرب

ہر ولایت پہ فضیلت ہو نہ کیونکر دو سکوں
جب رسولِ دو جہاں خود ہوں ثناخوانِ عرب

ہاں مدینے کو چلے جاتے ہیں آثم ہر سال
کیا قیامت ہے کہ بندہ نہیں شایانِ عرب

تاجِ عزت کا سرِ شہ پہ مزین ہو نہ کیوں
درِ دولت کے ہوں خادم جو شاہانِ عرب

نور میں جلوۂ خورشید سے بھی کچھ بڑھ جائے
ماہ بن جائے اگر شمعِ شبستانِ عرب

بعد مرنے کے وہاں قبر بنے گی آثم
ہم سے تا حشر بھی چھوٹے گا نہ میدانِ عرب

منبع لطف و عنایات تھی معراج کی شب · احد احمد کی ملاقات تھی معراج کی شب

وصف معراج کا ہو کلک سے کس طرح رقم · لاکھ راتوں کی اگر رات تھی معراج کی شب

وہ بیان تھا امت عاصی کا نبی کو ہر دم · لب پہ حضرت کے مناجات تھی معراج کی شب

جانے ہاتھ آیا تھا کیا شاد تھیں حوریں سب کیوں · یہ نہ ظاہر ہوا کیا بات تھی معراج کی شب

نور اللہ کا تھا جلوہ نما اے آثم
یا محمد کی فقط ذات تھی معراج کی شب

آرزو ہے جاؤں میں اے دل مدینے کے قریب · ہوں تڑپ کر جلد اب داخل مدینے کے قریب

فوق ہے شاہان عالم پر وہ جیسے ہر طرح · اے فلک رہتے ہیں جو سائل مدینے کے قریب

لوح دل پر لکھ لے عدل شاہ دین وہ بیان · کوئی جا نکلے اگر عادل مدینے کے قریب

کس لیے پھرتا ہے اے نادان تو ہر ایک جا · دولت کونین ہے حاصل مدینے کے قریب

بے تکلف ہوتے ہیں اسرار غیبی منکشف · جب پہونچتا ہے کوئی کامل مدینے کے قریب

کس طرح عاصی ہیں وہ جو پہونچ جائیں وہاں · رحمت حق ہوتی ہے نازل مدینے کے قریب

ہند کے شہروں میں گھر آثم بنانا ہے عبث · کر تو مسکن جا اے غافل مدینے کے قریب

ردیف تای فوقانی

کروں اب کس زباں سے میں بیان مولد حضرت · فرشتے جانتے ہیں عز و شان مولد حضرت

خدایا جلد جا پہونچون مدینے یہ تمنا ہی　　رہون مین دیکھتا ہر دم مکان مولد حضرت

حقیقت مین زمین و آسمان سے بڑھکے رتبہ ہی　　برابر لامکان کے ہی مکان مولد حضرت

گذر ایسی مبارک جا پہ کب شیطان کا ہوتا　　فرشتے سیکڑون تھے پاسبان مولد حضرت

کبھی چومون زمین کو اور کبھی الفت سے سر رگڑون　　خدایا ہو میسر آستان مولد حضرت

زیارت انکی بھی کرون تو سمجھو مجکو شادی ہی　　عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

شرف پایا ہی ایسا دونون عالم ہو گئے ہین قربان　　ہی بڑھکر آسمان سے عز و شان مولد حضرت

مین کیا ہون اور زبان میری ہی کیا جو وصف ہو اثم
تعجب مین ہین سارے مدح خوان مولد حضرت

رہیگی بعد مردن یاد شان مولد حضرت　　زمین خلد پہ ہوگا گمان مولد حضرت

جو منکر ہین کہو جو چاہو حق مین اونکے زیبا ہی　　بہشتی ہین بہشتی دوستان مولد حضرت

خوشا قسمت مشرف رہتے ہین ہر دم زیارت سے　　عجب رکھتے ہین رتبہ زائران مولد حضرت

برستی رہتی ہی ہر دم وہان پر رحمت یزدان　　وہ اعلی ہی زمین دلستان مولد حضرت

بیان کر تو شرف اوسکا برابر وعظ مین واعظ　　ہمارے دل کو کھینچے گا بیان مولد حضرت

نہ کیونکر اشتیاق دل سے مین اسکو پڑھون ہر دم　　نہین قرآن سے کم داستان مولد حضرت

نہین ہی صبر کی طاقت اثم کے اب مجکو　　خدایا جلد دکھلا دے مکان مولد حضرت

حق سے احمد کی ملاقات تھی معراج کی رات
لطف تھا اور نئی بات تھی معراج کی رات

بخشواتے وہ نہ اللہ سے امت کیونکر
حق کی جانب سے مدارات تھی معراج کی رات

واہ کیا عاشق و معشوق مین تھے راز و نیاز
سچ تو یہ ہے کہ عجب بات تھی معراج کی رات

دھیان امت کا اسے کہتے ہین پیش خالق
لب پہ احمد کے مناجات تھی معراج کی رات

قید ابلیس ہوا سخت بلاؤن مین پھنسا
اوسکو تو مورد آفات تھی معراج کی رات

مشعلین نور کی ہر ایک جگہ روشن تھین
بٹ رہی نور کی خیرات تھی معراج کی رات

کیون بلایا تھا محمد کو فلک پر آثم
کوئی واقف نہین کیا بات تھی معراج کی رات

چل مدینے کو دلا مدت ہوئی سویا بہت
بخت تیرا اب تو جاگا گرچہ تھا سویا بہت

کیا کرین ناچار ہین دھبا نہ عصیان کا مٹا
آنسوؤن سے نامۂ اعمال کو دھویا بہت

ہین نبی کی وہ جو مقبول خالق ہو گئی
یون تو نعت شاہ مین ہوتے ہین گویا بہت

پھل نہ آنا تھا نہ آیا کیا کرین اسکا علاج
کشت دل مین ہم نے گو تخم عمل بویا بہت

جز شفاعت کے نہ آیا ہاتھ کوئی سلسلہ
مغفرت کی امت عاصی نے ہی جویا بہت

یا الٰہی روضۂ اقدس پہ جاگون عمر بھر
کھو دیا غفلت نے مجھکو ہند مین سویا بہت

زائرون نے جب غلاف قبر شہ لا کر دیا
پھر تو آنکھون سے لگا کر اوسکو مین رویا بہت

مدح کرتا ہون تمھاری مفلس و ناچار ہون — یا نبی اسکا صلہ تھوڑا سا تم دو یا بہت

یا الٰہی یون تو آثم بھی سیہ کار و نہین تھا — پر رہا نعت رسول اللہ مین گویا بہت

ردیف تای مثلثہ

الفت مین آپ کی ہون مین بیمار الغیاث — شاہا مجھے دکھائیے دیدار الغیاث

یا رب رہائی مکر سے شیطان کے ملے — بہکا رہا ہی مجھکو یہ مکار الغیاث

ای نخلبند باغ جہان رحم کر ذرا — آتا ہی یاد وہ گل رخسار الغیاث

عشق نبی مین جوش جنون نے مجھے بڑھا — ثابت رہا نہ جیب نہ دستار الغیاث

ہین صدمۂ فراق سے کانٹا ہون سوکھکر — ای باغ قدس کے گل بیخار الغیاث

وہ آپ کے مریض کو اچھا نہ کرسکا — شہرہ مسیح کا ہوا بیکار الغیاث

پھر خدا دکھا دین لب جانفزا کو آپ — مرتے ہین لاکھون آپ کے بیمار الغیاث

طی کرنا راہ نعت کا مشکل ہی کیا کرون — لاکھون یہان بہک گئے ہشیار الغیاث

آثم کو بس تھی دولت عشق محمدی
بیفائدہ کیا اسے زردار الغیاث

مومن و ایمان کا گلستان ہی فرمان حدیث — دل مین قرآن تو لب پر گل خندان حدیث

اہل اسلام کی ہے پیروی شرع خدا — فقہ کا ہی یہی فرمان یہی فرمان حدیث

دین و دنیا مین نہ کیونکر ہون وہ سب سے اعلیٰ
ہون جو احمد پہ فدا اور ہون قربان حدیث

سنت احمد مرسل پہ مرا دل ہو نثار
جان رہے حق پہ فدا مین ہو قربان حدیث

نام کو بھی نہ رہی ظلمت عصیان باقی
جلوہ گر جب سے ہوا مہر درخشان حدیث

کیون نہ مقبول ہو درگاہ مین آثم کا کلام
پیرو حکم الٰہی ہی ثنا خوان حدیث

مصطفٰے کی کیون نہین ہوتی ہی رویت الغیاث
درد فرقت سے نہین ہی مجھ مین طاقت الغیاث

مجکو طیبہ مین بلا لو جلد ای والا نسب
ہند مین کرتا رہون کب تک شکایت الغیاث

تم بچاؤ گے مصیبت سے تو مین بچ جاؤنگا
سامنے ہی آج کل محشر کی صورت الغیاث

یا الٰہی روضۂ احمد پہ دم نکلے مرا
رہتی ہی دل مین مرے ہر دم حسرت الغیاث

یا الٰہی کسطرح پونہچون مدینے کی طرف
مفلسی سے گھٹنے لگی مجھسے محبت الغیاث

مجکو لیجاتا ہی کب سوے مدینہ آسمان
دیکھیے ٹلتی ہی کب طالع کی شامت الغیاث

بخت ای آثم کبھی لیجائے طیبہ کو مجھے
کی بسر اس آرزو مین ایک مدت الغیاث

ردیف جیم تازی

ہو پہلے سب سے خالق اکبر کی احتیاج
بعد اسکے پھر ہو شافع محشر کی احتیاج

دندان آبدار نبی کا ہون شیفتہ
مجکو نہین ہی گوہر و اختر کی احتیاج

ہر دل کو آرزو ہی کہ عشق نبی ملے — ہر آنکھ کو ہی دید پیمبر کی احتیاج
طالب نہ کیون تمھارے ہون ایسے سب امیر — وہ کون ہی جسے نہین رہبر کی احتیاج
جنت مین جاؤن گا تو کہونگا رسول سے — مجھ پیاسے کو ہی ساغر کوثر کی احتیاج
محشر مین یہ کہے گی شفاعت پکار کر — ہی کشتئ نجات کو لنگر کی احتیاج
سب کچھ دیا ہی اسکو خدا نے طفیل شاہ — آثم کو ہی درم کی نہ کچھ زر کی احتیاج

رتبہ سرور نے کیا ہی پایا آج — حق نے افلاک پہ بلایا آج
حوروں نے چوم کر قدم شہ کے — بخت خوابیدہ کو جگایا آج
حشر مین سب کہینگے حق نے تمھین — سید المرسلین بنایا آج
نعت کہنے سے اپنے رتبے کو — کچھ فزون آسمان سے پایا آج
کیون نہ خوش ہون کہ ہمکو واعظ نے — مژدۂ مغفرت سنایا آج
حلقۂ زلف کی بلائین لین — طوق کس نے نیا پنھایا آج
شب معراج کہتے تھے قدسی — حق نے جلوہ تمھین دکھایا آج
ق
ہو کرم کی نظر ادھر بھی حضور — ہمنے مدت مین تمکو پایا آج
جلد طیبہ دکھا دے آثم کو — یہ دعا اسکی ہی خدایا آج

ہر بشر کو حشر مین ہوا انبیا کی احتیاج
انبیا کو ہو محمد مصطفی کی احتیاج

اپنے گھر کا جب کرے مختار اونکو کبریا
کیون نہو ہر اک کو ایسے پیشوا کی احتیاج

ہم تو عاشق ہین نبی پاک کے رخسار کے
ہی ہمین والشمس کی یا والضحی کی احتیاج

واسطے حضرت ہی کے پیدا ہوئی یہ کائنات
تھی نہ کچھ اللہ کو ارض و سما کی احتیاج

یاالٰہی شربت دیدار ہوا ہو نصیب
مجھ مریض احمدی کو ہی شفا کی احتیاج

ہم مریض عشق احمد ہین ہمین غم ہی خوشی
ای طبیبو کچھ نہین ہمکو دوا کی احتیاج

دے گل باغ رسالت کو مرے جا کر خبر
اسلیے رکھتا ہون مین باد صبا کی احتیاج

دین و دنیا کا خدا نے اونکو مالک ہی کیا
اونسے پھر آسے نہ کیون شاہ و گدا کی احتیاج

چشم دل آثم کی کرتی ہی اشارا دمبدم
ہی بجای سرمہ خاک کفش پا کی احتیاج

اک آن مین پہنچے شہ والا شب معراج
خالق سے ملے جاکے پیمبر شب معراج

محبوب کی خاطر تھی جو اللہ کو منظور
ہر چرخ پہ بچھا نور کا بستر شب معراج

یہ رنگ دکھایا شب معراج نے تازہ
گلدستے بنے چرخ پہ اختر شب معراج

حضرت کے جو دشمن تھے اونھین غم تھا قلق تھا
پر عیش کے سامان تھے گھر گھر شب معراج

خلوت تھی نکیون ہوتین ہم راز کی باتین
یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج

امت کی شفاعت کا سبب ہی کہ خدا سے
پایا ہی لقب شافع محشر شب معراج

آمد کی خبر سنکے ملائک تھے بہم خوش
باندھے تھے پرے سب نے فلک پر شب معراج

ٹپکا جو پسینا رخ شہ سے دم گلگشت
کچھ اور ہوا خلد معطر شب معراج

معراج کے آثم ہون بیان مرتبے کیونکر
تھی مثل شب قدر منور شب معراج

خالق نے محمد کو بلایا شب معراج
کس لطف سے دیدار دکھایا شب معراج

جبریل نے پر مل کے کف پائے نبی پر
سوتے سے محمد کو جگایا شب معراج

لحظے مین کیا آپ نے طی ساتون فلک کو
پھر دم مین براق آپکے لایا شب معراج

کہتے تھے ملک دیکھکے حضرت کا رخ صاف
لو نیر اعظم نکل آیا شب معراج

جسوقت ہوا لطف الٰہی تو نبی نے
سجدے کے لیے سر کو جھکایا شب معراج

نزدیک گئے حق کے ہوئین راز کی باتین
واللہ کہ کیا مرتبہ پایا شب معراج

ہر ایک کی بخشش کا لیا وعدہ خدا سے
جو حال تھا امت کا سنایا شب معراج

آثم ہوے حیران ملک دیکھکے جسکو
اللہ نے وہ رتبہ بڑھایا شب معراج

اللہ سے احمد ہوے واصل شب معراج ۔ ہر طرح کی عزت ہوئی حاصل شب معراج

خال رخ پر نور سے شرمندہ تھے تارے | اور رخ سے خجل تھا مہ کامل شب معراج
یہ تیز تھی رفتار براق نبوی کی | اک دم مین گیا سیکڑون منزل شب معراج
مہتاب تھا روشن تو منور تھے ستارے | ترتیب تھی گردون پہ بھی محفل شب معراج
جتنے تھے ملک پڑھتے تھے واللیل کی سورت | والشمس کے جبریل تھے شاغل شب معراج
سب خوش تھے یہ آتی تھی صدا چار طرف سے | آپ پہنچے فلک پر شہ عادل شب معراج

شک بخشش امت مین کچھ آثم نہین باقی
شہ جا کے سند لائے ہین کامل شب معراج

گوہر ہین وصف شاہ کے درج دہن مین آج | ہو کیون بھرا نہ لطف ہمارے سخن مین آج
حاصل ضرور ہوگی اوسیکو بہشت گل | مر جائیگا جو عشق رسول زمن مین آج
گیسوے مصطفے کے یہ ہوتا ہی روبرو | خوشبو ذرا رہیگی نہ مشک ختن مین آج
کرتا ہی وصف یہ دل غمگین رسول کا | جلوہ ہی روے عیش کا بیت الحزن مین آج
آثم نہین جو عشق محمد بڑھا ہوا | لگتا نہین ہی کیون دل محزون وطن مین آج

ردیف حای مہملہ

طیبہ دکھا دے پھر پیمبر کسیطرح | یا رب ٹھکانے ہو دل مضطر کسیطرح
اللہ سے دعا یہی کرتا ہون مین مدام | سرور کے ساتھ ہو مرا محشر کسیطرح

روتے مین یاد دیکھتا ہون دانتون کو اسلیے
ہر اشک تا ہو غیرت گوہر کسیطرح

کرتا ہون وصف زلف معنبر کا بار بار
تا یہ لب و دہن ہون معطر کسیطرح

بیتاب ہون بہت مین فراق حضور مین
یارب دکھا دے روے منور کسیطرح

پیاسا ہون وقت نزع تو سرور سے یہ کہون
مجکو پلا دو ساغر کوثر کسیطرح

نکلے چمک چمک کے یہ کتنا ہی ای فلک
خورشید ہو نہ آپکا ہمسر کسیطرح

ابلیس کے فریب مین آؤن نہ مین کبھی
مجھ سے الگ رہے یہ ستمگر کسیطرح

انجم کو نعت کہنے کا ہی شوق رات دن
ہمسر نہ ہوگا کوئی سخنور کسیطرح

سوتے مین کھینچتا ہون مین خمار کی طرح
دل جاگتا ہی طالع بیدار کی طرح

عصیان کا بار مجھپہ نہایت ہی ای خدا
پیدا ہی میرے رنج گنہگار کی طرح

افسوس ہی کہ بوجھ سے عصیان کے دبگیا
گٹھری دھری تھی سرپہ مرے بار کی طرح

امید ہی کہ پہنچون مدینے مین جلد ہی
تو گھومون گرد روضے کے پرکار کی طرح

شیطان کے مین جور سے عاجز ہون سربسر
ظالم ہی یہ بھی نفس ستمگار کی طرح

حاصل ہوئی ہی ہجر نبی سے عجب بہار
داغ جگر ہی سینے مین گلزار کی طرح

مین ہون ترا فقیر عطا کچھ تو ہو مجھے
تیری طرف ہی ہاتھ طلبگار کی طرح

آثم کی یہ دعا ہی کہ ہو خاتمہ بخیر
ہر دم کھٹک رہی ہی اجل خار کی طرح

ہی میرے طرز نعت مین اسلام کی طرح
ہون مین تو خاص مجھ مین نہین عام کیطرح

لکھا جو کچھ ہی ظلمت عصیان کا ہمنے حال
پیدا سواد خط مین ہوئی شام کیطرح

ہین عاشق رسول ہون محشر مین کیا عجب
ظاہر ہو میرے چہرے سے اسلام کیطرح

پونہچین گے اب سوا مدینہ کہین نہ اور
سیکین گے ہم نہ گردش ایام کیطرح

بسمل کیطرح میرا پھڑکتا ہی عضو عضو
مضطر ہی روح بھی دل ناکام کیطرح

رحمت جو ہو تری تو رہائی نصیب ہو
عصیان نے مجکو پھانس لیا دام کیطرح

بندہ جو ہو خدا کا وہ دے مصطفے پہ جان
یہ دین کی روش ہی یہ اسلام کیطرح

جب تک نہ جم کے بیٹھونگا کوچے مین آپکے
پیدا نہ ہوگی کوئی بھی آرام کیطرح

نام رسول نقش ہو دل کے نگینے پر
تا نکلے دو جہان مین کوئی نام کیطرح

آثم مین جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤن بھی
آغاز کی مثال ہو انجام کیطرح

ردیف خای معجمہ

خالق کہین دکھائے نبی کا جمال رخ
رہتا ہی اندنون مجھے ہر دم خیال رخ

ماہ تمام اپنا دکھائے گا کیا کمال
ظاہر ہوا ہی ایک پہ ہی نبی کا کمال رخ

اُس رشک آفتاب کا کیونکر گھٹے فروغ
پیدا ہو پھر زمانے مین کیونکر مثال رخ

کچھ بھی نہین ہی اختر گردون آب و تاب
شرمندہ ہو جو دیکھلے حضرت کا خال رخ

وہ دن بھی ہو کہ جلوۂ رخسار ہو نصیب
کرتا ہون ہر گھڑی مین خدا سے سوال رخ

آثم یہی ہی مہر قیامت کی آرزو
وہ دن خدا کرے ہو میسر وصال رخ

کمال شرم ہی مین کسقدر ہوا گستاخ
تمہاری نعت کو کہکر مگر ہوا گستاخ

نبی پاک کے دندان کی کیا کرون تعریف
عبث حضور مین آیا گہر ہوا گستاخ

خدا کی شان کہان مہ کہان رخ انور
مقابلہ کیا رخ سے قمر ہوا گستاخ

اگرچہ سنگ در شاہ کے نہ لائق تھا
کیا جو سجدۂ طاعت یہ سر ہوا گستاخ

نہ خیرہ چشم تھا خورشید آسمان اتنا
رخ جناب پہ ڈالی نظر ہوا گستاخ

وہ بے ادب ہوا مشہور دونون عالم مین
نبی کی شان مین کوئی اگر ہوا گستاخ

نبی پاک کا دیکھا کرم جو آثم نے
تو ناز کرنے لگا سر بسر ہوا گستاخ

آئے نظر مدام جو دست خدا فراخ
کیونکر نہ اس غریب کا ہو حوصلا فراخ

ہر دم زبان پہ بخشش امت کا تھا سوال
کسقدر تھا رسول کا دست دعا فراخ

کیا منہ ہے میرا وصف مدینہ جو مین کرون | رحمت کے در وہان پہ تو ہین بجا فراخ
میری زبان پہ نعت محمد ہے دم بدم | شکر خدا کہ ذہن مرا ہو گیا فراخ
عیش و نشاط ہند پسند آئے کسطرح | کرتی ہے دل کو طیبہ کی آب و ہوا فراخ
سبحان کسطرح نہ آثم کو سب کہین | مدح نبی مین جو ہوئی فکر رسا فراخ

ردیف دال مہملہ

مین دل سے ہون ثناخوان محمد | مری جان بھی ہے قربان محمد
مری یہ آرزو بر لا خدایا | کہ ہو جاؤن مین مہمان محمد
بنے رشک گل خورشید دم مین | پڑے جو داغ ہجران محمد
زبان کو میری طاقت کہان ہے | کرون مین جو بیان شان محمد
بشر کسطرح پھیرے حکم سے سر | ہین عرشی زیر فرمان محمد
بھرون مین گوہر مقصد سے دامن | طفیل وصف دندان محمد
الٰہی حشر مین مجکو ہنسانا | مین ہون دنیا مین گریان محمد

نبی کی قدر کیا جانے تو آثم
خدا ہے مرتبہ دان محمد

مجھے ہے انس گیسوے محمد | بسی ہے دل مین خوشبوے محمد

دکھا دے اے خدا کوے محمد | رہا کرتا ہے دل سوے محمد
ابھی مٹ جائے داغِ دل ہمارا | جو آ جائے نظر روے محمد
کیا انگشت سے شق ماہِ گردون | یہ دیکھو زورِ بازوے محمد
وہین ہو جائے دو تفسیرِ قوسین | جو لکھون وصفِ ابروے محمد
پسند آئے نہ اوسکو مشک و عنبر | جو کوئی سونگھے خوشبوے محمد
پیئے گی تشنہ امت اوسکا پانی | جو ہوگی حشر مین جوے محمد
بیان ہو رتبۂ شاہِ دین کا کیونکر | فلک ہین زیرِ قابوے محمد
مرا دل بن گیا خورشیدِ انور | طفیلِ مدحتِ روے محمد
ہلال اپنا گریبان ہو نہ کیونکر | مجھے ہے عشق ابروے محمد
وہی ٹھہرے جہانمین صاف باطن | نظر جسکی پڑے سوے محمد
کوئی کیا خلق مین ہمسر ہوا اونکا | خدا کو بھاتی ہے خوے محمد
خدایا جلد دکھلا دے مدینہ | طفیلِ قدِ دلجوے محمد

نہ دیکھون پھر تو اے آثم مین جنت
جو آ جائے نظر کوے محمد

الٰہی ہون مین بیمار محمد | دکھا دے مجکو دیدار محمد

دعا میری یہ ہی ہر دم خدا سے — نظر آجاے رخسارِ محمد

مقر ہین ہم رسولِ حق کے دل سے — شقی کرتے ہین انکارِ محمد

عزیزِ خلق اونکی ذات ہوجاے — جو پائین ظلّ دیوارِ محمد

کہینگے روزِ محشر انبیا سب — شفاعت ہی گنہگارِ محمد

ہی زلفون پر گمانِ لیلۃ القدر — سنو رہی شبِ تارِ محمد

دعا آثم کی ہی ہو مجھسے وہ نعت
جو ہو شایانِ آثارِ محمد

ہی شکر الٰہی کہ ہون شیدائے محمد — رکھتا ہون ازل سے مین تمنائے محمد

آباد بیابانِ مدینہ رہے مجھسے — ہو سر کو الٰہی مرے سودائے محمد

مین عاشقِ شیدا ہون مری نعت ہی مقبول — ہر شعر سراپا ہی سراپائے محمد

خورشیدِ قیامت کو بھی وہ جانے ذرہ — دیکھے جو جمالِ رخِ زیبائے محمد

کہتے تھے فلک پر شبِ معراج یہ قدسی — دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے محمد

یہ جاہ یہ منصب نہ ملا ایک نبی کو — پیدا نہ ہوا دہر مین ہمتائے محمد

یہ آرزو رہتی ہی شب و روز الٰہی — ان آنکھون سے دیکھون مین تجلائے محمد

آنکھون مین لگا لون مین اوسے صورتِ سرمہ — ہاتھ آئے اگر خاکِ کفِ پائے محمد

ہر دم مری اللہ سے آثم یہ دعا ہے
دکھلا دے زیارت روضۂ زیبائے محمد

قرآن اگر ہے رخ نیکوئے محمد
تو کعبہ سے کچھ کم نہیں ابروئے محمد

مدت سے تمنائے زیارت ہے الٰہی
رویا ہی میں آجائے نظر روئے محمد

ثابت ہو خطا مشک ختن جو کہوں انکو
بڑھکر ہیں شب قدر سے گیسوئے محمد

محشر میں پلائینگے سب امت کو وہ ساغر
کوثر کو نہ کیونکر کہوں میں جوئے محمد

سب شیر کہیں بیشۂ اسلام کا مجکو
یارب کہیں بنجاؤں سگ کوئے محمد

اللہ سے ہر دم ہے یہی دل کی تمنا
ہر وقت رہے آنکھ مری سوئے محمد

شق کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو
کس زور پہ تھی قوت بازوئے محمد

اللہ نے بخشا تھا عجب مرتبہ آثم
تھا جملہ فرشتوں پہ بھی قابوئے محمد

مدت سے یہ بندہ ہے طلبگار محمد
اللہ دکھا دے اسے دیدار محمد

کچھ شک نہیں دوزخ میں ہیگا وہ ہمیشہ
جسنے کہ ذرا بھی کیا انکار محمد

کہتا نہ کبھی کن فیکون خالق اکبر
منظور جو ہوتا نہیں اظہار محمد

کچھ عرصۂ محشر میں ہمیں فکر نہوگی
کرتے ہیں دل و جان سے ہم اقرار محمد

ہر جا ہی کھلی مسئلۂ فقہ کی دکّان ہی گرم بہت دہر مین بازار محمد
طیبہ کو سمجھتا ہون مین جنت سے زیادہ کافی ہی مجھے سایۂ دیوار محمد
کیونکر نہ رکھین دہیان شب و روز ہم اوسکا جنت سے ہی بڑھکر ہمین گلزار محمد
ای شیخ جو خواہش ہی تجھے باغ ارم کی رکھ دل مین خیال گل رخسار محمد
مداح رسول دو جہان جب ہو خدا خود کب وصف ہمارا ہو سزاوار محمد
کیا خوف نکیرین کا ہو اوسکو پس مرگ آثم بھی ہی اک بندۂ سرکار محمد

الٰہی مجھے یہ ولاے محمد کہ ہو جاؤن اک دن فداے محمد
خدا کا رکھو خوف ہر وقت دل مین ہمیشہ یہی ہی رضاے محمد
نہو تابش مہر محشر سے کچھ خوف رہون مین بھی زیر لواے محمد
مدینے کی توصیف ہو کس زبان سے کہ ہی عرش سے بڑھکے جاے محمد
لگاؤن مین آنکھون مین اوسے کیونہ ہو میسر جو ہو خاک پاے محمد
خدا نے خدائی جو کی ہی ہویدا وہ پیدا ہوئی ہی براے محمد
الٰہی تو کر میری امت کی بخشش یہی دمبدم تھی دعاے محمد
حقیقت مین جتنے ہین اصحاب والا وہ ہین سب کے سب آشناے محمد

فلک پر جو معراج کی شب وہ پہنچے　　کہا سب نے تشریف لائے محمد

سنا یہ جو مژدہ تو حورین پکارین　　ق　کہ صل علے آج آئے محمد

سوئے خلد جب وہ گئے بہر گلگشت　　تو رضوان نے بھی چومے پائے محمد

یہ حورون کے نغمے سے آتی تھی آواز　　کہ ہی جان سب کی فدائے محمد

یہ کہتے تھے معراج مین سارے عرشی　　ملا کون حق سے سوائے محمد

جو ہین اولیا انبیا حشر کے دن　　کرینگے سبھی اقتدائے محمد

تصور رہی طیبہ کا دن رات مجکو　　کبھی سے اوڑے گی ہوائے محمد

یہ ہی ابتدا سب مین پہلے ہوا نور　　کوئی جانے کیا انتہائے محمد

ہمیشہ شریعت پہ ثابت قدم ہون　　وہ کرتا ہون جو ہی رضائے محمد

دعا حق سے آثم کی ہر دم یہی ہی
کہ مقبول ہو یہ ثنائے محمد

عالم مین ہی جو خلق کو رتبے نبی پسند　　تو اپنے مغز جان کو ہی بوئے نبی پسند

ہی خُلق اونکا خُلقِ خداوندِ دو جہان　　کیونکر نہ آئے خلق کو خوئے نبی پسند

یارب گدائی مجکو مدینے کی ہو عطا　　جنت سے بھی زیادہ ہی کوئے نبی پسند

اللہ کہا کے کہتا ہی والشمس کی قسم　　یعنی کہ ہی بہت ہمین روئے نبی پسند

محشر کے دن پلائینگے کوثر کا جام شاہ — ہر تشنہ لب کو دینگے جسے ہی پسند

والیل جنکے وصف مین نازل کرے خدا
آثم کو پھر نکیون ہون وہ موے نبی پسند

یہ معجزہ نما تھا ہمارا احمد — کہ سنگ و شجر نے پکارا احمد
کرے پیروی خلق کیونکر نہ ہر دم — جب اللہ کو خود ہو پیارا احمد
بشر کیا ملائک کو حق نے کیا ہی — زمانے مین وصف تمہارا احمد
تھے قائل نہ اعجاز کے کتنے کافر — نہ کیون ماہ کرتے دو پارا احمد
قیامت کو جائیگی جنت مین امت — کرینگے برابر اشارا احمد
گناہون کی کثرت سے امید کیا ہی — شفاعت کا اک ہی سہارا احمد

قیامت مین آثم کو تم بخشوانا
بھروسا ہی تم پہ ہی سارا احمد

کوئی انسان کریگا کیا بیان روضۂ احمد — بڑھی ہی عرش اعظم سے بھی شان روضۂ احمد
رہا کرتا ہی مہر آسمان جاروب کش دن بھر — ہی شان رفعت گردون نشان روضۂ احمد
گلستان مدینہ بلبل دل کسطرح چھوڑے — بہ رنگ باغ ہی ہر اک مکان روضۂ احمد
لیا کرتے ہین بوسا کنگران عرش کے اکثر — ہی مثل سنگ اسود آستان روضۂ احمد

شرف بخشا ہی وہ آتش خدا نے شاہ والا کو
کہتے ہین ملائک پاسبان روضۂ احمد

ردیف ذال معجمہ

دامن گل کا نکیون ہو پئے دیوان کاغذ
صبح رخ سے جو بنے رشک گلستان کاغذ

جب سے کی خسرو ذی قدر کی مدحت تحریر
ہو گیا دہر مین اوسوقت وہ ذیشان کاغذ

جیب مین جا نون کہ مدینے سے ہی شقہ آیا
ہاتھ مین لاکے جو دے مہر سلیمان کاغذ

وصف لکھا جو رخ صاف نبی کا مین نے
تو سکندر بھی ہوا دیکھکے حیران کاغذ

شعلہ ہجر بھڑکتا تھا جو لکھا مضمون
صفت دامن آتش ہوا سوزان کاغذ

صبح رخسار سے ہوتا ہی منور یکسر
وصف سے خال کے ہوتا ہی پرافشان کاغذ

آرزو با و صبا سے ہی یہی آتش کی
کہ پہونچ جا کے مدینے کسی عنوان کاغذ

ہی وصف حسن شاہ سے میری زبان لذیذ
یہ بات ہی جو سبکو ہی میرا بیان لذیذ

جائینگے عاشقان نبی سوی خلد جب
معلوم ہوگا اونکو نہ باغ جنان لذیذ

آتا ہی بار بار محمد کا نام پاک
ہو جائے کیون نہ شہد سے بڑھکر دہان لذیذ

پوشیدہ چاہ اوس لب شیرین کی ہی کہ جو
نزدیک میرے ہی یہی عشق نہان لذیذ

وصف دہان شاہ [illegible]
آتش ہر ایک عضو ہو مثل زبان لذیذ

ردیف رای مہملہ

گنہ کرتی ہی امت جو زمین پر
عرق آتا ہی حضرت کی جبین پر

جہان مین آکے بخشی سبکو نعمت
ہی رحمت ختم ختم المرسلین پر

امیر خلد ہم ہوسنگے مقرر
ہم ایمان لائے ہین سردار دین پر

ہمین کافی ہی سودا زلف شہ کا
ہی نازان حور زلف عنبرین پر

ملائک جتنے ہین خادم ہین شہ کے
نہین موقوف کچھ روح الامین پر

ہلال آسمان بھی غم مین خم ہی
نہین قربان فقط اک مین جبین پر

صحابہ اور اہل بیت اطہار
صلوۃ آثم کی پہنچے اجمعین پر

بھروسا ہی شفیع روز محشر کی شفاعت پر
نہین ہم مطمئن اس بندہ کی زہد و طاعت پر

بہت بیتاب ہین جلوہ ہمین دکھلائیے شاہا
نہین رکھنے کے یہ موقوف ہم روز قیامت پر

الٰہی شکل حضرت وقت مرگ آئے نظر مجکو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمد کی زیارت پر

گل جنت مجھے خوش آئے بعد مرگ کیا رضوان
فدا ہون جان و دل سے مین بہار کوے حضرت پر

بشر ہین ہم تو کیونکر عشق ہو ہمکو نہ سرور سے
فدا حوران جنت جب ہون اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل از فانی منزر
کہ ہو کل کو بھروسا حشر مین جسکی شفاعت پر

اگرچہ ہوں میں بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہے
فرشتے مرحبا کرتے ہیں ہر دم میری ہمت پہ

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نہ کیونکر دہر میں آثم
نہ ہو مائل جو سردار دو عالم کی محبت پہ

ہے گیسوئے احمد کا جو ہر تار معطر
ہوتا ہے قلم وصف سے ہر بار معطر

کیا اوسکے مقابل ہو کوئی باغ جناں کا
طیبہ کا ہے ہر کوچہ و بازار معطر

رہتا ہے خیال ہمیں گل رخ نبی کا
کیونکر نہ رہے اپنا دل زار معطر

ہوتا تھا گلاب آپکا گرتے ہی پسینا
تھا ایسا تن احمد مختار معطر

آثم میں مدینے کا کروں وصف تو کیا
رہتے ہیں وہاں کے در و دیوار معطر

کہیں اللہ محمد کا دیار آئے نظر
کہیں طیبہ کے گلستاں کی بہار آئے نظر

وہ بھی دن آئے کہ پہنچوں میں مدینے کے قریب
دور سے آنکھوں کو وہ پاک مزار آئے نظر

آنکھیں روشن ہوں مری اور رہوں آئینہ
جب مدینے کا مجھے گرد و غبار آئے نظر

نہ دکھانا رخ رنگین نہ تسلی کا ہے
کسطرح شاہ مجھے شکل قرار آئے نظر

خلد میں بہر محمد مجھے مل جائے مقام
یا الٰہی نہ سقر کی کبھی نار آئے نظر

اثر الفت احمد سے سبکبار رہوں
یا الٰہی نہ مجھے عصیاں کا بار آئے نظر

دیکھوں جز گیسوئے احمد نہ کوئی شئی آثمؔ
تا قیامت نہ مجھے مشک تتار آئے نظر

مہ کیا ہو رخ احمد ذیشان کے برابر
ہو مہر نہ جب چہرۂ رخشان کے برابر

کیونکر نہ حدیث نبوی پر رہوں قائم
یہ بھی تو ہی اللہ کے فرمان کے برابر

کچھ خوف نہیں کثرت عصیان سے گنہگار
شفقت ہی تری رحمت یزدان کے برابر

جن و بشر و حور و ملک کیا ہوں مقابل
کوئی بھی نہو شہ کے ثناخوان کے برابر

پونہچوں جو مدینے تو چھٹوں قید الم سے
ہی ہند الٰہی مجھے زندان کے برابر

اک کوہ گران سر پہ اوٹھائے ہوئے ہم ہیں
ہی بوجھ نہ بھاری کوئی عصیان کے برابر

بیدین ہو کیا مسلم ذیشان کے مقابل
کافر کا نہ رتبہ ہو مسلمان کے برابر

جو منکر حضرت ہو وہ منکر ہی خدا کا
کافر ہو وہ مردود ہی شیطان کے برابر

ہین نوح سے پر کشتئ دل مجکو محمد
قطرہ ہی مجھے اشک کا طوفان کے برابر

خادم در حضرت کا سکندر ہی جہاں میں
دارا تو کبھی ہوگا نہ دربان کے برابر

آثمؔ مرے اشعار ہین سب نعت نبی میں
دیوان ہی کس کا مرے دیوان کے برابر

ہی آپکا جو روضۂ انور زمین پر
پابوس کو فلک کا جھکا سر زمین پر

معراج مین تو ساتون فلک طی کیے مگر
اک لمحہ مین پھر آ گئے پیمبر زمین پر

وقت خرام شاہ نہین تھا یہ کچھ بعید
روح الامین بچھاتے جو شہپر زمین پر

چمکا ہی جب سے مہر جمال محمدی
اک فرش نور کا ہی برابر زمین پر

طیبہ کے ذرے کو ہی شرف آفتاب پر
گرتے ہین صدقے ہو کے یہ اختر زمین پر

رتبہ بڑھانا شہ کا خدا کو تھا اسلیے
کل اختیار اونکو دیا ہر زمین پر

عمر دراز کٹتی ہی جنکی مدینے مین
کیسے نصیب اونکے ہین بہتر زمین پر

آثم فلک سے دون کی کیونکر زمین لیے
ہو جب بنا ے روضۂ انور زمین پر

ردیف زای معجمہ

کرتے تھے جبرئیل بھی بیشک یہ کام روز
پونہچاتے تھے خدا کا نبی کو پیام روز

ایمان کیسا عشق نبی مین کٹے یہ عمر
پیتا رہون الٰہی محبت کا جام روز

ہی کیا عجب کہ سارے گنہ ہون مرے معاف
مدحت تمہاری لکھتا ہون خیر الانام روز

افسوس بے نصیب زیارت سے مین رہون
طیبہ مین زائرون کا رہے ازدحام روز

خالق اگر بچائے تو بچنا نہین محال
پھیلا رہا ہی نفس گناہون کا دام روز

اسد التجا یہ مری ہی کہ عمر بھر
ہو دلمین عشق لب پہ نبی کا ہو نام روز

مدحت کرون خدا کے رسول کی
یارب رہے زبان پہ ایسا کلام روز

اب آرزو یہی ہی یہی ہی مراد دل
بھیجون درود تمپہ رسول انام روز

دن رات ہی نبی کے رخ و زلف کا خیال
کیونکر کرون نہ وصف بلا صبح و شام روز

کرتا ہون وصف گیسو و رخسار شاہ کا
اپنا تو مشغلہ ہی یہ شب بھر تمام روز

جملہ ملائکہ کو یہی ہی خدا کا حکم
بھیجو مرے نبی پہ درود و سلام روز

آثم قدیم سے ہو نہین عاشق رسول کا
نعت شریف سے مجھے رہتا ہی کام روز

تنہا نہین ہی مجکو یہ نام خدا عزیز
محبوب تم ہو تم بھی ہو ای مصطفے عزیز

مین ہون فدائے چہرۂ پرنور مصطفے
یہ وجہ ہی کہ مجکو ہوئی والضحے عزیز

ذات رسول پاک ہی نقش مراد ہی
نام نبی ہی جان سے مجکو سوا عزیز

اکسیر کو ملاؤن نہ کیونکر مین خاک مین
مجکو رسول پاک کی ہی خاک پا عزیز

دلمین کمال گرمیٔ عشق رسول ہی
طیبہ کی کسطرح نہو مجکو ہوا عزیز

جسکے سبب سے کلک بنے شاخ نخل طور
آثم ہو کسطرح نہ مجھے وہ ثنا عزیز

پڑھتے ہین شوق دل سے جو باچشم تر نماز
اونکے لیے بناتی ہی جنت مین گھر نماز

کیونکر کرین نہ سجدے ہم اللہ کے لیے
خود حشر مین بجھائیگی نار سقر نماز

شام لحد کا اونکو نہین ہی ذرا بھی خوف
مومن جو پڑھتے رہتے ہین وقت سحر نماز

کر دیگی مطمئن وہ مصلی کو وقت مرگ
کھو دیگی روز حشر کا خوف و خطر نماز

بندہ ہی تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا
سر پر کھڑی ہی موت قضا اب نہ کر نماز

دنیا مین بھی بڑھاتی ہی انسان کا وقار
جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیِ مہر حشر سے آثم اگر ہی خوف
تو پڑھتے رہیے رکھتی ہی جلد اثر نماز

شرمندہ کف پا سے ہی مہتاب شب و روز
خورشید ہی رخ دیکھکے بیتاب شب و روز

للہ ذرا جلوۂ دیدار دکھا دو
بیتاب ہی دل صورت سیماب شب و روز

ابروے محمد پہ مین عاشق ہون ازل سے
ہی مورد سجدہ بھی محراب شب و روز

ای شاہ امم اب تو دکھا دیجیے جلوہ
مین صدمۂ فرقت سے ہون بیتاب شب و روز

ہوتی جو نہین مجکو محمد کی زیارت
آتا نہین آنکھون مین کبھی خواب شب و روز

جلوہ نظر آئے مری آنکھون کو الٰہی
فرقت مین رہا کرتی ہین پرآب شب و روز

کیا جلوۂ رخسار محمد کا بیان ہو
رہتے ہے مہ و خور دونون ہین بیتاب شب و روز

آثم اٹھو اب تم بھی جو کرنا ہی وہ کر لو
لدنے لگا احباب کا اسباب شب و روز

رہتا ہی شغل نعت علیہ السلام روز
جاری زبان پہ ہی محمد کا نام روز

عالم مین نعت کہنے سے ہون مین عزیز خلق
میرا کلام پڑھتے ہین سب خاص و عام روز

یارب قبول کر تو کرم سے مرا کلام
اپنی دعا ہی تجھسے یہی صبح و شام روز

الفت مین آپ کے نہین چکر مین ہین فقط
گردش مین ماہ و خور بھی ہین پھرتا مدام روز

نار سقر سے کام ہمین کیا ہی مومنو
نعت نبی کے کہنے کا ہی ہمکو کام روز

ہون مین ازل کے روز سے عاشق رسول کا
پیتا ہون ذوق و شوق سے الفت کا جام روز

کیا مرتبہ ملا تھا ہمارے رسول کو
لاتے تھے جبرئیل خدا کا پیام روز

ممکن نہین کہ طائر جان چھوٹ سکے کبھی
پھیلاتی زلف شہ کی ہی الفت کا دام روز

آثم کی رات دن ہی یہ امید سے دعا
نازل رہے نبی پہ درود و سلام روز

ردیف سین مہملہ

میرے دل مین یہ رہی شاہ تمنا افسوس
کہ ان آنکھون نے ترا روضہ نہ دیکھا افسوس

تادم مرگ یہ حسرت رہی ای فخر امم
جیتے جی آپکو ہم نے نہین پایا افسوس

درد ہجران کے اوٹھاتا رہا صد برسون
موت نے بھی نہ خبر لی مری شاہا افسوس

کوہ و صحرا تو پھرا پھر نہ مدینے آیا
مین تو شرمندہ رہا آپ سے مولا افسوس

پیر ہو کر بھی گناہون سے نہ مین باز رہا
خواب غفلت سے اوٹھا مین نہ کبھی چونکا افسوس

آپ کے رتبے سے رتبہ نہ کسیکا تھا سوا
پھر بھی قدموں پہ یہ سر ہمنے نہ رکھا افسوس

نظر مہر مرے حال پہ فرمایئے آپ
ہے سوا آپکے کوئی نہ سہارا افسوس

ایک عالم ہے فدا آپ پر اے شاہ رسل
مین ہی کچھ ہجر مین مرتا نہین تنہا افسوس

آثم خستہ جگر کو بھی بلا لیجیے آپ
جز در شاہ نہین اسکا ٹھکانا افسوس

ہو لحد میری الٰہی مرقد سرور کے پاس
ہے زمین باغ رضوان روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبی کے گرد یوں محشر کے روز
جیسے تارے شبکو ہوتے ہین مہ انور کے پاس

وصف گیسوے محمد سے معطر ہے دماغ
اب نہ آئے بوے عنبر اس دل مضطر کے پاس

یا الٰہی ہو نہین پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہین عاشق مصطفا پاک کے اے زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہ دین در کے پاس

داغ دل کا پاس ہے تو حرص اے آثم نہ کر
یہ چراغ آنے نپائے دیکھ اس صرصر کے پاس

پہنچوں شتاب روضۂ شاہ زمن کے پاس
بلبل وہی ہے خوب رہے جو چمن کے پاس

دنیا نجات مجکو عذاب لحد سے تو
سانپ آئین یا الٰہی نہ میرے کفن کے پاس

مداح ہین تو گیسوِ عنبر فشان کا ہون
مہکے گی میری روح نہ مشک ختن کے پاس

یارب خلاف شرع نہو مجھسے نعت نظم
آئے نہ لفظ شرک زبان و دہن کے پاس

پھر جبۂ شریف کو چومون ہزار بار
جا پونہچون جب رسول کے پیرہن کے پاس

دیکھے جو بوستان نبی کی ذرا بہار
پھر عندلیب آئے نہ اپنے چمن کے پاس

وصف لب رسول کیا ہی بقول ہوش
تلخی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس

آثم اگر تو شہر مدینہ پہونچ گیا
زنہار پھر نہ آئے گا اپنے وطن کے پاس

ردیف شین معجمہ

وہ کون ہی جسے رہتی نہین خدا کی تلاش
جسے خدا کی ہو اوسکو ہی مصطفے کی تلاش

ہمین تو خاک در مصطفے ہوئی اکسیر
ہوا یہ خوب نہ کی ہمنے کیمیا کی تلاش

نصیب ہو تو الٰہی بناؤن سرمۂ چشم
اسی سے ہی مجھے سرور کے خاک پا کی تلاش

جہان مین یون تو تمام انبیا مشرف تھے
مگر وہ کرتے رہے فخر انبیا کی تلاش

ہمین وسیلۂ احمد ہی حشر کے دن تک
ہوا کرے جو کسیکو ہو مقتدا کی تلاش

الٰہی درد جدائی مصطفے ہی ہمین
یہی سبب ہی جو کرتے ہین ہم دوا کی تلاش

الٰہی موت مدینے مین آئے آثم کی
اگرچہ ہی بھی تو ہی اسکو اس قضا کی تلاش

مومن ہی تو پھر کیون کرے طاعت کو ذرا غور
کافر ہی کیا جسنے شریعت کو فراموش

محبوب خدا ہمکو کسی وقت نہ بھولے	پھر ہم کرین کیا اونکی محبت کو فراموش
ایمان مین اور زہد مین آیا خلل اُسکے	جسنے کہ ذرا بھی کیا حضرت کو فراموش

امید ہی یہ فضل خدا سے ہمین آثم
فرمائینگے حضرت نہ قیامت کو فراموش

ہو دم مدحت رخ کوئی نہ انسان خاموش	ہو نہ قرآن کے پڑھنے سے مسلمان خاموش
وصف مین روے محمد کا نہ کسطرح کرون	کسلیے ہوکے رہون حافظ قرآن خاموش
شمع سان جلتی رہی وصف محمد مین زبان	یا الٰہی نہو یہ آتش سوزان خاموش
بعض کفار تو تقریر کرینگے بیجا	ہونگے سب پیش خدا اصحاب ایمان خاموش
عشق احمد مین نہ کر نالہ تو بلبل کی روش	صبر کہتا ہی کہ رہ مثل گلستان خاموش
عمر بھر مدح محمد نہ کرونین کیونکر	شعر کہنے سے نہو کوئی سخندان خاموش
حشر کے روز بھی ہم مدح کرینگے شہ کی	ہونے دیگی نہ ہمین رحمت رحمان خاموش
وصف احمد مین ملائک سے جب بن آئی	صورت آئینہ ہم کیون نہون حیران خاموش
کرچکا وصف نبی ملکی حیثیت تجکو	اب مناسب ہی کہ ہو آثم نالان خاموش

ردیف صاد مہملہ

میرے دلمین تو ہی اللہ نبی کا اخلاص	مجھکو کسطرح نہ پسند آئے کسیکا اخلاص

تاب کیا ہی کہ بیان کرسکے اوسکا انسان
کسپہ ظاہر ہوا اللہ و نبی کا اخلاص

ساتھ رہتے تھے محمد کے ابوبکر و عمر
تھا بہت شاہ سے عثمان و علی کا اخلاص

اہل ایمان کے لیے ہی وہ بجا مصحف
کس طرح پھر نہ رہے روے نبی کا اخلاص

یہ خدا سے ہی تمنا کہ پس مردن بھی
رہے تا حشر رسول عربی کا اخلاص

بخشش حق سے ہی محروم وہی جسکو نہو
مکی و ہاشمی و مطلبی کا اخلاص

بھائی سردار دو عالم کے تھے داماد بھی تھے
دلمین کیون ہوتا ہی کسکے نہ علی کا اخلاص

عشق رکھ شاہ سے اور آل سے اونکی آثم
کام آئیگا نہ محشر مین کسیکا اخلاص

خالق نے محمد کو رسولون کیا خاص
محبوب کا رتبہ بھی کیا اونکو عطا خاص

کیونکر نہ مجھے ناز ہو اس بخت پر اپنے
اللہ کا بندہ ہون محمد کا گدا خاص

کسکو ہی شرف انکے برابر یہ کہو تو
ہین دونون جہانمین وہی محبوب خدا خاص

اللہ عداون کی مصیبت سے رہا ہون
پونہچے تری درگاہ مین میری دعا خاص

اعداون کا کیون فکر رہون تابع فرمان
وارث ہین نبی کے وہی جو ہین علما خاص

کرتے مناجات ہمیشہ شہ والا
ہی رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص

ق

ہوتی صدا غیب سے کیون فکر ہی تمکو
شافع ہو سب امت کے تمہین روز جزا خاص

کچھ قبر کی ظلمت سے نہ کر خوف تو آثم	آئیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص

ردیف ضاد معجمہ

مین تو عاشق ہون مدینے کا وطن سے کیا غرض	بلبل محبوس کو کیسے چمن سے کیا غرض
وصف گیسوے نبی سے ہی معطر یہ دماغ	مجکو بوے نافۂ مشک ختن سے کیا غرض
مین تو پابند شریعت ہون کہون کیونکر نہ نعت	عشق شہ جنکو نہین اونکے سخن سے کیا غرض
چاہتا ہون مین کہ بو سونگھون گل رخسار کی	مجکو گلزار جہان مین یاسمن سے کیا غرض
خط و خال شاہ پر رکھتا ہون مین ہردم نظر	اے مہ گردون تجہ سی اس انجمن سے کیا غرض
مین اشارون سے کیا کرتا ہون وصف شاہ دین	مجکو کیا مطلب زبان سے اور دہن سے کیا غرض
کفر ہو جسمین کہون مین نعت وہ اے مومنو	مجکو اب سارے زمانے کے چلن سے کیا غرض

چل مدینے ابتو آثم باندھ جلد اپنی کمر
ہوش مین آ بہر حق دیوانہ پن سے کیا غرض

کچھ خاص سے غرض ہی نہ کچھ عام سے غرض	ہمکو فقط حضور کے ہی نام سے غرض
کرتے ہین زلف و روی محمد کی ہم تلاش	کچھ صبح سے غرض ہی نہ کچھ شام سے غرض
کہتے ہین نعت بہر رضامندی نبی	واللہ کچھ ہمین نہین انعام سے غرض
ہو چشم مست دیکھلین آنکھین حضور کی	آہو کی چشم سے ہو نہ بادام سے غرض

چلتا ہی آسمان اشارے مین آپکے
پھر ہمکو کیا ہو گردش ایام سے غرض

جسکو کہ نذر کر چکے پھر اوس سے کام کیا
کیونکر ہو ہمکو اس دل ناکام سے غرض

ہین آپ شاہ کشور حسن و شباب کے
پھر کیون ہو ہمکو اور گل اندام سے غرض

عاشق ازل کے دن سے ہین محبوب حق کے ہم
نا سرو قد سے کام نہ گلفام سے غرض

آثم کی یہہ دعا ہی کہ تا حشر ای خدا
ہر دم ہے رسول کے ہی نام سے غرض

ردیف طای مہملہ

لازم ہی یون رسول کے فرمان کی احتیاط
مسلم کو جیسے ہوتی ہی قرآن کی احتیاط

ای دل تو آہ سرد سے داغون کو بچا
رکھ اس ہوا سے سوختگان کی احتیاط

نازل کیا ہی حق نے ہدایت کے واسطے
ای مومنو ضرور ہی قرآن کی احتیاط

جب بات ہی کہ نعت بھی تقوے کے ساتھ ہو
آخر کو کام آتی ہی انسان کی احتیاط

آثم ضرور ہوگا اثر نعت شاہ کا
خود ہو رہیگی غیب سے دیوان کی احتیاط

ردیف ظای معجمہ

وہی ہی خاص بشر جسکو ہو خدا کا لحاظ
وہی ہی خوب جو رکھتا ہی مصطفی کا لحاظ

طفیل ذات نبی گو امید بخشش ہی
مگر ضرور ہی فرمان کبریا کا لحاظ

یہی کلام امام الوری سے ثابت ہی
وہی ہی آدمی جسکو ہی مقتدا کا لحاظ

کسی جگہ پہ نہ سرزد ہو طبع بے ادبی — نبی کی مدح مین رکھنا ذرا خطا کا لحاظ

ملے کہین نہ مجھے خاک در نبی آثم
کر اوسکے آگے کرون کچھ نہ کیمیا کا لحاظ

کس وجہ سے ہو ہمکو گل تر کا اب لحاظ — رہتا ہی صاف روے پیمبر کا اب لحاظ
کیا خاک سوئین چین سے ای چرخ کج نہاد — ہین پر گناہ ہمکو ہی محشر کا اب لحاظ
پوچھون نہ پوچھون قصد مدینہ کرونگا مین — بے بس ہون کیا کرون مین مقدر کا اب لحاظ
نکلے گا کوئی منہ سے نہ کلمہ گناہ کا — رہتا ہی مجکو ذات پیمبر کا اب لحاظ
ابلیس اب پھٹکنے نہ پائیگا میرے پاس — کچھ تو کریگا عاشق سرور کا اب لحاظ
ہی شوق نعت مجکو کہے جاونگا ضرور — آثم رہے گا کچھ نہ سخنور کا اب لحاظ

ردیف عین مہملہ

جلوہ مجھے دکھائیے یا مصطفے شفیع — مشتاق ہون مین دید کا ای رہنما شفیع
کرنا مدد برائے خدا میری حشر مین — جز آپ کے نہین کوئی روز جزا شفیع
ہردم دم فراق یہ کہتا ہون باربار — مجکو نہین ہی اور کوئی آسرا شفیع
مالک ہین آپ رتبہ ہی سب سے بڑھا ہوا — ہین زیر حکم آپکے ارض و سما شفیع
محبوب اپنا تمکو خدا نے کیا ہی آج — عالم مین کوئی آپکا ہمسر ہو کیا شفیع

قرآن مین وصف آپکا فرمائے جب خدا
پھر آپکی بشر سے ہو کیونکر ثنا شفیع

کیونکر نہ نام پاک پہ بھیجین درود ہم
کون آپکے سوا ہی ہمارا بھلا شفیع

ہی آپ ہی کے نام مبارک سے زندگی
جلوا ہمین دکھایئے بہر خدا شفیع

آثم کی ہی خدا سے یہی خواہش دلی
روز جزا نبی کی ہو آل عبا شفیع

ردیف غین معجمہ

عشق نبی سے ہو دل ناکام کو فروغ
عالم مین خوب ہو مرے اسلام کو فروغ

لازم ہی مومنو تمھین خوف خدای پاک
دنیا مین دو نہ عیش کے ہنگام کو فروغ

جب شش جہت مین شہرہ ہو تیرے طریق کا
پھر کیون نہ دہر مین ہو ترے نام کو فروغ

زلف سیاہ شہ سے ٹپکتا ہی نور حق
کیونکر نہو زمانے مین اسلام کو فروغ

جب پیش کر دین پیش خداوند جبرئیل
پھر کیون نہو حضور کے پیغام کو فروغ

غم ہو نہ کوئی الفت احمد مین ای خدا
عشرت کی دھوم ہو رہے آرام کو فروغ

آثم کی یہ دعا ہی خدا کی جناب مین
ہو خاتمہ بخیر ہو انجام کو فروغ

عشق احمد اگر دکھائے داغ
پھر تو مہر سما بنائے داغ

نور ایمان کو یہ ترقی دے
ظلمت کفر کو مٹائے داغ

پھر محشر نہ مجکو زور دکھائے
حشر کے روز کام آئے داغ

شمع بجھاؤن جاکے روضے کی
حب دنیا اگر چھڑائے داغ

شوق طیبہ کی خاک کردے مجھے
ذرہ اوس خاک کا مٹائے داغ

خواب ہی مین دکھائیے جلوہ
مرہم دید ہو دولے داغ

یا الٰہی تمام عصیان کو
ہین ہم خشک سان جلائے داغ

الفت شہ بڑا وسیلہ ہی
بخش یارب مجھے برائے داغ

پھر آئے نہ سامنے اثم
ہی یہی حشر مین دعائے داغ

ردیف ف

ایک مین آپکی کرتا نہین سو تعریف
ہوتی ہی آپ کے اخلاق کی گھر گھر تعریف

آپکے رتبے سے رتبہ ہی سوا کسکا آج
کرتے ہین آپکی عرشی بھی سر افلاک تعریف

ہمہ تن رشتے ارادت ہی مرا شہ کی طرف
دلمین ہی عشق تو جاری ہی زبان پر تعریف

جب صفت آپکی قرآن مین فرمائے خدا
کیا ہو پھر بندہ سے ای حق کے پیمبر تعریف

اہل اسلام کو جنت کا وسیلہ ہی یہی
مرتے دم نکلے محمد کی نہ کیونکر تعریف

راہ سیدھی ہمین بتلائی مسلمان سمجھ کر
پھر کرین آپ کی ای شاہ نہ کیونکر تعریف

وصیان [illegible]
کیون نہ عالم مین نظر آئے سراسر تعریف

یا الٰہی دل رہے مائل شریعت کی طرف
اور عشق مصطفےٰ لیجائے جنت کی طرف

ہو جو ابلیس لعین دشمن تو ہو کچھ غم نہیں
ہین حبیب کبریا بھی اپنی امت کی طرف

جب خیال شاہ دین ہر دم رہے دلمین مجھے
ہو طبیعت کیون نہ راغب شہ کی مدحت کی طرف

ہین جو منکر جلوۂ حق اونکو بھی آئے نظر
غور سے دیکھین ذرا تو شان حضرت کی طرف

روز و شب رحمت برستی ہی مزار پاک پہ
دیکھین کیا خادم وہان کے اہل تربت کی طرف

یا الٰہی زندہ جبتک مین ہون خواہش ہی
دل مرا راغب رہے ہر دم عبادت کی طرف

ہی یہ آثم کی دعا دم نکلے طیبہ مین مرا
منہ ہو کعبے کی طرف آنکھین ہون تربت کی طرف

ہاتھ پھیلائے ہوئے ہین اسوجہ داور کی طرف
تاکہ دل راغب رہے ہر دم پیمبر کی طرف

بسکہ گیسوئے نبی سے ہی معطر مغز جان
کیا ہو پھر میری توجہ مشک و عنبر کی طرف

بعد عشق مصطفےٰ پھر انکے جانب دل پھرے
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کی طرف

مصطفےٰ کا دیکھیے روضہ نظر کس روز آئے
دیکھتا ہون یاس سے ہر دم مقدر کی طرف

کسکی الفت سے جگر مین چاک ہی منو
غور سے دیکھو تو داغ ماہ انور کی طرف

جسکو ہو عشق آپکے روی عرق آلود سے
آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھے وہ گل تر کی طرف

رات بھر رہتی ہی چشم دل سوئے زلف نبی
اور دن بھر رہتی ہی روئے منور کی طرف

یاد آئیگی دردندان شہ کی جب چمک
پھر نہ آنکھ اوٹھے گی اپنی آب گوہر کی طرف

جب ہوئے روح الامین گہوارہ جنبان تو کھلا
تھی ملائک کی نظر بھی آل اطہر کی طرف

آستان شہ پہ یارب تو پہونچا دے مجھے
دل لگا رہتا ہے آثم کا اسی در کی طرف

آثم نکیوں اوٹھاؤن مین مدح و ثنا کا لطف
مجھ پر خدا کے فضل سے ہے مصطفےٰ کا لطف

حق نے دیئے رسولوں کو رتبے جدا جدا
پر تھا نبی پاک مین کل انبیا کا لطف

امت کو بخشوائینگے محشر مین جب حضور
تب ہوگا ہر بشر پہ عیان مصطفی کا لطف

پڑھ ہو جو وصف رخ کی جگہ والضحی کبھی
حاصل زیادہ اور ہو والضحی کا لطف

کرتا ہون ہر گھڑی مین محمد کا ذکر نیک
ہر دم زبان اوٹھاتی ہے صل علے کا لطف

یارب نصیب شربت دیدار ہو کہین
صحت نہو مریض کو تو کیا دوا کا لطف

دیگا مجھے نجات خدا ہر عذاب سے
مر کر کھلے گا الفت آل عبا کا لطف

یارب گنہ معاف ہون جنت نصیب ہو
روز جزا اوٹھائین ہم اپنی دعا کا لطف

رتے تھے حسن رو کی زیارت تو اہل چشم
اندھون کو تھا رسول کی آواز کا لطف

لب پر فغان تھی پہلے اب آثم سکوت ہے
وہ ابتدا کا لطف تھا یہ انتہا کا لطف

ردیف قاف

بخشش کا ہی وسیلہ مجھے مصطفیٰ کا عشق
لیجائیگا بہشت مین آل عبا کا عشق

جز اسکے اور کوئی تمنا نہین مری
دلمین رہے مدام حبیب خدا کا عشق

اس وجہ وصفِ چہرۂ انور کا ہی خیال
دلمین بھرا ہوا ہی مرے والضحیٰ کا عشق

منظور اپنا جلوہ دکھانا خدا کو تھا
ہرگز نہ تھا رسول کو سیر سما کا عشق

شیطان کا سحر مجپہ چلیگا نہ اب ذرا
میرے گلے کا ہار ہوا کبریا کا عشق

سایہ لوائے حمد کا بلجائے ہمکو کاش
ہم وہ نہین جو ہمکو ہو ظل ہما کا عشق

الفت حبیب حق کی ہی کافی مرے لیے
پھر کسلیے رکھون مین بھلا انبیا کا عشق

آثم زبان پہ نام محمد ہی ہر گھڑی
کیونکر نہ میرے دلمین ہو صلِّ علیٰ کا عشق

بدعت سے کیا غرض ہی شریعت سے مجکو عشق
اللہ و مصطفیٰ کی ہی طاعت سے مجکو عشق

رکھتے ہین سب جہان کے شاعر مجھے عزیز
جیسے ہوا حضور کی مدحت سے مجکو عشق

گرچہ کیے گناہ مگر ہی امید عفو
بندہ ہون مین خدا کا ہی جنت سے مجکو عشق

قرآن مین ہی ذکر محمد بھرا ہوا
خالق کے بعد کیون نہو حضرت سے مجکو عشق

کرتا ہون یہ دعا کہ مجھے دیدار ہو نصیب
بے انتہا ہی آپکی صورت سے مجکو عشق

میں امت رسول ہوں پابند شرع ہوں / بندہ خدا کا ہوں ہی عبادت سے مجکو عشق
میں وہ گدا ہوں بڑھکے ہی شاہوں سے مرتبہ / طالب نہ جاہ کا ہوں نہ ثروت سے مجکو عشق

آتش قدیم سے ہوں میں خادم رسول کا
پھر کسطرح نہ انکی ہو مدحت سے مجکو عشق

حق سے ہی عشق اور ہی خیر الورا سے عشق / پھر اسکے بعد مجکو ہی آل عبا سے عشق
واللیل جسکی شان میں نازل کرے خدا / پھر رکھے کیوں نہ مہر کی زلف دوتا سے عشق
یاد رخ جناب میں یہ حال ہی مرا / والشمس سے ولا ہی تو ہی والضحی سے عشق
جتنے نبی ہیں قائل شان حضور ہیں / ہی کل ملائکہ کو رسول خدا سے عشق
اللہ بھیجتا ہی نبی پر صلوۃ خود / یہ وجہ ہی جو مجکو ہی صل علی سے عشق
محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا / کیوں میں کروں نہ فخر کہ ہی مصطفے سے عشق
کیونکر نہ شکر خالق اکبر کروں ادا / مثل اویس مجکو ہی خیر الورا سے عشق
انجام ہو بخیر نہ آتش کا کسطرح / آغاز ہی سے ہو دل شاہ ہدا سے عشق

ردیف کاف

غم ہجران سے گھل گیا تن تک / پھر نہ پہنچا ہی کہ مدفن تک
جیب یہ ہی کبھی سینے کی / خاک آئی نہ انکے دامن تک

طاق ابرو پہ شہ کے عاشق ہوں
ہوں ادب سے جھکائے گردن تک

تیز ہی وہ تجلے حضرت
جل گیا جس سے مہ کا خرمن تک

گل مضمون ہی اک عجب ہی ہوا
جس سے ہی شرمسار گلشن تک

رنگ لائی ہواے حب نبی
ورد دل پر رہی نہ چلمن تک

مفلسی ہی کمال ای آثم
پوہنچوں کیونکر مزار روشن تک

خواب میں دیکھیے جلوہ وہ دکھائیں کبتک
زلف سرور کی میسر ہوں بلائیں کبتک

ہو نگاہ کرم و لطف و عطا اب مجھپر
نفس کی شاہ اوٹھاؤں میں جفائیں کبتک

یاد رہی بخت کی کبتک ہو یہی فکر مجھے
دیکھیے وہ مجھے طیبہ میں بلائیں کبتک

ہو ہدایت کہ کریں توبہ اوٹھیں دنیا سے
بار عصیاں کا ہم ای شاہ اوٹھائیں کبتک

ہی پریشان دماغ اور ہی حالت ابتر
دیکھیے خواب میں وہ زلف سنگھائیں کبتک

اب تو بس دکھا دیجیے ہم کو جلوہ
ہم دعا کے لیے ہونٹوں کو ہلائیں کبتک

موت آجائے مدینے جو نہیں جا سکتے
صدمے اس درد جدائی کے اوٹھائیں کبتک

جتنے پیاسے ہیں وہ سب چاہ کرینگے اسکی
پانی کوثر کا ہمیں شاہ پلائیں کبتک

جلد داخل ہو مدینے میں تڑپ کر ای دل
شل آثم کے یہ ہم صدمے اوٹھائیں کبتک

کیا ہی ضبط مین نے اب یہان تک / کہ آتی بھی نہین لب پر فغان تک

الٰہی مین کرون نالے کہان تک / نہین جاتے نہین جاتے وہان تک

نکالون چیر کر پہلو مین اپنا / رکھون یہ داغ دل پنہان کہان تک

سمجھتی ہی رسول حق کو بر حق / خدا کی خلق ہی پیدا جہان تک

لکھون کیا حمد حق نعت محمد / یہان ہی لال بلبل کی زبان تک

نکیون ہم جان دین محبوب حق پہ / فدا ہین اونکے اوپر عرشیان تک

نہ حق نعت محمد کا ادا ہو / ثنا خوان ہوا گر سارا جہان تک

تمھاری آبرو کیونکر ہو اسکو / کرو افشا جو تم راز نہان تک

بیان رتبہ کیا ہو اونکا ہمسے / جو دم مین آئے جا کر لامکان تک

خدا کے واسطے فرماؤ اب رحم / کوئی دم مین مری جاتی ہی جان تک

حقیقت کیا ہی اے آتم ہماری / ہی خادم شاہ کی حور جنان تک

ردیف کاف فارسی

کسطرح پائے کوئی گل احمد کے تن کا رنگ / اوڑتا ہی اوسکو دیکھکے ہر دم چمن کا رنگ

پیش حضور مدح سرائی کرینگے ہم / محشر مین رنگ لائیگا اپنے سخن کا رنگ

اوسکو بہار خلد کسیطرح خوش نہ آئے / جو چشم دل سے دیکھلے طیبہ کے بن کا رنگ

تعریف زلف شاہ کی مین کس طرح کرون
پھیکا ہی اوسکے سامنے مشک ختن کا رنگ

بے آب ہی گہر در دندان کے سامنے
اوڑتا ہی لب کے آگے عقیق یمن کا رنگ

محبوب حق کا کون سوا آپکے ہوا
عالم سے کیون جدا نہو شاہ زمن کا رنگ

پاتا ہون مین سفر مین مدینے کے انبساط
آتا نہین ہی یاد ذرا بھی وطن کا رنگ

یا فرخ حضور مین مردا ہوا ہون مین
کیونکر نہو کفن مین گل یاسمن کا رنگ

آثم کی آرزو ہی شب و روز یا خدا
جسنے کبھی نہ پائے یہان پہ چمن کا رنگ

ردیف لام

جانین مقبول ہی دعائے دل
جب مدینے مین گھر بنائے دل

ہجر نے آپ کے کیا ہی نزار
شربت دید ہی دوائے دل

گل رخ حضور کے ہون شنا
آج کل ہی یہی ہوائے دل

نذر ہم کر چکے خدا کا ہی شکر
اور کیا پاس تہا سوائے دل

پونہچے پھرتا ہوا مدینے مین
بخت خوابیدہ کو جگائے دل

التجا ہی یہی خدا سے مری
جز نبی اور پہ نہ آئے دل

صورت مہر ہو نہ کیون روشن
خاک طیبہ اگر لگائے دل

وحشت گردی ابھی تو ہی آثم
دیکھین آگے کو کیا دکھائے دل

ہجر نبی سے زار ہی ہو کچھ و ملے دل
ہر دم یہی ہی ای مرے خالق دعاے دل

حضرت نہ لین خبر تو کرے کیا مدد کوئی
کس سے کہون خدا کے سوا ماجراے دل

روضے پہ شہ کے جا کے کرون کیا نثار میں
موجود میرے پاس نہین کچھ سواے دل

اس دہر مین تو چین یہ پانے کا اب نہیں
دنیا نئی اک اور ہو یارب براے دل

عاشق کیا رسول کا امت مین بھی کیا
دونون جہان کا لطف نکیونکر اوٹھاے دل

یہ بات ہی جو نعت مین کہتا ہون بار بار
آرام روز حشر ہی کچھ تو یہ پاے دل

یارب یہ التجا ہی کہ صدقے مین شاہ کے
عصیان کا نقش لوح پہ سے مٹاے دل

ہم شکل زلف شہ کے سمجھتا جو مشک کو
ثابت نہوتی کسلیے ہم پر خطاے دل

یارب یہی ہی ایک مری تجھسے آرزو
جز مصطفے کے اور کسی پر نہ آے دل

بوے گل مزار وہین لائیگی صبا
بندھ جائیگی جو دہر مین آثم ہواے دل

ہی یہ ارمان کہ ہر دم رہون قربان رسول
مانتا صورت مصحف رہون فرمان رسول

ایک مین کیا کہ ہدایت کی نبی نے کل کو
سارے مخلوق کی گردن پہ ہین احسان رسول

مین وہ بلبل ہون کہ چھٹے مین کے پھرون
شومی بخت سے پاون جو نہ بستان رسول

مہ و خورشید بھی ہون صورت پروانہ نثار
دیکھ پائین جو ذرا شمع شبستان رسول

کونسا دن ہو الٰہی کہ مدینے پہنچون ۔ مین گنہگار بھی جا کر بنون مہمان رسول

عشق صادق ہو اگر تیرا تو کر وہ تدبیر ۔ نام پر دل ہو فدا جان ہو قربان رسول

روز و شب حق سے یہی اپنی دعا ہی آثم ۔ حشر کے روز بھی ہو ہاتھ مین دامان رسول

الٰہی میرے دلمین ہو ولاے احمد مرسل ۔ کبھی صورت دکھا دے جلد جاے احمد مرسل

کلام اللہ مین اسطرح فرمایا ہی خالق نے ۔ کہ عالم کل ہوا پیدا براے احمد مرسل

ہوا بالا تو کیا لیکن کہین ہی پست رتبے منز ۔ فزون ہی عرش اعلی سے بھی جاے احمد مرسل

شب معراج اکرم مین زمین سے آسمان پہنچے ۔ ملا یہ مرتبہ کس کو سواے احمد مرسل

لگاؤن کیون نہ آنکھون مین ہر دم نور بیرا ہی ۔ بجاے توتیا ہی خاک پاے احمد مرسل

شریعت کے ہین تابع پیروی انکی مناسب ہی ۔ ہین سارے باعمل عالم بجاے احمد مرسل

خدا و مصطفی مین انکی باتین ہزارون تحسین ۔ کسی پر کیا ہوا افشا ماجراے احمد مرسل

مبارکباد کا غل تھا فرشتون مین بہم ہر سو ۔ زہے قسمت خدا کا شکر آئے احمد مرسل

نہین ہی شرق سے تا غرب خالی کوئی جلوے سے ۔ مثال مہر جیلی ہی ضیاے احمد مرسل

تو آثم صدق دل سے کر محبت آل اطہر کی ۔ بھری ہی جو ترے دلمین ولاے احمد مرسل

ردیف میم

رہا کرتا ہی اب ہر دم خیال سرور عالم
الٰہی جلد دکھلا دے جمال سرور عالم

کیے صدہا ہی عالم مین یون تو خلق خالق نے
کیا پیدا نہ کوئی بھی مثال سرور عالم

کہان پہنچے شب معراج کیا کیا آبرو پائی
ذرا تو غور سے دیکھو کمال سرور عالم

مری امت بہت عاصی ہی اسکو بخشدے یارب
خدا سے تھا یہی ہر دم سوال سرور عالم

ہوے روح الامین گہوارہ جنبان کیسے آثم
شرف رکھتی ہی نبیون پر بھی آل سرور عالم

پہلے ہی داور بعد ہین سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہین کمتر سب ہین بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ کرم خسرو اعظم نور مجسم فخر دو عالم
حامی ہمدم شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

غمجہان ہی فخر زمان ہی صاحب شان ہی تاج شہان ہی
کل کی جان ہی میرا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلیٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبیٰ
مالک فردا دین کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ شریعت مہر طریقت نور حقیقت ابر رحمت
حامی امت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہ جنہے نور خدا ہو
دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبل خوشتر موی معنبر غیرت عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

بیت ہلالی نظم جمالی نعت کمالی نقص سے خالی
مدحت عالی سب کی زبان پر صلی اللہ علیہ وسلم

لولو لالا گوہر والا ماہ تجلی مہر مجلی
آپ کا رتبہ سب سے ہی بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو آثم تشنہ کا ہی وصف محمد لازم کسب مکارم
اسکو تو دائم ورد لیے پڑھا کر صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ لون یارب روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل مین بسی ہی بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

باغ جنان مین سنبل ریحان اور گل تر کو دیتے ہین خجلت
گیسوئے احمد روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عنبر سارا ایسے خجل ہی مشک کا دل بھی خون ہوا ہی
کیا ہین معطر موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جود و عطا مین خلق و کرم مین مثل نہین ہی شاہ کا کوئی
بھاتی ہی رب کو خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم بصیرت وا ہو ہماری ہم تو بنائین سرمہ بینش
پائین جو خاک کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے ہین تعظیم اوسکی ملائک رہتے ہین وہان سب باز
کعبہ ہی اونکو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور خدا سے آنکھین روشن ہمنے نہ دیکھین اوسکی گا ہے
جسنے نہ دیکھا سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر مین کیا دکھلائیگا گرمی قیامت اس آثم کو
ہون مین فدا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ اعظم علیک السلام
جناب مکرم علیک السلام

مین ناچیز کیا وصف تیرا کرون
ہی تو فخر آدم علیک السلام

شرف تجھسے حاصل ہی کونین کو
شہنشاہ عالم علیک السلام

لبون پر ہو جب دم مرا یا رسول
زبان پر ہو ہر دم علیک السلام

در فیض پر آپ کے ای رسول — رہے ہے سر مرا خم علیک السلام

تمنا ہے آثم یہ ہی آپ پر
ہو قربان ہر دم علیک السلام

داغ الفت سے ہی پرنور مرا تن ہر دم
پاس رہتا ہی مرے ماہ کا خرمن ہر دم

وصف رخسار محمد کا مین لکھتا ہی ہون
میرا دیوان بھی رضوان کا ہو گلشن ہر دم

ہر گھڑی یاد ہی مژگان محمد مجکو
چبھتی رہتی ہی مرے دل مین سوزن ہر دم

نفس امارہ کی شر سے تو بچانا یارب
میری آغوش مین رہتا ہی یہ دشمن ہر دم

یہ تمنا ہی وسیلہ نہ کوئی اور ملے
ہاتھ مین میرے رہے آپکا دامن ہر دم

بعد مرنے کے بھی جائے نہ خیال شہ دین
رہے آباد الٰہی مرا مدفن ہر دم

بلبل زار گل روے محمد ہو نمین
کیون نہ تازہ ہو مری شاخ نشیمن ہر دم

نام لے لے کے محمد کا جیا کرتا ہون
خم اوسی در پہ رہا کرتی ہی گردن ہر دم

خوف تاریکی مرقد کا ہو آثم مجھے کیا
مثل مہتاب مرے داغ ہین روشن ہر دم

ردیف نون

دل حضور مین الفت سے اہ کرتے ہین
اگرچہ یون تو ہم اکثر گناہ کرتے ہین

ہمارا حال فرشتون کو خوب ہی معلوم
ہم اپنے درد کا اونکو گواہ کرتے ہین

ثنائے شاہ سرِ بزم جب مین کرتا ہون
جو ذی شعور ہین وہ واہ واہ کرتے ہین

ذرا وہ نقش کف پائے شاہ تو دیکھین
ضیا پہ ناز عبث مہر و ماہ کرتے ہین

خیال چہرۂ رنگین جو دل مین آتا ہی
تو اوس پہ غنچہ کا سب اشتباہ کرتے ہین

ازل سے ہو گئین فدا شہ پہ لوگ کیون پس مرگ
جواب لکھکے کفن کو سیاہ کرتے ہین

کہین حضور بھی ارشاد یہ کرین آثم
کہ ملک نعت کا ہم تجکو شاہ کرتے ہین

الفت لبہائے شہ فضل خدا سے کم نہین
اپنا آب اشک کچھ آب بقا سے کم نہین

کس نبی کی شان مین لولاک نازل ہی بھلا
کون وہ ہی جو جناب مصطفی سے کم نہین

چبھتی ہی نقطۂ دل کو میرے دانے کے مثل
میری قسمت کی پہ گردش آسیا سے کم نہین

کیون بہو سمجھے ہی شہ سے مین نہ مستغنی ہون ہم
خاک طیبہ کی ہمین کچھ کیمیا سے کم نہین

زلف کا سودا ہی جتنا اوسقدر ہی حب رخ
آیۂ واللیل ہمکو والضحی سے کم نہین

دلمین رہتی ہی مرے ہر دم تمنا کے حضور
لو ہو لے دل بھی جنت کی ہوا سے کم نہین

لیکے جاتے ہین ملائک اوسکو بھی حضرت کے پاس
شعر نعت مصطفے صل علی سے کم نہین

کی عنایت کی نظر جسپر ملا سب کچھ اوسے
مہربانی شہ کی کچھ لطف خدا سے کم نہین

مثل نقش پائے شہ ہی مہر اس سے ہی خجل
داغ الفت بھی ہمارا نقش پا سے کم نہین

کیجیے وہ کام آثم جس میں راضی ہوں نبی
بالیقین شہ کی رضا حق کی رضا سے کم نہیں

محشر میں الٰہی میں گنہگار نہ اٹھوں
گٹھڑی لیے عصیاں کی گرانبار نہ اٹھوں

محشر میں گناہوں سے نہ ہو مجھ پہ تباہی
صدقے سے نبی کے میں نگونسار نہ اٹھوں

ہو مجھ پہ ترا فضل و کرم اے مرے خالق
رحمت کا رہے جوش خطاوار نہ اٹھوں

پرسش کے لیے حشر میں جب کی طلب ہو
اے خالق اکبر میں سیہ کار نہ اٹھوں

آثم ہوں قیامت کا نہ کچھ غم ہو الٰہی
صدقے سے محمد کے دل افگار نہ اٹھوں

ہر وقت جب تصور لا تقنطوا کریں
بخشش کی روز حشر نہ کیوں آرزو کریں

پہلے ہی لازم آب گہر سے وضو کریں
پھر مصطفیٰ کی مدحت و ذکر ان کا کریں

اوصاف لکھ کے سرور عالم کی ذات کے
پہ کاغذ و دوات و قلم مشکبو کریں

نعت محمدی کا رہے شغل ہر گھڑی
اسکے سوا نہ اور کوئی گفتگو کریں

زوار ہر طرف سے مدینے کو جاتے ہیں
حسرت سے ہم نگاہ نہ کیوں چار سو کریں

مشہور ہوں جہاں میں ثنا خوان نبی کا
کیونکر نہ اہل فہم مری آبرو کریں

آثم جو حق نعت ہے ویسے ادا ہو
یہ ہو اگرچہ فکر کریں جستجو کریں

خفت ہو روز حشر ہمارے گناہ مین
یارب ہو یہ قبول دعا بارگاہ مین

یارب وہ دن بھی آئے کہ پہنچین مدینے مین
مدت سے بس رہا ہے ہماری نگاہ مین

ہر عضو مین ہو آب دُرِ آبرو بھرا
یارب کوئی نہ عیب رہے اس روسیاہ مین

دنیا و آخرت مین رہے اونکی آبرو
جو جان نثار ہو گئے خالق کی راہ مین

ذات رسول پہ ہے عدالت کا خاتمہ
یہ منصفی کہان ہے کسی بادشاہ مین

کیا پیش شاہ رتبہ سلیمان کا [illegible]
حضرت بڑھے ہوئے تھے کہین اونسے جاہ مین

تھا مست مین تو بادۂ الفت سے ای حضور
آیا گھٹا کا لطف مجھے دود آہ مین

طیبہ تمام آپ کے دم سے نہال تھا
پھولون سے بھی زیادہ تھی خوشبو گیاہ مین

یہ آرزو ہے عمر دو روزہ کسیطرح
یارب بسر ہو عشق رسالت پناہ مین

آثم کا ہوگا پلہ حسنِ عمل گران
ہوگا اثر یہ اشہد ان لا الہ مین

ہے التجا یہ در گہ رب غفور مین
ہو کچھ نہ دیر اب مرے عفو قصور مین

مین نقش پائے شاہ سے کیونکر مثال دون
یہ ماہ و مہر اتنے کہان ہین نور مین

روشن نہوگا صاحب نخوت کا نام تک
ٹھہریگا کب چراغ ہوا غرور مین

سنگ و شجر کا قول تھا برحق ہین مصطفی
شک تھا حجر شجر کو نہ شہ کے ظہور مین

کس سے بھلا مثال رخ پاک کو مین دون
غلمان مین ہے یہ نور نہ یہ حسن حور مین

پونہچون مدینے تک تو نکالون مین ایک ایک
ارمان سیکڑون ہین دل ناصبور مین

احقر کی آرزو ہے کہ ہوجائے حکم خاص
حاضر رہے مدام یہ خادم حضور مین

کرتا ہون ہر گھڑی یہ دعا اضطراب مین
پونہچا الہی جلد نبی کی جناب مین

ایمان کے ساتھ عمر کٹے میری ای خدا
دم نکلے میرا یاد رسالت مآب مین

صند کی جو کافرون نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب مین

کیا تاب ہے کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصف نبی لکھا ہے خدا کی کتاب مین

منکر نکیر کا ہو الہی نہ کچھ خطر
ہو جاؤن بند مین نہ سوال جواب مین

پیرو رسول کا ہون مین پابند شرع ہون
کی ہے ہمیشہ کوشش بیحد ثواب مین

محبوب رب عزوجل تم ہوے یا نبی
افضل نکیون ہو سبسے خدا کی جناب مین

دشمن جو ہین صحابہ کے دشمن نبی کے ہین
ہین غم مین وہ یہان بھی وہان بھی عذاب مین

بیڑا ہو پار صدقہ احمد سے ای خدا
کشتی ہماری اب تو ہے گرداب آب مین

دشمن جو تھا نبی کا ابوجہل اسلیے
رکھا مدام اوسکو خدا نے عذاب مین

احقر کہین جو جاتے تھے سردار انبیا
ہوتا تھا پیدا چتر کا عالم سحاب مین

نعت حضرت کی ہم سناتے ہین — مفت لعل و گہر لٹاتے ہین

خواب مین لب نظر جو آتے ہین — پھر تو دل کی لگی بجھاتے ہین

اختر بخت اوسکا روشن ہے — جسکو جلوہ نبی دکھلاتے ہین

ہاتھ ہی آپ کے مری عزت — نفس و شیطان مجھے ستاتے ہین

ق

شور کرتے تھے سب ملائک یون — آج افلاک پر وہ آتے ہین

جنکے صدقے مین فرش خاکی پر — قائم اس آسمان کو پاتے ہین

کون بڑھکر ہے آپ سے سرور — آپ اللہ سے ملاتے ہین

ابر مین چاند منہ چھپاتا ہے — داغ فرقت جو ہم دکھاتے ہین

چار یار رسول ہین مقبول — راہ نیکی کی وہ بتاتے ہین

گیسوؤں کا نبی کے کیا ہو بیان — سارے عالم کو وہ بساتے ہین

ہم تو جاتے ہین اب مدینے کو — بخت خوابیدہ کو جگاتے ہین

آگئے تو دھیان شاہ کا آثم
آنکھیں ہم زیر پا بچھاتے ہین

خدا و مصطفیٰ کی یاد سے دل شاد کرتے ہین — ہم اپنا خانہ برباد یون آباد کرتے ہین

مدد پھر شیخ کی ہماری اسگھڑی یارب — گرفتار بلا ہین روز و شب فریاد کرتے ہین

اوسی پر ہی بھروسا ہین جسکے کمترین بندے
اوسیکا ذکر کرتے ہین اوسیکو یاد کرتے ہین

وہ ہی چشم محمد فخر عالم ہین ای گردون
فرشتے ہر گھڑی آنکھون پہ جسپر صاد کرتے ہین

سوا ے کلک قدرت کھینچ سکے تصویر کیا معنی
یہان پر عجز آکر مانی و بہزاد کرتے ہین

اوڑے آتش نکیونکر بے پر و بال فرقت مین احمد کی
قفس سے تن کے مرغ دل کو ہم آزاد کرتے ہین

جو محمد مصطفے کے دین کا قائل نہین
سخت کافر ہی وہ اپنے دین پہ کامل نہین

اہل ایمان شرع احمد پر نکیون چلتے ہین
حق اگر پوچھو تو پابندی کچھ مشکل نہین

روز محشر آتش دوزخ جلائیگی ضرور
کونسا کافر ہی جو تعزیر کے قابل نہین

وہ غنی بے مثل ہی محتاج ہی اوسکا ہر ایک
کونسا بندہ ہی جو اللہ سے سائل نہین

عشق احمد مین رہا کرتے ہین آتش محو ہم
شکر ہی پھرتا کسی جانب ہی اپنا دل نہین

نعت احمد مین نہین جانتے کیا کہتے ہین
مرحبا ہم تجھے ای طبع رسا کہتے ہین

کیون برا مانتا ہی اسمین نہین ہی کچھ شک
لوگ جو تجھکو گنہگار خدا کہتے ہین

ق

تو حقیر ایک فقیر اپنے محمد کا ہی
رنج کیا اسکا اگر تجھکو برا کہتے ہین

ہوں در دولت سردار دو عالم پہ فدا
شکر صد شکر جو سب مجھکو گدا کہتے ہین

ماہ و خورشید کو جب دیکھتے ہین ہم گاہے
دونون کو شاہ کا نقش کفِ پا کہتے ہین

اسلیے مین نے تخلص بھی لکھا ہی آثم
لوگ کہتے ہین گنہگار بجا کہتے ہین

کہا جب شعر کوئی وصف ابروے پیمبر مین
تو محراب حرم ٹھہری نہ تیغ ادبر ابر مین

مدد کرتا نہ جو جلوہ رخ پر نور حضرت کا
تو پھر ہرگز نہ ہوتی یہ ضیا ماہ منور مین

نظر داغ فراق شاہ مین آتی ہی جو گھر کر
کہان تیری ہی وہ اے مہ نہ خورشید خاور مین

سنو جسقدر دندان سردار دو عالم تھے
نظر آئی چمک ویسی نہ ہمکو آب گوہر مین

غلام حیدر ہم ہوئین تمسے محبوب یا رب
انھین کا واسطہ ہمکو خجل کرنا نہ محشر مین

ہزارون ہین گنہ کرتا رہا دنیا مین اے سرور
نہو حرف بدی وان پر مرے عاق دفتر مین

تمنا ہی مدینے مین بلا لو مجھکو اے سرور
بھرا رہتا ہی ان روزون ہی سودا مرے سر مین

کرین کیونکر نہ سیری آبرو جن و ملک سارے
رہون آثم جو مین ہر دم خیال مدح سرور مین

بھرے ہین گوہر لاکھون درج دہن مین نیز
نکلتی ہر اک بات میرے سخن مین

خدا اونہی سے جو ڈرتا رہے گا
نہ لپٹینگے سانپ اوسکے ہرگز کفن مین

سمجھتا ہی ہر ایک ہشیار اونکو
جو دیوانے پھرتے ہین طیبہ کے بن مین

جو باران میں آتی تھی خوشبو نبی کے
نہ عنبر میں تھی وہ نہ مشک ختن میں

مدینے میں بلوائیے جلد مجھکو
یہاں مبتلا ہوں میں رنج و محن میں

بلا لو مدینے میں اسکو خدارا
پریشان ہے آثم نہایت وطن میں

محبت میں نبی کے ہم دل و جان خاک کرتے ہیں
جدائی میں یہ سودا ہے گریبان چاک کرتے ہیں

خدا کے واسطے صورت دکھا دو اپنی رویا میں
ہمیشہ انتظار اے صاحب لولاک کرتے ہیں

میں کیا ہوں کر سکوں جو وصف تیرا اے شہ والا
تری تعظیم سب جن و ملک افلاک کرتے ہیں

بہا لائیگی اک دن اپنے جانب کشتی مقصد
ابھی تو رو کے ہم دامان دلکو پاک کرتے ہیں

تعجب ہے مدینے کو نہیں جاتے ہیں کیوں آثم
عبث بیٹھے ہوئے دلکو یہاں غمناک کرتے ہیں

--

لائق نعت نبی مجھکو سخن ملتا نہیں
جو لگا بھی ہاتھ کوئی تو دہن ملتا نہیں

درمیان موے زلف پرشکن ملتا نہیں
دل ہوا جیسے گرفتار رسن ملتا نہیں

طائر جان قید تن میں ہے مدینے جائے کیا
بلبل محبوس کو ہرگز چمن ملتا نہیں

کس سے میں تشبیہ دوں عنبر میں خوشبو کہاں
گیسوؤں سے نافۂ مشک ختن ملتا نہیں

ایک شب دیکھتے ہیں ان آنکھوں پھر میں ابکے ہم
دیکھنے کو بھی ہمیں طیبہ کا بن ملتا نہیں

کیا بھلا نور خدا سے حور کو تشبیہ دین — کیونکہ جسم پاک سے اوسکا بدن ملتا نہین

ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہوگی نصیب — کہنے سے تجکو کچھ اے چرخ کہن ملتا نہین

ہجر احمد مین پڑا رہتا ہون منہ ڈھانکے ہوے (بیٹھے) — مین کسی سے بھی گرفتار محن ملتا نہین

یا الٰہی کسطرح دل ٹھیرے بے صحبت ہو وصول — دیکھنے کو بھی شہا سیب ذقن ملتا نہین

آب و رنگ چہرۂ احمد سے کیا تشبیہ دون — رنگ سے حضرت کے رنگ یاسمن ملتا نہین

خوب آنکھون سے لگا تا چومتا مین بار با — پر کرون کیا شاہ دین کا پیرہن ملتا نہین

کیا کرون نعت نبی آثم رقم مین صاف صاف
بات جب تک کچھ نہو لطف سخن ملتا نہین

نگاہ شوق سے روضے کو ہم جب دیکھ لیتے ہین — تو چشم دل سے انوار قدرت رب دیکھ لیتے ہین

فرشتے رہتے ہین رحمت کے اوسکے ساتھ ہر لحظہ — نبی کے عشق مین جسکو مودب دیکھ لیتے ہین

مدینے کو چلے جاتے ہین وہ بے سونچے سمجھے — بلندی پر مقدر کا جو کوکب دیکھ لیتے ہین

کوئی بدکار و بدطینت رہے کیا بزم عالی مین — محمد بہر بشر کا نیک و بد سب دیکھ لیتے ہین

فرشتے کہتے ہین آمین خدا تک لیکے جاتے ہین — محمد کے اگر ہلتے ہوے لب دیکھ لیتے ہین

جناب ہوش کو دیتے دعا ہین شکر کرتے ہین
ہم آثم اپنا دیوان جب تب دیکھ لیتے ہین

عاشق ہون مین شیدا ہون محمد پہ فدا ہون
دیدار کا مشتاق ہون پید دکھا دو
اللہ محمد سے رکھون کام نہ کیونکر
تم عقدہ کشا ہو مجھے فرقت سے چھڑا دو

عاجز ہون گنہگار ہون خاک کف پا ہون
بیمار ہون ناچار ہون مفلس ہون گدا ہون
طاعت کے لیے روز ازل مین نبنا ہون
قیدی ہون گرفتار ہون مجبوس بلا ہون

کل اہل سخن پر مجھے آتم نہو کیون فوق
محبوب خداوند کا مین مدح سرا ہون

جب ثنا شہ ابرار سنا دیتے ہین
کھینچ لیتے ہین تصور مین شبیہ حضرت
لب ہی اعجاز مسیحا لب احمد سے فزون
جبسے ہی اوس رخ روشن کا تصور ہمکو
در احمد کی یہ توقیر تو ہی قابل دید
حق یہ ہی شربت دیدار پلا کر اپنا
اس عنایت پہ مین حضرت کی ہون جان سے نثار
شہ کے بالون کو بھلا مشک سے نسبت کیا دون

مرحبا کی ہمین عشاق صدا دیتے ہین
نقش غم ہم دل محزون سے مٹا دیتے ہین
سیکڑون مردے غلام انکے جلا دیتے ہین
چاند سورج کو نگاہون سے گرا دیتے ہین
کہ فرشتے بھی یہان سر کو جھکا دیتے ہین
تشنہ کامون کی بھی وہ پیاس بجھا دیتے ہین
بات میری جو بگڑتی ہی بنا دیتے ہین
جب وہ کھلتے ہین تو عالم کو بسا دیتے ہین

نعت کرتا ہی رقم شاہ کی جسدم آتم
یہ صدا آتی ہی ہم تجکو صلا دیتے ہین

رویا مین جلوۂ رخ پرنور دیدہ ہون — مین بادۂ وصال کی لذت چشیدہ ہون

بیٹھا ہون اعتکاف مین ہی نبی کا دھیان — محبوب میرے پاس ہی خلوت گزیدہ ہون

فرقت نے کردیا ہی مجھے ناتوان بہت — کیا جاؤن مین مدینے کو آفت رسیدہ ہون

جاے ہلال عید مجھے دیکھین کیون نہ سب — بار فراق شاہ سے مین بھی خمیدہ ہون

شکر خدا ہی یہ کہ فدا ہون حضور پر — جز آپ کے ہر ایک سے دامن کشیدہ ہون

جز آپ کے نہین ہی مرا کوئی غمگسار — نوع بشر مین یون تو ہون لیکن جریدہ ہون

فرقت مین ای رسول ہوا ہی یہ میرا حال — سر پہ پڑی ہی خاک گریبان دریدہ ہون

فضل خدا سے عرصۂ محشر کرونگا طی — میدان نعت شاہ مین آثم دویدہ ہون

مرض عشق محمد کا مزا لیتے ہین — دامن نعت کی ہر وقت ہوا لیتے ہین

ہی قیامت مین شفاعت کا سہارا ہمکو — بار عصیان کا جو ہم سر پہ اوٹھا لیتے ہین

اسکو کہتے ہین بصارت کہ بجاے سرمہ — خاک طیبہ کی ہم آنکھون مین لگا لیتے ہین

پڑھتے ہین وجد مین آکر تو مزہ ملتا ہی — خود ہی ہم نعت کے کہنے کا صلا لیتے ہین

کھاتے ہین جو غم شہ پیتے ہین ہر دم آنسو — زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین

جمع کرتے ہین اونھین کیلیے وہ مال اونکا — اغنیا سے جو زر و سیم گدا لیتے ہین

عیب سے کیون نہ مبرا ہو کلام اکرم
حضرت ہوش کو وہ کہہ کے سنا لیتے ہین

محبوب سر بسر ہین پیمبر سے کیا کہین
عصیان بہت ہین شافع محشر سے کیا کہین

باغ جنان مین دھوم ہی رخسار شاہ کی
دیکھین جو بلبلین تو گل تر سے کیا کہین

کی پردہ پوش خلق ہمارا ہے یہ خیال
شافع ہین آپ خالق اکبر سے کیا کہین

ہوتا جو روے شہ کے مقابل تو دیکھتے
حیرت ہی آئینے کو سکندر سے کیا کہین

اورون کے آگے ذکر اگر ہو تو ہون خجل
دندان شہ کے نور کو اختر سے کیا کہین

پھر پر گذر رہا ہی جو واقف ہی اوس سے
شاکی ہون کیا فلک کے مقدر سے کیا کہین

مختار ہین وہ شربت دیدار دین نہین
ہم تشنہ لب ہین ساقی کوثر سے کیا کہین

ہو وہی جو سنگ دل ہو تو ہادی کی کیا خطا
انسان ہو تو کچھ کہین پتھر سے کیا کہین

صبح شب وصال جو آئے تو ہو ملال
فرقت کی رات صبح کے اختر سے کیا کہین

تیغہ بڑھائین یا نہ بڑھائین جلاد وہ
شاکی ہون کسکے خالق اکبر سے کیا کہین

ساقی جو چاہے تو ہمین دے وہ طہور
محروم ہم جو رکھے تو ساغر سے کیا کہین

پاتے ہین جو آپ تو ابھی تسکین ہو ہنوز
ہم دل کا حال خویش و برادر سے کیا کہین

اصلاح شاہ دین ہین ہی ادنی یہ آپ
ہم ہیچمدان ہین تو سخنور سے کیا کہین

چرچے جو نعت گوئی سے حسنِ بیان کے ہین
سب مدح خوان جہان مین مجھ مدح خوان کے ہین

یا رب دکھا دے جلد مدینہ کسی طرح
مشتاق ہم ازل سے اسی آستان کے ہین

اشعار میرے سنکے نکیونکر کٹین عدو
مشہور کاٹ دہر مین تیغ زبان کے ہین

اک روز ہم بھی دیکھینگے صدقے ثناہ کے
مشتاق اک زمانے سے باغ جنان کے ہین

معراج مین جو شان محمد نظر پڑی
بولے ملک الٰہی یہ سرور کہان کے ہین

لیجائین ہمکو نار مین یا خلد مین نصیب
آخر ہمی تو ساتھ مین عمر روان کے ہین

بڑھکر محل قدرِ محمد ہی عرش سے
رتبے بلند ایسے کہان لامکان کے ہین

آثم گناہ کیون کرین دنیا کے واسطے
جائینگے ایک روز وہان ہم جہان کے ہین

ردیف واو

الٰہی مین جیون جبتک قریب روضہ مسکن ہو
جو موت آئے مدینے کی زمین مین میرا مدفن ہو

تمنا ہے یہ مجھ بلبل کی جو پہونچون مدینے مین
تو شاخ نخل گلزار مدینہ پر نشیمن ہو

مین کشت طبع مین بوتا ہون تخم وصف درگہ
سخن میرا عجب کیا جلوہ قدرت کا خرمن ہو

نہو تاریکی مرقد سے صدمہ مجھکو اک ساعت
الٰہی قبر مین پرتو فگن ہو رخ سے روشن ہو

مدینے کی صفت مین چپ ہو کیونکر بلبل خامہ
مقابل دشت طیبہ کے جہان مین جب گلشن ہو

خدا سے بخشوا لینگے شفیع المذنبین بیشک
الٰہی روز محشر ہاتھ میرا انکا دامن ہو

روں کیا شاعری نعت محمد میں مزا جب ہی — غزل ہو عاشقانہ اور میٹھا صاف فن ہو

ہے جب بیقراری صدمہ ہجر محمد سے
نہ ہر دم کسطرح آثم زبان پر شیون ہو

آتی ہی مدحت گیسو سے دہن میں خوشبو — کیا عجب ہی جو سراسر ہو سخن میں خوشبو
نکہت گیسوِ احمد سے کسے نسبت دون — یہ نہ عنبر میں ہی نہ مشک ختن میں خوشبو
آپکے موے معنبر میں جو ہی بو لطیف — ہی وہ سنبل میں نہ گل میں نہ چمن میں خوشبو
جاکے طیبہ میں اگر میری قضا آیگی — یاسمن کی صفت آیگی کفن میں خوشبو

ہی فقط یہ اثر نعت نبی اے آثم
گل کے مانند جو آتی ہی سخن میں خوشبو

یا الٰہی افتخار دو جہان کا ساتھ ہو — دن قیامت کے شفیع عاصیان کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر میں ہو یہ ہماری آبرو — شاہ عالم سرور کون و مکان کا ساتھ ہو
سوے محشر قبر سے اٹھ اٹھ کے جب جانے لگیں — یا الٰہی چارہ ساز بیکسان کا ساتھ ہو
یا الٰہی حشر کے دن صور جب پھکنے لگے — اہل بیت پاک شاہ دو جہان کا ساتھ ہو
جب لواے حمد ہو یارب علم سیدان مین — ہی دعا پیغمبر آخر زمان کا ساتھ ہو

شامل آثم ہی ہماری بھی یہی دم دعا — حشر کے دن سید پیغمبران کا ساتھ ہو

یارب مرا طیبہ مین کسی طرح گذر ہو / سنگ در حضرت پہ رکھا بندہ کا سر ہو
پونہچا دے مدینے مین کسیطرح الٰہی / جز تیرے کہین کس سے کہ کم درد جگر ہو
وصف دُرِ دندانِ محمد ہو جو تحریر / تاثیر یہ پیدا ہو کہ ہر لفظ گہر ہو
جز ذات الٰہی نہو توصیف محمد / گو وصف مین گویا ہو ہر ملک جن و بشر ہو
جاتا ہی جو طیبہ کوئی تو ہم ہین یہ کہتے / وہ کون سا دن ہو کہ ہمارا بھی سفر ہو
کچھ ہو نہ سکے زلف و رخ شاہ کی تعریف / ہو صبح ہر اک شام ہر اک شام سحر ہو
ہو جاؤن مین محو ایسا محبت مین نبی کے / دنیا مین کسی چیز کی مجھکو نہ خبر ہو
کونین کی شاہی مجھے ہو جائیگی حاصل / جب روضۂ شاہ دوسرا پیش نظر ہو

اثم کا بھی دھو جائے سیہ نامۂ اعمال
تم رونے پہ طیار جو اے دیدۂ تر ہو

مجھے اللہ نے بخشی ہی محبت مجھکو / کیون نہ لازم ہو محمد کی اطاعت مجھکو
مصحف روئے محمد کی ہی الفت مجھکو / فرض کیونکر نہو قرآن کی تلاوت مجھکو
ہند سے کعبے کو جاتا ہون دعا ہی یارب / ہو میسر کہین روضے کی زیارت مجھکو
تو جو دوزخ سے بچائیگا تو بچ جاؤنگا / ہی الٰہی خطر روز قیامت مجھکو
یہ دعا ہی کہ رہون زیست مین شیدا اسکا / حشر کے روز میسر ہو شفاعت مجھکو

اغنیا کے نہین کچھ سامنے عزت میری
بخشی ہی رب نے مرے دین کی دولت مجکو

سرور اور مدینے کی زمین ہو اللہ
شہ کے کوچے مین ہون یہی ہی جنت مجکو

مین پس حمد کہا کرتا ہون نعت حضرت
بعد خالق کے محمد سے ہی الفت مجکو

مجکو تکلیف نہ دے گرمی خورشید ذرا
دن قیامت کے چھپائے رہے رحمت مجکو

مرے ہر شعر پہ سب کیون نہ پڑھین صل علی
حق نے بخشا ہی نیا ذوق طبیعت مجکو

غم نہین باغ جہان مین جو نہین ہون نہال
دے رہیگا کبھی پھل نخل محبت مجکو

سخت حیران ہون کیا جاونگا توشہ لیکر
حشر مین کثرت عصیان نے ہی دہشت مجکو

دم مرا ہند مین نکلیگا کہ طیبہ مین خدا
جانے دکھلائیگی کیا شوے قسمت مجکو

شاہ کے در کی گدائی تو عطا کر یارب
ہو بکھیڑون سے یہان کے تو فراغت مجکو

مدحت شاہ مین تحریر کرون کیا آثم
نہ زبان کو مری یارا ہی نہ طاقت مجکو

گنہگاران امت کا جو سرور ہو تو ایسا ہو
خدا سے بخشوائیگا پیمبر ہو تو ایسا ہو

بری معلوم ہو بو گلشن عالم مین ہر گل کی
دماغ جان کسی بو سے معطر ہو تو ایسا ہو

بچایا نار دوزخ سے چھڑایا ہر مصیبت سے
کسیکا جو شفیع روز محشر ہو تو ایسا ہو

ثنائی خط و خال مہوشان بے فائدہ کیا ہے
کرے تعریف حضرت کی سخنور ہو تو ایسا ہو

پسینا آپکا ٹپکے جہان پر جان دے بلبل
چمن مین دہر کے جسم معطر ہو تو ایسا ہو

خدا سے بخشوا لے جو قیامت مین گنہ سبکے
گروہ امت عاصی کا رہبر ہو تو ایسا ہو

الٰہی یہ تمنا ہو نہ دم بھر سر کبھی سرکے
جبین بر آستانِ شاہ پر سر ہو تو ایسا ہو

مدینے کی زمین پر حشر تک سوتا رہون آ کر
میسر جو لیے آرام بستر ہو تو ایسا ہو

حباب آسا نظر آئے ہر اک کو گنبد گردون
فراق شہ مین گریان دیدۂ تر ہو تو ایسا ہو

مہ و خورشید جسکے واسطے پھرتے رہین ہر سو
جہان مین مومنون سے منور ہو تو ایسا ہو

محمد کا رہے میم مشدد ہر گھڑی لب پر
میسر جو مجھے تشدید مکرر ہو تو ایسا ہو

ہین امت مین انہی کی ہون شفیع جنکا احمد ہو اے آثم
زمانے مین کسیکا جو مقدر ہو تو ایسا ہو

نبی رکھتے نہ اپنے ساتھ کیون اہل ولا انکو
لٹاتے تھے وہ حق کی راہ مین تو جان و مال انکو

خدا سے بخشوا لینگے سمجھکر اپنا دیوانہ
عزیز آخر کرینگے ہمسے وہ آشفتہ حال انکو

خطا ہی میری سنبل سے اگر تشبیہ دون انکو
شرف ہی نافۂ تاتار پر حضرت کے بالونکو

مدینے مجکو پہنچا دے گناہون سے سبک کر دو
خدا مقبول کر لے تو مرے دونون سوالونکو

تصور ابروون کا کرتے ہین ساتھ چہرے کے
وہ اکثر دیکھتے ہین جلوۂ خورشید مین ہلالونکو

ذرا اے توسن ہجر محمد رحم کر مجھ پر
برنگ سبزہ تو کیون روندتا ہی پائمالونکو

نبی کا حسن اک پرتو ہی نور کبریائی کا
بھلا تشبیہ دون کیا اوسکے مین سف جالونکو

زمین پر فرش ہو جائے ابھی تو چشم گردون
اگر ہجر محمد مین نہ روکون اپنے نالونکو

تصور ہر گھڑی رہتا ہی مجکو چشم حضرت کا
کرون سجدے نہ مین کیونکر بھلا پاکر مرگ جالونکو

وہان سے متصل رہتا ہی جب در روضۂ اقدس
خوشی حاصل نہ کیونکر ہو حرم کے جانے والونکو

کیا پہلے عقیدہ ٹھیک پھر مدحت سرائی کی
کوئی پوچھیگا کیا آثم بھلا میرے کمالونکو

تمھارا وصف کیا شاہا بیان ہو
تمھین سردار عالم بے گمان ہو

تمھین پر خاتمہ بخشش کا جب ہو
نہ کیونکر شان رحمت کی عیان ہو

تمھارے حکم مین عالم ہی سارا
تمھین والا شاہ انس و جان ہو

مین کیا ہون کر سکون جو وصف شہ کا
پے مدح نبی حق کی زبان ہو

جو دم مین طی کرین ساتون فلک کو
مکان اونکا نہ کیونکر لامکان ہو

نظر آئے مجھے رویا مین جلوہ
جو مجھپر لطف شہ کا بیکران ہو

در غلطان کا ہو جائے یقین صاف
فراق شہ مین جو آنسو روان ہو

قدم جس جا پڑا ہو شاہ دین کا
مرا مدفن خداوندا وہان ہو

اگر جلوہ نظر آ جائے شہ کا
تو زندہ ایک دم مین نیم جان ہو

کیا ہوئے ہون نادم شسل آثم
خطا مین بخشش یا رب مہربان ہو

یاد دندان مین ذرا چشم کو تر ہونے دو
آنسوؤن کو مرے اب رشک گہر ہونے دو

اک نہ اک روز مدینے مین بلا لینگے حضور
آہ و نالے کا ذرا میرے اثر ہونے دو

خلد ملنے کا وسیلہ مرے ہاتھ آئیگا
عشق احمد کا مرے دل مین تو گھر ہونے دو

مومنو گردش قسمت سے رہا مین پھرتا
اب مرا جانب طیبہ بھی سفر ہونے دو

عشق احمد مین جو گھر چھوڑدون و منع نہ تم
مومنو نفع ہو یا اس مین ضرر ہونے دو

ہلا نے دو عشق محمد مین مجھے جان فدا
حاصل ابلیس پر اب فتح و ظفر ہونے دو

گو پریشان ہو وہ فرقت مین مگر کچھ نہین غم
حال آثم کی ذرا شہ کو خبر ہونے دو

شرمندہ نقش پا نے کیا ماہتاب کو
بے نور روے شہ نے کیا آفتاب کو

شیدا ے مصطفے ہون مرا شغل نعت ہے
کچھ جانتا نہین مین عذاب و ثواب کو

رونے سے تنگ آکے دعا مانگتا ہون یہ
اب دیکھون خواب مین بھی چشم پر آب کو

اس مے کا بعد مرگ بھی باقی رہے خمار
زاہد سے بھی کہو کہ پیے اس شراب کو

لوٹے مزے وہ خلد مین جا کر نہ کس طرح
عشق نبی مین کھوئے جو اپنے شباب کو

اللہ رہی شان شاہ ترجمان خدا کے پاس — تاب آگے بڑھنے کی نہ ہے ہمرکاب کو
تا مرگ جسم اوسکا معطر ہو جو سے لے — نسبت نہین پسینے سے کچھ بھی گلاب کو
یہ جانے پانی ہو کے یقین ہی وہ کان سے — پارہ بھی دیکھلے جو مرے اضطراب کو
عاشق رسول حق کے یکسر ین ہم تو ہین — کچھ بھی نہین سمجھتے سوال و جواب کو

آثم کی آرزو ہی یہ ای رشک ماہ و مہر
دکھلایئے کبھی تو رخ بے نقاب کو

کیا کرتا ہون اکثر یاد شہ کے روے رخشانکو — شرف کیونکر نہو خورشید پر اس داغ پنہانکو
سنے ہے صبح و مسا نعت نبی کا مشغلہ یا رب — نہ دے تو دخل ہے دلمین گر نفس و شیطانکو
تمھارا نقش پا ای شاہ خوبان وہ منور ہی — کہ دیتا ہی خجالت بدر اور خورشید تابانکو
مجھے ہی کنج تنہائی پسند ای آسمان ہر دم — کرونگا کیا مین لیکر دہر مین اس قصر و ایوانکو
نہ ہے قسمت سمجھتا ہون اوسے معبود مین اپنا — کیا ہی خلق جسنے حور و غلمان جن و انسانکو
گھری ہی ایک آنسو دانت ہین ٹوٹے انار دن کے — بھلا تشبیہ دون کس سے حبیب حق کے دندانکو
بھلاتا ہون نہ خط و خال سرور کو کبھی دلسے — رکھا کرتا ہون ہر دم یاد مین مضمون قرآنکو
ہدایت کی دیا ایمان راہ راست بتلائی — قیامت تک نہ ہم بھولینگے شہ کے لطف و احسانکو
کہان یہ منہ کہ جو رتبے محمد کے مقابل ہو — کف پا سے نہ جب نسبت ہو اس مہر درخشانکو

بہار روز افزون کہتی ہی بدر سے بڑھکے مجھے | کوئی نسبت نہین کوئی نبی سے بلغ رخ ضو کو

دعاے آثم دل خستہ ہی ہر دم یہی یا حضرت
طفیل پنجتن مقبول کر لے میرے دیوانکو

مجھے سونگھا دے تو اوس گلعذار کی خوشبو | صبا بدل مین ہی جسکے بہار کی خوشبو
مدینے جاؤن نہ کیونکر کہ ہند ہی ویران | خوش آ گیا ہے مجھے اوسکے دیار کی خوشبو
جہانمین موسم گل ہی کبھی خزان کا ہے | مدینے مین ہی ہمیشہ بہار کی خوشبو
ثناے گیسوے سرور بھلا کرون کیونکر | خجل ہی اوس سے تو مشک تتار کی خوشبو
لکھا جو وصف گل روے مصطفے مین نے | تو آگئی میرے سخن مین بہار کی خوشبو
گلے کا ہار جو گریہ ہو عشق احمد مین | تو آئے کیون نہین خوش گلکے ہار کی خوشبو
حبیب حق کو جو چاہے خدا اوسے چاہے | پسند حق ہو دل اعذار کی خوشبو
کھلی تھی نرگس شہلا کی آنکھ او رضوان | جہانمین پھیلی تھی یہ انتظار کی خوشبو
مقابلہ کرے کیا طیب طیبہ سے جنت | وہان ہی پھیلی شہ دوسرا مزار کی خوشبو

گلے کا ہار ہی عصیان دعا ہی آثم کی
سونگھا نا تو نہ خدا ایسے ہار کی خوشبو

سر جھکا لے ہی دم مدحت قلم تسلیم کو | حرف کل مثل الف استادہ ہین تعظیم کو

چشمۂ لبہاے احمد کا رہا ہون مدح خوان
حشر کے دن پاؤنگا مین کوثر و تسنیم کو

راستہ ہمکو شریعت کا بتایا شاہ نے
خضر بھی آلے نہ پاس اوسکی سنو تعلیم کو

سر جھکایا راہ حق مین عید قربان ہوگئی
کیون خوشی حاصل نہو فرزند ابراہیم کو

ہے امید عفو بھی اوتنی ہی جتنا خوف ہے
تول لے جو چاہے میزان مین امید و بیم کو

کوچہ پر شہ کے گدا کو ہے یہ استغنا حصول
لے نہ ہرگز مفت بھی خواہش ہے ہفت اقلیم کو

سوچتا ہون مین یہی دونون کی الفت مین مدام
یاد احمد کو کرون یا احمد بے میم کو

جلوہ رخ سے بھی دیکھے جو آثم خواب مین
چومتے ہی پھر کیون استادہ ہو تعظیم کو

ردیف ہای ہوز

رہون ہر دم جو مین مداح گیسوے رسول اللہ
نہ کیون اشعار پیدا ہو خوشبوے رسول اللہ

معطر ہو دماغ جان حیات تازہ حاصل ہو
اگر مین خواب مین بھی سونگھ لون بوے رسول اللہ

فراق شاہ مین ہون جان بلب امید ہے یارب
کہ ہو جائے مجھے پہلے سفر سوے رسول اللہ

قسم حوران جنت اوسکے چہرے کی نکیون کھائین
نظر آجائے جسکو دہر مین روے رسول اللہ

کہان مشک ختن اور عنبر سارا مین خوشبو
جو خوشبو رکھتے ہین عالم مین گیسوے رسول اللہ

ہلال عید قربان صاف وہ حق مین ہمارے ہو
دکھائی دے کسی صورت جو ابروے رسول اللہ

بجا لاؤن نہ کیونکر حکم مین خلاق اکبر کا
میسر ہو جو مدفن کو سر کوے رسول اللہ

وہ ہین بے مثل آتش وصف بھی بے مثل اونکے ہین
کسیکا خلق کب ہو ہمسر خلق رسول اللہ

مدت سے مرے دل مین ہی ارمان مدینہ
اللہ دکھا دے کہین بستان مدینہ

اس رتبے کو پہنچے نہ کبھی عرش معلی
اللہ رے اوج و شرف و شان مدینہ

یہ رنگ کہان اور کہان ایسی بہارین
جنت سے زیادہ ہی گلستان مدینہ

وہ دن بھی خدا لائے کہ وحشت ہو زیادہ
پاؤن ہون مرے اور بیابان مدینہ

کیون کرتے نہ سب شاہ غلامی محمد
مختار تھے کونین کے سلطان مدینہ

ہر وقت طواف در اقدس ہی ہون کرتا
ہوتا رہون اے چرخ مین قربان مدینہ

مقبول مرے شعر نہ کسطرح ہون آتش
رہتا ہون مین دن رات ثناخوان مدینہ

کیا کرون مین ثنا رسول اللہ
ہو تمھین مصطفے رسول اللہ

حق کی درگاہ مین شفاعت کی
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اولیا انبیا جہان تک ہین
اونکے ہین پیشوا رسول اللہ

ہی تمنا پڑھون ہمیشہ درود
تیرے روضے پہ جا رسول اللہ

اوسکو اللہ نے عزیز کیا
جسکے لب پر رہا رسول اللہ

نہوں شرمندہ جاؤں میں جس دم
روبروئے خدا رسول اللہ

نہو فرق آپکی اطاعت مین
حق سے ہی یہ دعا رسول اللہ

مدح خوان آپکے رہے ہردم
جتنے سب تھے انبیا رسول اللہ

شاہ تم ہو نگاہِ رحم کرو
مین بھی ہون اک گدا رسول اللہ

خاک پاؤن جو آپکے در کی
ہو مجھے کیمیا رسول اللہ

اہل اسلام سب کے نام نبی
کہین صلِّ علےٰ رسول اللہ

لینگے آثم بجا ثنا خوان کو
ہین حبیب خدا رسول اللہ

ہردم دعا یہی ہے مری التجا کے ساتھ
محشر کی طرح ہو رسولِ خدا کے ساتھ

نکلے کبھی نہ کلمہ بیجا زبان سے
ایسی طبع رکھ ادب بھی تو صدق و ثنا کے ساتھ

کعبے سے سوئے طیبہ جو ہم جائینگے کبھی
لبیک سب کہتے جائینگے صلِّ علےٰ کے ساتھ

حق جب بلائے سامنے تو ہی یہ آرزو
آؤن جناب شافع روزِ جزا کے ساتھ

آنکھین دکھائیگا مجھے خورشیدِ حشر کیا
شمس الضحیٰ کے ساتھ ہون بدر الدجیٰ کے ساتھ

گھر سے براق پر جو محمد ہوئے سوار
تھے جبرئیل راہ مین خیر الوریٰ کے ساتھ

آراستہ مکان شب معراج تھے تمام
اللہ کا تھا لطف بہت مصطفےٰ کے ساتھ

اے دل جو چاہتا ہے رضا بندگی نبی
تو انس رکھ ضرور تو آل عبا کے ساتھ

یارب وہ دن بھی آئے کہ جاؤں مدینہ کو
ہیں زائران قبر حبیب خدا کے ساتھ

آتش گنہگار ہے اللہ بخش دے
درگاہ حق سے آئے اجابت دعا کے ساتھ

ہے آپکی رحمت ہیں قلزم سے زیادہ
ہے بہر شفاعت نہ کوئی تم سے زیادہ

ذی رتبہ زمانے میں ہوئے گرچہ نبی سب
پر پیش خدا کوئی نہیں تم سے زیادہ

شاہی کا مزا پاؤں جو مسکن ہو مدینہ
ہے خاک وہاں کی مجھے قاقم سے زیادہ

کثرت سے کیے جاؤں کیوں وصف محمد
موجیں مجھے مضمونوں کی ہیں قلزم سے زیادہ

کیوں آنکھیں بہا دیں نہ گنہ سے کر انکو
ہے جوش سمندر کے تلاطم سے زیادہ

اندروں ہے گلزار مدینہ کا تصور
دل چاک ہے غنچوں کے تبسم سے زیادہ

جوناں جو ہیں کھا کے کرے شکر وہ ہے خوب
دانا کے لیے جو بھی ہیں گندم سے زیادہ

آتش میں ثناخوان محمد ہوں ازل سے
ہو سکا بیان میرے تکلم سے زیادہ

عاشق ہوں محمد کا تو شیدا ہے مدینہ
کس طرح مرے دل میں نہ ہو جلوۂ مدینہ

یارب مجھے پہنچا دے مدینے کی زمیں پہ
دیکھوں تو کسی طرح تجلاے مدینہ

محروم ہون مین اور چلے جاتے ہین زائر
کیونکر نہ بڑھے دل مین تمنائے مدینہ

پھر تو در اقدس پہ گھسون اپنی جبین کو
اللہ ان آنکھون نے جو دکھلائے مدینہ

کیا ہند کے باغون کی کرون سیر بھلا مین
گلشن سے سوا مجکو ہی صحرائے مدینہ

کیونکر نہ کرون وصف مین گیسوے نبی کا
ہی سر مین سمایا ہوا سودائے مدینہ

اوس جائے مقدس مین محمد کا ہی روضہ
فردوس ہو کسطرح سے ہمتائے مدینہ

رہتا ہی تصور مجھے حضرت کا شب و روز
پھر مجکو نہ کسطرح سے یاد آئے مدینہ

مشتاق مدینے کا فقط ایک نہین میر
وہ کون ہی جسکو نہین شیدائے مدینہ

افلاک سے رحمت ہی شب و روز برستی
دیکھو تو ذرا رتبۂ اعلائے مدینہ

اثر تو دل و جان سے ہی قربان نبی پر
کیونکر نہ رکھے دل مین تولائے مدینہ

ردیف یای تحتانی

دھوم ہی عالم مین شاہا آپ کے اعجاز کی
آپ پہ جو کھل گئی جو بات پائی راز کی

جب کرون مدح گل روے نبی کی ہو مست
بلبلون کو حسن کیفیت مری آواز کی

سوختہ ہو کر جو نکلی آہ تو ثابت ہوا
اس دیار عشق مین بھی ہی نظر غماز کی

سایۂ احمد کو کیون رکھتین چھپا کر دلبرو
حورین جو ہوتین بھولین ناز کے انداز کی

نعت سے مجکو نہو کیونکر جہا مین امتیاز
قدر ہوتی ہی زمانے مین ہر اک ممتاز کی

زور پر مرغ طبیعت نعت کے کہنے سے ہی — کیا عجب سیکھے روش گر بلبل شیراز کی

جلد آثم کو مدینے مین بلالو بہر حق
اب تو حالت ہی بری اس عاشق جانباز کی

یہ تمنا ہی مری اے شہ دین تھوڑی سی — کہ ملے دفن کو طیبہ مین زمین تھوڑی سی
آستان بوس کی خواہش ہی کرون گر مدام — پر ملا کرو نگھسی اوسپے جبین تھوڑی سی
جس روش چاہیے چلے طبع روان پل جانی — واسطے اوسکے بہت ہی یہ زمین تھوڑی سی
جو مرون طیبہ مین جاکر تو کہین یہ خادم — اسکو دیجائے زمین اتنو نہین تھوڑی سی
کیون نہ مسرور رہین الفت شہ سے ہر دم — بادۂ عشق کی لذت تو نہین تھوڑی سی
مردم چشم یہی مانگتے رہتے ہین دعا — خاک ملجائے مدینے کی کہین تھوڑی سی
شاہ کھاتے تھے شکم سیر نہ ہو کر گاہے — نوش کرتے تھے کبھی نان جوین تھوڑی سی
ایک مدت مین رہا ہند مین اب ہی یہ دعا — جاؤن طیبہ کو کٹے عمر وہین تھوڑی سی

یارب اوسدم بھی کبھی شاہ کا دم بھرے آثم
تن مین جب اوسکے رہے جان حزین تھوڑی سی

محبوب سے اللہ کا اور تو نہین ہی — اس شان کا عالم مین پیمبر تو نہین ہی
اعجاز تھے ایسے جو ہوا ماہ دوپارہ — انگشت بنی تیغ و پیکر تو نہین ہی

اوس در کی گدائی سے فقط کام ہمین شاہ
کملی یہ فقیری کی مشجر تو نہین ہی

رضوان قد بے سایہ پہ ہو لوٹ نہ کیونکر
قامت سے یہ طوبیٰ کہین بڑھکر تو نہین ہی

دل صاف ہوا پیتے ہی کیون جام محبت
اس جام مین کچھ بادہ اطہر تو نہین ہی

نازل ہے کیون رحمت اللہ نہ ہر دم
کچھ روضہ شہ عرش سے کمتر تو نہین ہی

عشاق کے دلمین مئے الفت نہ بھرے کیون
اس مے کے لیے دہر مین ساغر تو نہین ہی

صد شکر مجھے دیکھکے کہتا ہی زمانہ
جو جھوٹ کہے یہ وہ سخنور تو نہین ہی

دیوانہ گیسوے محمد ہی تو آثم
سودا اسے ہے جس مین وہ ترا سر تو نہین ہی

کیا سوچتے ہو تم کہ نشیب و فراز ہی
ای عاصیو اوٹھو کہ در توبہ باز ہی

کیا طول وصف گیسو سرور بیان کرین
کوتاہ وقت اور یہ قصہ دراز ہی

محراب کعبہ ابروے حضرت ہی مومنو
سجدہ نکیون ادا ہو کہ جائے نماز ہی

وہ شکل صاف ہی نظر آتا ہی جسمین حق
ہی آینہ نما عجب آئینہ ساز ہی

مین کیا تمام خلق کا کیا ذکر مومنو
عاشق مرے حضور کا خود بے نیاز ہی

فتنے ہزارون نفس اوٹھاتا ہی روز و شب
افسوس چشم دلمین بھرا خواب ناز ہی

پایہ ہمارے عشق کا عالم سے ہی جدا
محمود وہ ہم عزیز نہ اپنا ایاز ہی

عشق نبی سے عشق خدا ہو نکیون حصول
سنتے ہین ہم زبان حقیقت مجاز ہی

شکر خدا کہ مجکو ہی ہر دم نبی کا دھیان
مانند شمع دل مین بھی سوز و گداز ہی

مداح ہے حبیب خدا کام ہی مرا
اس وجہ شاعرون مین مجھے امتیاز ہی

آثم کمر کو باندھو مدینے کی راہ لو
کیا ہند کی عبث تمہین حرص و آز ہی

میری زبان پہ مدحت خیر الانام ہی
بڑھکر نہ مجھسے کوئی بھی شیرین کلام ہی

کیا ہی مری بساط مین بھیجونگا کیا صلوٰۃ
نازل خدا کا اونپہ تو ہر دم سلام ہی

کسطرح ہو سوال نکیرین سے خطر
دل پر ہمارے نقش محمد کا نام ہی

کہتے تھے سب ملک شب معراج مین یہی
لو شاہ بحر و بر سے خدا ہمکلام ہی

الطاف شہ کے عام ہین مجھپہ ہمین شک نہین
رحمت سے مستفیض ہر اک خاص و عام ہی

آگاہ کرتے کیون نہ شریعت سے شاہ دین
حق کے رسول ہین وہی اونکا کام ہی

مداح شہ کے تشنہ رہینگے نہ روز حشر
حضرت ہی کے تو ہاتھ مین کوثر کا جام ہی

کسطرح سے نہ دل ہو ہمارا ہمین عزیز
یہ بھی ازل کے روز سے شہ کا غلام ہی

کرتے ہین وصف رخ کا کبھی زلف کی ثنا
آثم ہمارا کام ہی صبح و شام ہی

کہتا ہون نعت مین کرم ذو الجلال ہی — روشن ہی نام بدر سا حاصل کمال ہی

بھرتا ہی خامہ چوکڑی میدانِ نعت مین — شرمندہ اسکی چال کے آگے غزال ہی

یہ آرزو ہی بادۂ حب نبی پیے — ہر دم اسی شراب کا مجکو خیال ہی

بجلی ادہر گرا تی ہو جاتی ہی جسطرف — شمشیرِ مصطفیٰ کی نئی چال ڈھال ہی

دلمین خدا ہو اور زبان پہ ہو نام شہ — منکر نکیر کا یہ جوابِ سوال ہی

ذی رتبہ یون تو سارے رسل ہین جہان مین — پر حق یہ ہی حبیب خدا بے مثال ہی

جلوے ہین دو طرح کے عیان ذاتِ شاہ سے — رخسار شہ قمر ہی تو ابرو ہلال ہی

کیون تیرگی کفر رہے پھیلی دہر مین — روشن جہان مین شاہ کا مہرِ جمال ہی

ہی کثرتِ گناہ عرق مین ہین غرق ہم — دہشت بڑھی ہوئی ہی ہمین انفعال ہی

طیبہ کی ایک روز میسر ہوئی نہ خاک — سرمہ ہماری آنکھون مین گرد ملال ہی

ثمرہ دیا ہی یہ چمن نعت نے ہمین — مضمون جو پھول ہین تو طبیعت نہال ہی

آثم کو ہی نہ عشق حبیبِ خدا فقط
اوسکا بھی ہی غلام جو احمد کی آل ہی

بے زبانی کے سبب ناحق ہی رسوائی ہوئی — فیض نعتِ شہ سے حاصل اب تو گویائی ہوئی

حضرتِ عیسیٰ کرینگے کیا مرا آکر علاج — ختم اے سرور ترے لب پہ مسیحائی ہوئی

حق اگر پوچھو تو وہ ہیں انبیا میں لاجواب
دونوں عالم میں انھیں پر ختم یکتائی ہوئی

آب رحمت تو رواں ہر سو ہوا ہی عین کرم
پھر عبث دل کی کلی رہتی ہے مرجھائی ہوئی

کیا ہی عصیاں کی شکایت رحم کی ہے آرزو
ہے بلا سر پر ہمارے نفس کی لائی ہوئی

ہم گنہگاروں پہ ہو جائیگا جو تیرا کرم
حشر کے دن آئیگی رحمت بھی شرمائی ہوئی

زائر و لائق وہاں کے جو نصیبہ ہو سکنا
دشت میں طیبہ کے میری لاش کفنائی ہوئی

عشق احمد میں وہ ہوں بیتاب میں مرنے کے بعد
روح بھی پھرتی رہیگی میری گھبرائی ہوئی

قبر میں تصویر دیکھی تھا تصور زیست میں
میں وہ ہوں ہم صورت حاصل جسکو تنہائی ہوئی

ابر چشم تر سے میرے ہے رواں دریائے غم
ہے مرے دل پر گناہوں کی گھٹا چھائی ہوئی

بعد مرنے کے بھی بیتابی نچھوڑیگی مجھے
خانۂ دل کی ہے یہ تو پرورش پائی ہوئی

اس دو روزہ زندگی پر بیٹھے ہو بیفکر کیوں
جان لو یہ تم کہ سر پر ہے اجل آئی ہوئی

نعت احمد کی لکھے گا کیا بھلا کوئی بشر
اور لکھی جس نے تو اوس سے خامہ فرسائی ہوئی

مثل احمد کا نظر آیا نہ مجکو دوسرا
چشم احول کی طرح حاصل نہ بینائی ہوئی

نعت احمد کے سوا کچھ بھی نہ جو تمنے لکھا
یہ تو اے آثم بڑی ہی تمسے دانائی ہوئی

اندنوں زخمی ہے دل اپنا الم کے تیر سے
یا نبی لینا سنبھال اسکو کسی تدبیر سے

جنکے والد کو کہا حضرت نے بھی اودمی
پھر نکیون الفت ہو مجکو شبیر و شپیر سے

وصف جسد نے گل روے محمد کے کیے
گل ہوے سارے خجل رنگینی تقریر سے

دیکھکر رویا مین بیدا رہین جلوہ دکھلون
کچھ نہو مطلب الٰہی خواب کی تعبیر سے

اسقدر عجلت نہ کرہ عاشق حضرت مدام
کام نکلیگا یہ تیرا صبر کی تاثیر سے

خاک ہی تھا اصل مین پھر خاک ہوگا آدمی
فائدہ کیا پچنگے قبر کی تعمیر سے

منحرف شرع نبی سے جو ہوے سراسر منو
درحقیقت گر گئے وہ پایۂ توقیر سے

عشق حضرت مین ہوے رسوا تو عزت بڑھ گئی
شہرہ اپنا ہوگیا عالم مین اس تشہیر سے

وہ رخ روشن دکھا دین تو یہ دل ٹھیرے مرا
طفل کے مانند اپنے ہین بچے حال شیر سے

است مرحومہ سے پاتے ہین آنکھ کا شمار
یا الٰہی درگذر اسکی تو ہر تقصیر سے

دھوان دل سے اٹھا حیات النبی
جلا ہون سراپا حیات النبی

کہین کس سے جز آپکے ہم غریب
نہین کوئی تمنا حیات النبی

دم واپسین بھی ہو یاد حضور
یہی ہے تمنا حیات النبی

مرے حال پر لطف فرمایئے
نظر اک خدارا حیات النبی

رہون کھینچتا نقشۂ زلف مین
یہی اب ہے سودا حیات النبی

کیونکر کرون شکر پروردگار
کہ یہ دین پایا حیات النبی

مدینے مین مجکو بلا لیجیے
نہین اب گذارا حیات النبی

الٰہی خدا مجپہ کیجے کرم
ہون خادم تمہارا حیات النبی

ہی آثم کو دونون جہانمین فقط
تمہارا بھروسا حیات النبی

راہ نیکی کی نبی ہمکو بتاتے جائینگے
بہر بخشش پاس خالق کے بلاتے جائینگے

عشق احمد جو رہے گا جوش پر اے مومنو
تو سیہ کاری کا دھبا ہم مٹاتے جائینگے

تشنگی حشر سے کیا خوف ہو روز جزا
آب کوثر شافع محشر پلاتے جائینگے

ہم خیال جلوۂ روی نبی سے مرتے دم
بخت خوابیدہ کو بھی اپنے جگاتے جائینگے

فرقت سرور مین ور دکر جو دینگے جان ہم
تو تجھے اے آتش دوزخ بجھاتے جائینگے

حشر مین ہونگے پریشان ہم اگر اے مومنو
تو نبی بو زلف کی ہمکو سنگھاتے جائینگے

راستا عشق نبی کا جو ہمین مل جائیگا
دیکھنا اس راہ مین آنکھین بچھاتے جائینگے

ابروئے شہ کا رہے گا دھیان جو آثم ہمین
تو ہمارے زخم دل پانی چراتے جائینگے

کیا معنبر ہو دہن شہ کی ثنا سے پہلے
بو نہو مدحت گیسوے دوتا سے پہلے

چاہیے کچھ کرے فخر کا دعویٰ وہ بشر
آبرو پائے جو دانتون کی ثنا سے پہلے

دیکھکر روضۂ اقدس کو مرا دم نکلے
موت آجائے مجھے کاش قضا سے پہلے

ناتوان الفتِ احمد مین ہین طیبہ کیطرف
اوڑ کے جا پہنچین گے ہم بادِ صبا سے پہلے

حق اگر پوچھو تو خلد آپ ہی کی ہے جاگیر
کوئی جا سکتا نہین آلِ عبا سے پہلے

جسکو خواہش ہو کہ ہو عشقِ محمد کا حصول
رکھے الفت وہ بشر آلِ عبا سے پہلے

چاہ حضرت کی جو اللہ کو ہو جائے پسند
عفو ہون پھر تو گنہ روزِ جزا سے پہلے

اپنے محبوب کی خالق کو بڑھانی تھی جو شان
تو کیا خلق انہین ارض و سما سے پہلے

آپ دکھلاوین اگر خواب مین دیدار مجھے
پھر تو حاصل ہو شفا وقتِ شفا سے پہلے

نعت گوئی مین کرے پیچھے وہ انسان جو سے
شکوہ کرے لغزِ طبعِ رسا سے پہلے

ساتھ ایمان کے دون جان ہو دوزخ سے نجات
ہو اجابت مرے خالق یہ دعا سے پہلے

آپ ہین رشکِ مسیحا یہ نہین آپ سے دور
کہ جو حاصل ہو شفا مجکو دوا سے پہلے

انبیا حشر مین ہر اک سے کہین گے آ تم
کہ مدد مانگیے محبوبِ خدا سے پہلے

مین درخشان ہون نگینون شاہِ بحر و بر کے لیے
ملا ہے بال ہی مجکو عمر بھر کے لیے

ہمارے اشکون کو مردم سمجھتے ہین گوہر
صدف کا حکم بھی جاری ہے چشمِ تر کے لیے

رسول پاک کا جلوہ یہان سے دیکھین ہم کیون
نہین حجاب کوئی صاحب نظر کے لیے

وہی ہے سارے رسولون کو حکم پیش جناب
جو ربو بروے ذُکا حکم ہے قمر کے لیے

کرون مین سجدۂ طاعت ادا وہان جا کر
زمین مدینے کی یا رب ہے میرے سر کے لیے

ملک نے دیکھا جو معراج مین براق حضور
رکاب تھام کے پوچھے ادھر ادھر کے لیے

خدا کے بعد کرے بندگی محمد کی
قسم خدا کی یہ واجب ہے ہر بشر کے لیے

مین جانتا نہین شاہی مدینے کی یا رب
زمین ملے مجھے کافی جو ہو گذر کے لیے

گدا حضور کے در کے ہین سارے مستغنی
کبھی پھرینگے نہ عالم مین سیم و زر کے لیے

شب فراق کٹے دیکھون جلوۂ حضرت
دعائین مانگتا رہتا ہون اس سحر کے لیے

ہوا مدینے کی آجائے اسطرف یا رب
یہی بہت ہے عطا مجھے مشت پر کے لیے

سوار موت ہے سر پر او کھٹواب لے آثم
ضرور چاہیے سامان کچھ سفر کے لیے

ماہ و خور مین نور ہے یون آپکی تنویر سے
جیسے ذرون مین چمک ہے مہر کی تاثیر سے

موتی جھڑتے ہین دم وصف نبی تقریر سے
ہوتی ہے سلک گہر پیدا مری تحریر سے

جلد جا پونہچون مدینے مین کسی تدبیر سے
یہ بھی گل پھولے الٰہی گلشن تقدیر سے

بند آنکھین ہو گئین موسیٰ کی جس تنویر سے
نور وہ ظاہر ہوا اشنا ہاتر ہی تصویر سے

وصف حضرت جب رقم کرتا ہون لکھنے ہین علاوہ
ہوتی ہی خالی نہین کلک زبان تکبیر سے

چہرۂ انور کی مدحت جب بیان کرتا ہون نیز
والضحیٰ کی شان ملتی ہی مری تفسیر سے

عاشق احمد کی تربت پہ کیون میلا رہے
جب نہو خاک لحد کم سرمۂ تسخیر سے

الفت گیسوے شہ نے جب دیوانہ کیا
آہ پیچیدہ بڑھی کچھ حلقۂ زنجیر سے

ہون غلامان محمد سے خطا ہو گی معاف
خوف مجکو حشر مین کیا جرم کی تعزیر سے

ہین جو روشن طبع وہ میرے سمجھتے ہین کلام
لطف حاصل قند کا ہوتا ہی ملکر شیر سے

واہ رے عشق نبی روشن شب ہجران ہوئی
ہو گئی مشعل فروزان نالۂ شبگیر سے

اسکی باعث ہوتی ہی شمع سخن روشن مدام
کم نہین میری زبان بھی موم گلگیر سے

نفس امارہ سے یارب ہون سہمے مجکو گریز
رابطہ جیسے نہین ہوتا کمان کو تیر سے

نفسی نفسی سب کہینگے روز محشر انبیا
آپ ہی لینگے بچا ہر ایک کو تعزیر سے

نعت گو مشہور ہو نہین کیا مقابل ہو کوئی
کم نہین بہر عدو میری زبان شمشیر سے

حسن یوسف مین کہان تھا وہ جو پایا شاہ نے
یہ ہوا روشن ہین والشمس کی تفسیر سے

کیون نہ مستغنی ہون ہم مشہور عالم مین کھلا
جب محبت مصطفیٰ کی بڑھ گئی ہو اکسیر سے

ہو صلہ مین نعت کے شاہا عطا دو گز زمین
خاک طیبہ کی ہو بڑھکر خلد کی جاگیر سے

ہین سگ درگاہ حضرت ہون اسی کا فخر ہی
ملگیا ہی بخت میرا طالع قطمیر سے

دائرہ ہر حرف کا ہی اشرفی سے بھی سوا — کم نہین استاد کی خدمت مجھے اکسیر سے

دوست احمد کا ہی آثم کیا کریگا پیر چرخ
خود ہی جل جائیگا اکدن آہ کی تاثیر سے

خواب مین جلوۂ دیدار دکھانے والے — داغ حسرت کا مرے دل سے مٹانے والے
اونکا چہرہ ہو نکیون مہر کی صورت روشن — کعبے سے سوے مدینہ مین جو جانے والے
آنکھین دکھلائیگا کیا مہر قیامت ہمکو — زیر پا شہ کے ہم آنکھین ہین بچھانے والے
چار یارون پہ نکیون لطف نبی کا ہوتا — گمرہون کے تھے وہی راہ بتانے والے
ہم گنہگار نہ کیون آپکو ڈھونڈین ہر دم — آپ ہین نار جہنم سے بچانے والے
ذات پر آپکی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمین — آپ اللہ سے بیشک ہین ملانے والے
شربت دید سے فرمایئے مجکو سیراب — تشنہ کامون کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوے محمد کا کرے کیا آثم
ہین یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

کی ہی یہ مدح شاہ کی جوش و خروش سے — اے سامعین سنو اسے تم دل لگا کے گوش سے
ہم بادۂ محبت احمد سے مست ہین — کیا محتسب ہی کام ہمین مے فروش سے
مداح مصطفے ہون ملائک اوٹھائینگے — لاشہ اوتار دینگے جو احباب دوش سے

عشق نبی مین جگہ نہین ایک جا قرار
جابسے قیام پوچھو نہ خانہ بدوش سے

پینے کو آب اشک ہی کہانے کو لخت دل
ہجر نبی مین کام نہین نا ؤ نوش سے

آثم ترا کلام نہ کسطرح ہو پسند
نسبت تلمذی کی تو رکھتا ہی ہوش سے

الفت ہی جنکو روی رسالت مآب سے
ڈرنے لگے وہ نہین تپش آفتاب سے

پردہ ہٹے جو زلف کا روئے جناب سے
جانے ہر ایک مہر ہی نکلا سحاب سے

یہ داغ عشق نہین وچہار یار کا
عالم مین کم نہین ہی ذرا آفتاب سے

گل سے کہین سوا ہی بہار رخ حضور
بڑھکر پسینہ چہرے کا پایا گلاب سے

یہ قدر و منزلت شب معراج پائی تہی
آنکہونکو اپنی ملتے تہے قوسین کاب سے

ہی ذات پاک آپکی بعد خدا بزرگ
ثابت ہوا ہی ہمکو خدا کی کتاب سے

کیا آگے کوئی شاہ کے دعوی کرے حضور
نسبت ہو نقش پا کو نہ جب آفتاب سے

دیدار شاہ خواب ہی مین ہو مجہے نصیب
چہوٹون الہی جلد کہین اضطراب سے

وہ رند ہین کہ بادۂ الفت سے مست ہین
زاہد غرض نہین ہی ہمین کچہ شراب سے

ہشیار گو ہین پر ہمین غفلت ہی رات دن
بدتر ہی جاگنا بہی ہمارا تو خواب سے

جو شی ہوا ہین جہان کی فانی ہو لا کلام
دیکہو فلک کی ملتی ہی صورت حباب سے

ابتک گرا نہ سوئے مدینہ تو کسلیے / پوچھے تو کوئی یہ دل خانہ خراب سے

صدقے مین اہل بیت رسالت مآب کے / یارب نجات ہو آئین قہر عذاب سے

برباد میری خاک نہوگی پس فنا / الفت اگر رہیگی مجھے بوتراب سے

عصیان اگر بہت ہین تو رحمت بھی ہی فزون / گھبرائینگے کبھی نہ حساب و کتاب سے

اللہ اوس بشر کو نکیونکر رکھے عزیز / آثم ہو جسکو عشق رسالت مآب سے

جو زلف مین خوشبو ہی وہ عنبر مین نہین ہی / جو حسن ہی رخ مین وہ گل تر مین نہین ہی

دندان مبارک نے صفا پائی تھی جو کچھ / وہ آب وہ جلوہ کسی گوہر مین نہین ہی

ذرونکو مدینے کے مین انجم کہون کیونکر / یہ روشنی ہرگز کسی اختر مین نہین ہی

بوبکر و عمر اور بھی عثمان کی ہو الفت / کچھ لطف فقط الفت حیدر مین نہین ہی

ہی جلوہ رخسار مین جو آپ کے تنویر / یہ نور شہا نیر خاور مین نہین ہی

آجائے نظر خواب ہی مین جلوہ حضرت / جانا جو مدینے کا مقدر مین نہین ہی

جو دیدہ پر اشک مین رہتا ہی مرے جوش / یہ جوش کسیطرح سمندر مین نہین ہی

اسدتک ای شاہ ثنا خوان ہی تمھارا / ذکر آپکا بتلائیے کس گھر مین نہین ہی

کیون پیاس کی شدت کا تجھے خوف ہی آثم / کیا آب بھرا چشمہ کوثر مین نہین ہی

حبیب حق کی جب مدح و ثنا کی — ہوئی نازل وہین رحمت خدا کی
ہوئی حاصل فضیلت امتون پر — ہمین وہ دولت ایمان عطا کی
وہ بہر چشم دل سرمہ ہو سرور — میسر خاک ہو جو کفش پا کی
ہو کون اونکے سوا محبوب حق کا — فزون ہی سب سے عزت مصطفیٰ کی
گناہون پر ہوا راغب تو اے دل — خدا سے بھی نہ کچھ شرم و حیا کی
خیال آتے ہی لب پے جان آئی — لب جان بخش ہی آیت شفا کی
عمل جب ایک بھی بہتر نہ پائین — نہ کیون پھر فکر ہو روز جزا کی
خدا قرآن مین جب مدح فرمائے — بشر سے کیا ثنا ہو مصطفیٰ کی
خطائین ہین جو کثرت سے ہماری — تو رحمت بھی نہین ہی کم خدا کی

مدینے مین نہ آتش کو بلایا
نہ درد ہجر کی شاہا دوا کی

تو ہی خلاق عالم بے گمان ہی — خدایا دوسرا تجسا کہان ہی
لکھون کسطرح مین تعریف تیری — زبان کو میری یہ طاقت کہان ہی
بزرگی ہو محمد کی بیان کیا — شرف قرآن سے جنکا عیان ہی
ہوا کوئی نہ ہوگا مثل ہرگز — محمد بادشاہ انس و جان ہی

مجھے کیا آفتاب حشر کا خوف
جگر مین داغ حب شہ کا نہان ہی

گدائی ہو میسر اوسکی مجھکو
کہ جس در کا گدا سارا جہان ہی

بشر سے ہو سکے کیا نعت احمد
کہ خود مدحت سرا حق کی زبان ہی

تڑپتا ہی دل بیتاب میرا
لبون پر ہر گھڑی آہ و فغان ہی

ق

خدا کے واسطے صورت دکھا دو
کہ طاقت طاق ہی رخصت توان ہی

وہی ذرہ بنا ہی کوے شہ کا
خدا جسپر نہایت مہربان ہی

مدینے مین اسے بلوا لیجیے آپ
یہ آثم ہجر مین اب نیم جان ہی

حبیب حق محمد مصطفیٰ ہی
مقابل شاہ کے کب دوسرا ہی

گروہ مومنو خوف خدا تم
کہ سر پر بے گمان روز جزا ہی

بھلا ایسے مین اوسکے شک رہے کیا
کہ جنکے حکم مین ارض و سما ہی

مجھے کیا گر ہے محشر کا ہی ڈر
میسر دامن آل عبا ہی

گنہگار ہون پر نہ کیون ہو ناز مجھکو
شفیع حشر فخر انبیا ہی

مین لکھتا وصف فخر انبیا ہون
زبان پر ہر گھڑی صلِّ علیٰ ہی

دلا خورشید کی ہی کیا حقیقت
تو محبوب خدا پر شیفتا ہی

رخ حضرت کی کیا مدحت کروں میں — وہ آئینہ عجب اک حق نما ہی

مدینے میں بلالو اسکو شاہا
تمھارے در کا یہ آثم گدا ہی

پریدہ رنگ ہی جو ماہتاب کے بدلے — تو روز ہجر ہی داغ آفتاب کے بدلے
سمجھکے نیک جو کرتے ہیں شرک و بدعت کو — پھینکےنگے نار سقر میں ثواب کے بدلے
یہ زار عشق نبی نے کیا ہی ای گردون — کہ روز غش مجھے آتا ہی خواب کے بدلے
میں نعت گو ہوں نکیرین سے ڈروں کیونکر — وہ جان لے نہیں سکتے جواب کے بدلے

یہ عشق شاہ میں آثم بڑھی مری عزت
جنون ہی نام ہوا ہی خطاب کے بدلے

راہ سیدھی ہو عنایت مصطفی کے واسطے — ہاتھ میں ہر دم اٹھاتا ہوں دعا کے واسطے
یا الٰہی میں گناہوں میں ہوں بالکل مبتلا — رحم کر مجھپر جناب مصطفی کے واسطے
ہیں مریض عشق احمد کیوں نہ راحت ہو نصیب — ای مسیحا کیوں کہیں تجھے شفا کے واسطے
عزت کونین حاصل ہو مجھے ای میرے رب — فخر عالم مالک ہر دو سرا کے واسطے
کچھ نہ دے تکلیف مجکو تیزی خورشید حشر — ای محمد مصطفی آل عبا کے واسطے
یا الٰہی دولت ایمان بڑھے عصیان گھٹیں — رحم کر تو شافع روز جزا کے واسطے

جلوۂ پر نور اپنا مجکو دکھلا دیجیے
ای سہ برج رسالت والضحی کے واسطے

ہے دعا آثم کی ای خالق یہی صبح و مسا
خاتمہ بالخیر ہو آل عبا کے واسطے

عشق احمد مین بیقراری ہی
مجکو ہر وقت آہ و زاری ہی

یا الٰہی نصیب ہو طیبہ
اب سکونت یہان کی بھاری ہی

مہربان وہ نہو تو آفت ہی
اوسکی رحمت سے رستگاری ہی

عشق احمد کا داغ ہی دل پر
اشک خونی کی نہر جاری ہی

جا رہا ہی لیے ہوے اب شوق
مجکو کب حاجت سواری ہی

یا الٰہی مدینے جاکے مرون
موت مجکو وہان کی پیاری ہی

شب معراج بول اوٹھے جبریل
آج احمد پہ لطف باری ہی

سارا عالم مہک رہا ہی کیون
زلف حضرت نے کیا سنواری ہی

پیاسے ہم کیون رہینگے محشر مین
اک دہان بھی تو نہر جاری ہی

اب مدینے بلا لیے حضرت
سخت آثم کو بیقراری ہی

یون انبیا ہین سرور ذیشان کے سامنے
انجم ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

مصحف کے آگے اور صحیفونکی قدر کیا
رتبہ ہو گیا زبور کا قرآن کے سامنے

کوئی نبی کے مثل نہین ایک بھی حسین
کہدونگا حشر کو یہی خوبان کے سامنے

یون ہین حسین جہان کے آگے جناب کے
ذرے ہون جیسے مہر درخشان کے سامنے

گھل جائے روتے روتے نکیون تن مرا تمام
بنیاد کیا محل کی ہو طوفان کے سامنے

شرمندہ ہون گناہون سے کیا منہ دکھاؤنگا
جاونگا کسطرح سے مین یزدان کے سامنے

وہ دن بھی ہو نصیب کہ طیبہ مین جا کے ہم
استادہ دست بستہ ہون دربان کے سامنے

آئے قضا سفر مین مدینے کے ای خدا
ہو اپنی قبر گور غریبان کے سامنے

کیا سامنا لبون کا کرے لعل بے بہا
کیا ہو عقیق لعل بدخشان کے سامنے

ہون خوشہ چین خرمن فیض جناب ہوش
آثم مین چپ نہونگا سخندان کے سامنے

جب وصف زلف سرور میرے دہن سے نکلے
ہر گز نہ پھر جہان مین نافہ ہرن سے نکلے

بھاگون سوئے مدینہ پرسے کرون کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نام حبیب خالق او سدم بھی ہو زبان پر
جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہون مین وطن کو
جیسے خزان مین بلبل نالان چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دست جنون نہ باہر جیب کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کب اپنا یارب سچ کہن سے نکلے
حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک
شیدا نبی کا جسدم اپنے وطن سے نکلے

جانے کہیں مدینے آرام ہو میسر
اثمؔ بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خواب میں منہ دکھا دیا کسنے
بخت میرا جگا دیا کسنے
نور ایمان عطا کیا کسنے
داغ عصیان مٹا دیا کسنے
مجکو شیدا کیا محمد کا
دین حق کو بتا دیا کسنے
پاس خالق کے لیگئے جبریل
حق سے شہ کو ملا دیا کسنے
شب معراج لینے آیا کون
سر کو در پر جھکا دیا کسنے
کسکی پیدا ہوئی ہوا مجکو
دل کو میرے اڑا دیا کسنے
مجکو سودا تھا زلف حضرت کا
طوق ناحق پنھا دیا کسنے
کیوں نہیں ہوتی ہے تمنا پوری
نفس پیچھے لگا دیا کسنے
کسنے رویا میں جلوہ دکھلایا
دل کو میرے بڑھا دیا کسنے
جان تازہ جو بخشدی مجکو
آب زمزم پلا دیا کسنے

اثمؔ اک تو تھا جہل مطلق
اب سخنور بنا دیا کسنے

اپنا رسول سو منو حق کا حبیب ہی
جسکے سبب سے نعمت عقبیٰ نصیب ہی

کر میرے حال پر نظر مہر ای خدا
اب حال ہجر شاہ مین میرا عجیب ہی

درگاہ مین خدا کی دعا ہی یہ رات دن
دوزخ سے لے بچا تو خدایا مجیب ہی

سردار دو جہان کے جو در کا غلام ہی
بڑھکر نہ اوس سے کوئی شریف نجیب ہی

حامی ترے سوا نہین شہ ونکا کوئی اور
عصیان کے درد کا تو ہی بہتر طبیب ہی

رکھتے خیال چہرۂ احمد ہین رات دن
خورشید سے بھی بڑھکے ہمارا نصیب ہی

پایا جو اوج نعت سے کہنے لگا ہر ایک
مداح کی زبان بھی زبان خطیب ہی

ہجر نبی مین ہون کبھی نالان کبھی خموش
قصہ مرا غریب ہی حالت عجیب ہی

بہر خدا مدینے مین بلوائیے مجھے
اس ہند مین خراب عاجز غریب ہی

مہمان کوئی دم کا ہی فرقت مین شاہ کی
جنت ملیگی تجکو یہ اثم قریب ہی

زبان پر جسکے وصف شاہ دین ہی
میسر خلد اوسکو بالیقین ہی

بشر کیا ہین بجا لائین نہ جو حکم
کہ خادم آپ کا روح الامین ہی

رسالت ختم ہی شاہ رسل پر
حقیقت مین وہ ختم المرسلین ہی

وہان جاکر نہ کیون مشکل ہو پھرنا
جو ہی جنت وہ طیبہ کی زمین ہی

اور نہین کے واسطے کی خلق دنیا — اور نہین کے واسطے عرش برین ہی
مثال احمد کے کیونکر ہو سکے خلق — ہوا کوئی نہو گا اور نہین ہی
گنہ کرتے ہو تمپر ہو گی بخشش — یہ رحمت خاص تمپر مومنین ہی
درشہ کے سوا جاؤن کدھر مین — کہ اوپر آسمان نیچے زمین ہی

وہی محبوب خالق ہی جہان مین
جو آثم دہر مین ہمدرد دین ہی

یاد جب چہرۂ انور کی ضیا آتی ہی — اور بھی آئینہ دلمین صفا آتی ہی
بوے گل بھر کے جو دامن مین صبا آتی ہی — یاد اوسوقت مدینے کی ہوا آتی ہی
ماہ و خورشید نظر سے مرے گر جاتے ہین — یاد جب صورت محبوب خدا آتی ہی
ای نبی بہر خدا مجھپہ کرم کی ہو نظر — اب گنا ہون سے مجھے اپنے حیا آتی ہی
چاہتا ہون یہی اللہ سے دیکھون طیبہ — اب مجھے اسکے سوا کچھ نہ دعا آتی ہی
شربت دید پلا دو تو ابھی صحت ہو — کب مسیحا کو بھلا میری دوا آتی ہی
واہ رے عشق کہ لیتا ہون بلائین ہنسکر — ناز کرتی جو مدینے سے صبا آتی ہی
اپنی آنکھون مین جگہ دیتی ہین حورین اوسکو — جسکی ای مومنو طیبہ مین قضا آتی ہی
شب عصیان کی سیاہی نے جو گھیرا اکیلا — جبہ آتی ہی یہ مانند بلا آتی ہی

میں وہ بیمار ہوں کہتے ہیں اطبا مجھے
مرض عشق کی کب ہمکو دوا آتی ہے

رحم کرنے کے تو مشتاق ہیں شاہ عادل
جور مطلق نہیں آتا نہ جفا آتی ہے

الفت شافع محشر ہی تو پھر کیا غم ہے
مرے کانوں میں ہر وقت صدا آتی ہے

وہ بھی دن آئیں کہیں دیکھے حال احباب
اب تو آثم کی مدینے میں قضا آتی ہے

کرم کر یا الٰہی ہجر کعبے سے تنگ دستی ہے
مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہے

مجھے کو اک فقط خواہش نہیں دیدار حضرت کی
زیارت گوشہ عالم کی اک دنیا ترستی ہے

ملا کرتی ہے جنکو بادۂ سرور خواہش دل سے
خریدو مول اسکو نہایت یہ تو سستی ہے

خیال نعت احمد میں مجھے مسرت رکھتی ہے
طبیعت ہے جری میری کمر ہر وقت کستی ہے

مرے جی میں ہے جو زائر کہ آئے اوس سے کہیں چھپ
بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہے

تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا
عروج اسکو نہیں کہتے ہیں تو عین پستی ہے

ہوا آثم میں شغل نعت سے یہ خوش قسمت
کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہے

دل ذکر محمد سے مرا شاد ہوا ہے
کس حسن سے ویرانہ یہ آباد ہوا ہے

ہر ہفتہ میں سو مرتبہ کھلتا ہے مرا حال
اچھا اثر نالہ و فریاد ہوا ہے

اک روز مری جان ہی لیگا غم عصیان
یہ نفس مرے واسطے جلاد ہوا ہی

ہوتے نہ اگر آپ تو اک شی بھی نہوتی
صدقے مین یہ سب عالم ایجاد ہوا ہی

اللہ تو کر رحم بچا نار سقر سے
دل نفس کے ہاتھون سے تو برباد ہوا ہی

کیا دور ہے جو فرمائین مرے حال پہ وہ رحم
ان روز دن مرا والب فریاد ہوا ہی

سب جن و بشر مجکو بھلادے نہین دیکھے
نام آپکا جسدن سے مجھے یاد ہوا ہی

دل کھینچتا ہی صورت پر نور کا نقشہ
وہ دہر مین اب ثانی بہزاد ہوا ہی

کیونکر نہو آثم ترے اشعار کا شہرہ
تو فیض سے اب ہوش کے استاد ہوا ہی

کہوں ای مومنو مین کیا عرب کی شان و شوکت ہی
ادھی جا پہ برستی ہر گھڑی خالق کی رحمت ہی

وہان جا کر نہین آتا کسی صورت دل مضطر
مدینے کی زمین ہی کہ فلک کیا عین جنت ہی

کسی صورت سے مین دیکھون مدینہ یا مرے مولا
تمنا ہی یہی ہر دم یہی اک دل مین حسرت ہی

دکھایا جلوہ حضرت نے خدا نے دونون عالم کو
اسیکا نام رحمت ہی اسیکا نام شفقت ہی

شب معراج قدسی منتظر تھے شاہ والا کے
اسیکا نام حرمت ہی اسیکا نام عزت ہی

نہین آئینہ ہو سکتا مقابل روے حضرت کے
اسیکا نام ہیبت ہی اسیکا نام صورت ہی

فقط اک مین ہی کر مدح شاہ دین نہین کرتا
تمامی خلق مین مشہور سرور کی جلالت ہی

اوسیکو معرفت اللہ کی ملتی ہی عالم میں
مقدر مین لکھی ہی جسکے دوزخ کیا کرے کوئی
میسر جس کسیکو مومنو حضرت کی بیعت ہی
ہو ئی ورنہ سبکے حق مین گمرہی کی ہدایت ہی

مدینے کو چلا مین جب توکل کرکے خالق پر
تو آثم سب لگے کہنے اسیکا نام ہمت ہی

طبع کہتی ہی بیان کام کسیکا کیا ہی
نعت محبوب خداوند مین سودا کیا ہی
جلوہ روے محمد سے جہان ہی روشن
واہ وا اصل علے نور سراپا کیا ہی
شب معراج جو جبریل امین لائے براق
سنکے شہ بولے مجھے حق نے بلایا کیا ہی
ہی جو قسمت مین زیارت تو کبھی ہو گی نصیب
مین ہون کیا چیز بھلا میرا ارادا کیا ہی
چاند سورج کو نہین روے نبی سے نسبت
مرحبا صل علے نور کا چہرا کیا ہی
ہی مرے سر مین بھرا عشق محمد کا جنون
پوچھے یہ کوئی مسیحا سے کہ بگڑا کیا ہی
توبہ کرتا ہی تو عصیان سے تو اے دل کرلے
موت نزدیک ہی جینے کا بھروسا کیا ہی

جسکا مداح خداوند جہان ہو آثم
اوسکی تحریر کرے نعت یہ بندا کیا ہی

نبی کیسا مسیحا ہی تو یہ ہی
جہانمین ہمکو پیارا ہی تو یہ ہی
الٰہی روضۂ احمد دکھا دے
مرے دل کی تمنا ہی تو یہ ہی

ہوا ظاہر تڑپ سے دل کی ہمکو | اگر عالم مین پارا ہی تو یہ ہی
خدا کو بھولنا بے فکر رہنا | حقیقت مین جو دنیا ہی تو یہ ہی
رہون کیونکر نہ محوِ نعتِ احمد | شفاعت کا سہارا ہی تو یہ ہی
خدا برحق نبی برحق ہی بیشک | ہر اک کے لب پہ کلما ہی تو یہ ہی

کبھی تو سونگھون نلوے زلف آثم
مرے سر مین جو سودا ہی تو یہ ہی

امید ہی مجھے ای شاہ جہان نثار سے | نجات دونگا کبھی دوزخ مین فضل باری سے
ہوس رکھین گے مدینے کی جیتے ہین جبتک | نہ باز آئینگے ہم اس امیدواری سے
ہمین لحد مین نکیرین سونے دو دم بھر | رہا ہی آٹھ پہر کام بیقراری سے
مدینے کی ہو زیارت جو میری قسمت مین | تو ہوگی ورنہ نہین سود اس آہ و زاری سے

نگاہ مہر کبھی تو رسول کی ہوگی
ہمیشہ کام ہی آثم کو خاکساری سے

یا الٰہی مری بخشش کی یہ صورت نکلے | مرتے دم احمد مختار کی مدحت نکلے
کیا عجب ہی کہ طفیل آپکے روز محشر | کلمہ پڑھتی ہوئی قبرون سے امت نکلے
ہوگئے آتش دوزخ سے وہ انسان بری | سارے عالم مین جو پابند شریعت نکلے

دونون عالم کا کیا آپکو حق نے سردار
کام بندون کے سب آپہی کے بدولت نکلے

ہو تمنا کہ مدینے کو چلون سر کے بل
کسی صورت سے الٰہی مری حسرت نکلے

گرچہ ہون بندۂ ناچیز مگر عاشق ہون
کیون نہ ہر ایک کے منہ سے مری مدحت نکلے

نکلون مین ہند سے طیبہ کی طرف گر آثم
ساتہے کے واسطے اللہ کی رحمت نکلے

پھیلا ہوا نبی کا زمانے مین نور ہی
ہر ایک شی کا اونکے قدم سے ظہور ہی

حق نے شفیع امت عاصی کیا تمہین
محشر کے روز میری خبر بھی ضرور ہی

آثم نہین ہی حشر مین کچھ خوف بازپرس
شافع ہمارا شافع یوم النشور ہی

سب کفر دور ہو گیا حضرت کے سامنے
ظلمت تمام مٹ گئی رحمت کے سامنے

ہی یون تو ایک ایک نبی کا نسب درست
لیکن ہی کم نبی کی شرافت کے سامنے

تشبیہ کس سے دون قد اقدس کی ہی یہ فکر
طوبیٰ خجل ہوگئے جو قامت کے سامنے

پابند ہون خدا کا خدا کے رسول کا
بدعت نہ چل سکیگی شریعت کے سامنے

وہ چاہینگے تو کچھ بھی نہ بگڑیگا حشر مین
کیا کثرت خطا ہی شفاعت کے سامنے

جو عاشق رسول ہین کیا اونکو احتیاج
کیا مال و زر ہی عشق کی دولت کے سامنے

طرفہ صفا ہی روے مصفا مین آپکے / آئینہ کیون خجل نہو صورت کے سامنے
جنت ہی ایسی کوے محمد کے روبرو / جیسے جہان کے باغ ہین جنت کے سامنے

آثم کی یہ دعا ہی الٰہی کہ رات دن
روتا رہے وہ روضہ حضرت کے سامنے

یارب جو مین نے نعت لکھی ہی جناب کی / محشر کے دن نہ شکل دکھانا عذاب کی
عشق نبی ہو دل مین زبان پر ہو تیرا نام / نوبت کہین نہ پہنچے حساب و کتاب کی
چاہا جو لکھنا مدح رخ و زلف شاہ کا / حاجت دوات کو ہوئی مشک و گلاب کی
عصیان مرے معاف تو رحمت سے اپنی کر / دہشت سے مجھے بہت ہی کتاب و حساب کی
فرقت مین شاہ دین کے نہین چین ایکدم / یارب کوئی بھی حد ہی مرے اضطراب کی
ہر روز ازل سے شاہ کے گھر کا غلام ہون / مدحت نہ کیون کرون مین رسالت مآب کی
پھیلا ہی جلوہ یون رخ شہ کا جہان مین / عالم مین جیسے روشنی ہی آفتاب کی
کرنا زمین مین دفن نہ مجھ روسیاہ کو / چلائیگی زمین مری مٹی خراب کی
جان عزیز تک بھی مین اسپر کرون فدا / دہلیز ہاتھ آئے جو عالی جناب کی
پھر تو مدینے پہونچونگا جو ہونگا نقش پا / میری دعا خدا نے اگر مستجاب کی

آثم تمام عمر تو غفلت مین کٹ گئی / ہشیار اب تو ہو کہ وہ باتین تھین کبھی

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوب خدا ٹھیرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخر انبیا ٹھیرے

شریعت کا کیا پابندگی کی ہدایت کی
ہوئے خضر رہ مقصود سب کے رہنما ٹھیرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوئے جن و بشر پیدا
شفیع عاصیاں سب کے وہ ہر اک کے پیشوا ٹھیرے

بصارت ہوتی ہی حاصل فقط فیض زیارت سے
مری آنکھوں کا سرمہ کیوں نہ شہ کی خاک پا ٹھیرے

تمہاری ہی ضیا سے رخ کے ماہ و مہر روشن ہیں
تمہیں شمس الضحیٰ ٹھیرے تمہیں بدر الدجیٰ ٹھیرے

خدا کا شکر اس امت میں پیدا کیا حق نے
مرے مالک مرے آقا محمد مصطفےٰ ٹھیرے

الٰہی خواب ہی میں شربت دیدار مجھ کو دے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھیرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رخ کی
مقابل سے محبوب خدا کے کوئی کیا ٹھیرے

وہیں ٹھہرا اسے اب رحمت حق سایہ کرنے کو
جہاں آرام کرنے کو حبیب کبریا ٹھیرے

اگر مل جائے پینے کے لیے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جائے وہ آب بقا ٹھیرے

ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں آثم میں محمد کا
تعجب کیا ہی جو مقبول حق میری ثنا ٹھیرے

دل میں ہی مدتوں سے محبت رسول کی
یارب ہو خواب ہی میں زیارت رسول کی

حق تو یہ ہی کہ ہر دم دیندار کے لیے
واجب خدا کے بعد ہو طاعت رسول کی

کیونکر نہ اہل کفر کی ہوں پست ہمتیں
جب حشر تک ہے یہ شریعت رسول کی

نفسی کہینگے حشر مین جب سارے انبیا
اوسدم قبول ہوگی شفاعت رسول کی

نکلیگا منہ سے کلمۂ طیب رسول کا
جب روز حشر اوٹھیگی امت رسول کی

موسیٰ کو فخر ہو ید بیضا پر اپنے کیا
بڑھکر تھی اوس سے مہر نبوت رسول کی

حب نبی کا داغ رہے دل پہ حشر تک
مر کر بھی ہو نہ کم مجھے الفت رسول کی

گو ہم گناہگار بہت ہین مگر ضرور
جا بیٹھینگے سوے خلد بدولت رسول کی

ایسا نہین ہے کوئی شہنشاہ دوسرا
دونون جہان مین ہے رسالت رسول کی

اسلام کی جہان مین ہے کیون نہ روشنی
ہے مثل آفتاب ہدایت رسول کی

اونکا کلام حق کی ہے درگاہ مین قبول
جو صدق دل سے کرتے ہین بیعت رسول کی

آتے تھے وقت جنگ نہ زنہار سامنے
ایسی تھی اہل کفر کو ہیبت رسول کی

خالی نہین ہون عشق سے آثم مین ایکدم
دی ہے مجھے خدا نے محبت رسول کی

لب پہ مدح شاہ ہدا ہے عشق محمد دل مین بھرا ہے
لب پہ ثنا ہے صبح و مسا ہے شکر خدا ہے شکر خدا ہے

ختم رسل کی شان بڑا ہے رتبہ انکا سب سے سوا ہے
تاج شفاعت سر پہ رکھا ہے تابع اونکا شاہ و گدا ہے

خلق کے سرور سب کے افسر حامی امت ہین پیمبر
شافع محشر اسم ہے اونکا نام پہ اونکے صل علیٰ ہے

گل سے ہے بہتر اوبر محمد شان سے بڑھکر ہین سب سے محمد
واہ رے شان رسول محمد دونون جہان مین پھیلی ضیا ہے

حق نے بنایا فخر دو عالم کہ ہو مقابل نیر اعظم
سب سے معظم کل سے مکرم وہ جو جہان کا شاہ ہوا ہے

حشر کا مجھکو خوف و خطر ہے آپکو لینا میری خبر ہے
آپکے تابع جن و بشر ہے شمس و قمر ہے ارض و سما ہے

ہیں جو آثم نفس ہے دشمن رکھنا الٰہی شر سے اسکے
ہاتھ میں دینا شاہ کا دامن مجھکو فکر روز جزا ہے

یارب طرف مدینے کے جب قافلا چلے
آثم بھی سوئے روضۂ خیر الوریٰ چلے

آتی ندائے غیب ہے ہر دم یہ کان میں
حضرت پہ جو فدا ہو مدینے چلا چلے

سب دیکھنے کو جاتے ہیں اس شہ کے روضہ کو
اللہ دن وہ آئے کہ یہ بھی گدا چلے

اللہ سے دعا ہے شب و روز یہ مری
وہ وقت آئے طیبہ کو یہ مبتلا چلے

لبیک کی جگہ پڑھیں سب شعر نعت کے
ایسا ہمارے ساتھ کوئی قافلا چلے

بوئے مزار پاک چلی آئے دم بدم
قدرت سے تیری ایسی الٰہی ہوا چلے

پھر کون بخشوائے کہا سچ اسیر نے
شافع نہو تو کام شفاعت کا کیا چلے

آثم نہ کیوں مدینے کو جاؤں میں سر کے بل
اس رہ میں پا پیادہ بہت اولیا چلے

جو صدق دل سے شاہ پہ ایمان لائینگے
روز جزا رسول انھیں بخشوا لینگے

بارگناہ سر پہ جو ہم لیکے جائینگے
خالق کو روز حشر میں کیا منہ دکھائینگے

منظور حق کو ہی تو مدینے کو جائینگے
سوتے ہوئے نصیب کو اپنے جگائینگے

جسدم حصول ہوگی زیارت رسول کی
آنکھوں مین خاک پاے نبی ہم لگائینگے

جاکر مدینے مین جو قضا آئیگی کبھی
زائر بڑے ادب سے جنازہ اوٹھائینگے

ہم تشنہ لب ہین عشق محمد مین بیقرار
کعبے کے چشمے پیاس ہماری بجھائینگے

اللہ زندگی مین یہ ہوگا ہمین نصیب
بستر کبھی مدینے مین ہم بھی لگائینگے

اے دل تو رہ مدام شریعت پہ مستعد
پیرو بنینگے ہم تجھے رہبر بنائینگے

آثم کی طرح گو ہین ماتم مین مبتلا
پر نعت پڑھتے روبرو خالق کے جائینگے

کہتے تھے دیکھکے حضرت کو زمانے والے
ہین نبی جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائینگے وہی روز جزا خالق سے
ہین وہی آتش دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہے محمد کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہے وہ خدا سے ہین ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایمان مگر
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہین محمد کے جو پیرو وہی ہین حق پہ فدا
راہ دین مین ہین وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہے تو کچھ غم نہین اے چشم کرم
ہین نبی طالع خفتہ کے جگانے والے

بھیجو ان کسطرح نہ حضرت پہ درود و سلام
ہین یہی فوج غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جلد فلک جلد پڑھو صل علے
عرش پر آتے ہین معراج کو آنے والے

آل و زر اپنا رہ حق مین لٹا دیتے تھے
بڑھکے حاتم سے تھے احمد کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نام حضرت
مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابو جہل ہو عاشق ہوا ویس
جان اغیار دین دشمن ہون جلانے والے

ہم ہین گریان غم احمد مین ہین خوش قسمت کیا
نارِ دوزخ کو ہین اشکونسے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہان کی رحمت
تھے نبی بگڑے ہوے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ گر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھونکو بچھانے والے

پاے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کو تو
لاکھ آثم کو ہٹائینگے ہٹانے والے

رحمت خدا کی عفو گناہی مین رہ گئی
کچھ کچھ سپیدی آکے سیاہی مین رہ گئی

واپس نہ آئی مورد الطاف ہو گئی
درخواست جا کے دفتر شاہی مین رہ گئی

بخشش کی تھی امید جو پوچھا فرشتون سے
ڈگری ہماری دو کی گواہی مین رہ گئی

جب اوسکے ہاتھ دامن توبہ نہ آسکا
رو کر خطا جناب الٰہی مین رہ گئی

دریاے عشق شہ سے نہ ہم پار ہو سکے
کشتی ہمارے دل کی تباہی مین رہ گئی

اللہ و مصطفٰے سے بہت کی ہے التجا
کوشش ذرا نہ عذر گناہی مین رہ گئی

طیبہ چلا تو موت نے لی راہ میں خبر
حسرت دل مسافر راہی میں رہ گئی

حامی ہر ایک جا ہیں مرے شافع امم
مشکل نہ کوئی عفو گناہی میں رہ گئی

پونہچے مدینے بحر الم سے اتر کے لوگ
کشتی مری حضور تباہی میں رہ گئی

پونہچا نہ جب میں طیبہ تو ظاہر یہ ہو گیا
جا کر دعا جناب الٰہی میں رہ گئی

آثم اگر ہے تجھکو محبت رسول کی
پھر کتنی دیر فضل الٰہی میں رہ گئی

میرے دلمیں نہ یہ ارمان خدا رہنے دے
عمر بھر کوچۂ احمد میں پڑا رہنے دے

جاؤں روضے کی زیارت کو تو خادم کہیں
اسکو بھی در پہ تو اے شاہ پڑا رہنے دے

طبع کہتی ہے جہالت کا نکر پاس ذرا
ہے کرشاہ کی تو شرم و حیا رہنے دے

کیوں نکرتا رہوں ہر وقت شکایت اسکی
جب مقدر نے مجھے احمد سے جدا رہنے دے

تجکو اے دل ہے اگر سرور دیں کی الفت
پیش اللہ تو سر اپنا جھکا رہنے دے

نامہ کیا خود ہی میں اڑ جاؤنگا ہو کر لاغر
اپنا احسان تو اے باد صبا رہنے دے

جو تصور نکرے وصل کا اوسکا ہے دل
تیغ فرقت سے تو تسمہ نہ لگا رہنے دے

کیا تعجب ہے جو دیدار محمد ہو نصیب
آثم آنکھوں کو دم نزع کھلا رہنے دے

ذرا قبول جو میرا سلام ہوجائے / تو سارے ہیچ سرا کونین تام ہوجائے
نصیب ہو جو گدائی حضور کے در کی / تو سر بلند یہ ادنے غلام ہوجائے
الٰہی کرتے رہین ہیچ رو و زلف نبی / بسر ہماری یون ہی صبح و شام ہوجائے
خیال احمد مرسل ہمین مدام رہے / اسی مین عمر ہماری تمام ہوجائے
الٰہی جس گھڑی تقسیم ہو شراب طہور / نصیب ہمکو بھی اک اوسکا جام ہوجائے

الٰہی پونہچے مدینے مین جب کبھی آتش
قبول درگہ شہ مین سلام ہوجائے

جان ہی شہ پہ فدا کوئی بشر کیا جانے / جو نہ بیمار ہو وہ درد جگر کیا جانے
عزت سرور دین سے تھے صحابہ واقف / رتبہ اوس شاہ کا ہر ایک بشر کیا جانے
اشک بہتے ہین جو فرقت مین محمد مدام / جانتا ہی مرا دل و دیدۂ تر کیا جانے
گیسو و چہرۂ حضرت مین جو کچھ ہو خوبی / اوسکو اس دہر کی شام و سحر کیا جانے
مجھے پوچھو کہ ہون محتاج نبی اور کوئی / جز مرے ہیچ سرا لی کا ہنر کیا جانے
مجھے اوس چہرۂ پرنور کی پوچھو تعریف / شمس حیران ہی داغی ہو قمر کیا جانے
اختر نور ہون دندان مبارک جب عیان / کوئی وصاف بھلا ادنکو گہر کیا جانے

جسکو اللہ نے عقل سلیم اے آتش / کفر و اسلام کا وہ نفع و ضرر کیا جانے

حیف سب لوگ مدینے کو ہین اُٹھے جاتے | ہم وہ بدبخت ہین رہجاتے ہین جاتے جاتے
آرزو یہ ہی کہ جاتے جو مدینے کی طرف | بجا لبیک غزل اپنی سناتے جاتے
ہوتے اسطرح پریشان نہ سودا ہوتا | زلف اپنی ہمین سرور جو سنگھاتے جاتے
مرتبہ ہی یہ محمد کا کہ خادم اونکے | بے کہے قم کہے ہین مردونکو جلاتے جاتے
فضل اللہ سے ہم مورد الطاف رہے | کیون کسی اورکا احسان اوٹھاتے جاتے
ہوتی ای شاہ ذرا بھی نظر لطف اگر | داغ عصیان دل مجرمونسے مٹاتے جاتے
خواب مین بھی ہمین ہوتا جو نظارہ شہ کا | بخت خوابیدہ کو ہم پھر تو جگاتے جاتے
ہم گنہگار ہین اللہ سے شرمندہ ہین | نقش عصیان کو نہ کیون رو کے مٹاتے جاتے
طرفہ کی جو کبھی کان مین آتی آواز | ہم سرراہ ان آنکھون کو بچھاتے جاتے

ہاتھ آتی جو درِ شاہ کی خاک ای اثم
سوے طیبہ اوسے آنکھونمین لگاتے جاتے

وہی عدوے رسالت مآب رہتا ہی | خدا کا جسپہ جہان مین عتاب رہتا ہی
بڑھے نکیون ورق مہر کی مثال فروغ | زبان پہ وصف رسالت مآب رہتا ہی
حجاب ہی رخ شہ سے جو مہر گردون کو | تو نقش پا سے خجل ماہتاب رہتا ہی
نہ وہ بلاتے ہین طیبہ نہ موت آتی ہی | اسی سے دلکو مرے اضطراب رہتا ہی

مجھے ظلمت عصیان بھلا ڈرائے گی کیا — تصور آپ کا ہر دم جناب رہتا ہی
مدینے جا کے بناتا ہی کیون نہین گھر تو — کہان پڑا ہی دل خانہ خراب رہتا ہی
خیال مدح ہی لبہاے شکرین کا مجھے — زلال میرے دہن کا لعاب رہتا ہی
ہوا جو صورت بوجہل منکر حضرت — مدام اوس پہ خدا کا عذاب رہتا ہی

ہی اپنے وقت کا حسان تو بھی ای آتش
سوال مدح مین حاضر جواب رہتا ہی

دلمین ہی عشق ذوق سراسر دہن مین ہی — وصف نبی کی چاشنی میرے سخن مین ہی
ہین گیسوے رسول کو تشبیہ کس سے دون — عنبر مین یہ نہ بو ہی نہ مشک ختن مین ہی
کیون حب لعل لب مین نہ رو مین فرشتے خون — کب یہ چمک یہ حسن عقیق یمن مین ہی
ابر کرم ہین آپ بلا لیجیے مجھے — فرقت نے ابتو آگ لگائی بدن مین ہی
غم بھی دیا خدا نے تو احمد کا غم دیا — عالم نشاط خانہ کا بیت الحزن مین ہی

قدسی پکارتے ہین کہ آتش نے کیا پڑھا
صل علے کا شور جو اس انجمن مین ہی

الہی لب پہ نالہ ہی فغان ہی آہ و زاری ہی — زیارت جلد ہو روضے کی بیحد بیقراری ہی
خدا و مصطفے کے حکم سے کوئی نہین منکر — ہر اک عالم مین دیکھا کلمۂ توحید جاری ہی

یہ جبریل امین ہنسکر شب معراج کہتے تھے
بلایا پاس حضرت پہ نہایت لطف باری ہی

مدینے مین مرون جا کر تمنا ہی یہی میری
تماشا ہی وہانکی زندگی مرنے پہ بھاری ہی

دکھاؤن حشر مین کیا منہ سراپا غرق عصیان ہون
اوٹھا سکتا نہین سر کو نہایت شرمساری ہی

تکبر جو کوئی کرتا ہی مٹتا ہی وقار اوسکا
وہی ہی اوج پر جسمین طریق خاکساری ہی

کسی صورت پہونچ جائے مدینے مین مرے مولا
میان ہند رہنا اب تو اس آثم کو بھاری ہی

صفات شہ کو سنکر حق تعالی یاد آتا ہی
عطائے شہ کو پاکر لطف رب کا یاد آتا ہی

میسر ہو خدایا دولت دیدار اب مجکو
کہ ہر دم چہرۂ انور کا جلوا یاد آتا ہی

فلک پر دیکھتا ہون جب کبھی خورشید تابان کو
تو شہ کا موبمو نقش کف پا یاد آتا ہی

ٹپک پڑتے ہین آنسو نکلے بید مشک کے قطرے
نبی کی زلف کا جسدم پسینا یاد آتا ہی

اوڑا لیچل صبا مجھ وحشیِ لاغر کو بھی اک دن
مدینے کا مجھے ہر وقت صحرا یاد آتا ہی

خدا کا نام لیکر بھیجتا ہون مین سلام اوپر
مجھے نام خدا اک یہ وظیفا یاد آتا ہی

مین طوبی دیکھتا ہون عالم رویا مین اے سرور
تو مجکو آپکا یہ قد بالا یاد آتا ہی

نہین بھولا سماتا ہون کسیصورت نہین جامے مین
شہا نام گرامی جب تمھارا یاد آتا ہی

خدایا جلد پہونچا دے مدینے مین تو آثم کو
نبی کا تیرے ہر دم اسکو روضا یاد آتا ہی

آتش ہوں کیا میں جاؤنگا داور کے سامنے
پھیلا رہیگا ہاتھ حبیب کے سامنے

پیر آرزو وہی جا کے مدینے میں نکلے دم
مدفن ہو میرا روضۂ سرور کے سامنے

ملا کے سر ہلاک میں ہو جاؤں یا رسول
ملجاؤں خاک میں کبھی سرور کے سامنے

پاس ہوا ماہ کا جو مقابل ہوا ای فلک
شرمندہ مہر ہی رخ انور کے سامنے

آتش رہینگے راہ شریعت پہ جو قدم
محشر میں خوش وہ ہونگے پیمبر کے سامنے

نام حضرت ہم دم محشر سناتے جائینگے
کلمۂ طیب زبان پر اپنے لاتے جائینگے

آمد آمد حشر میں سن پائینگے جب شاہ کی
نقش پا کی خاک آنکھوں میں لگاتے جائینگے

راستہ عشق نبی کا جو ہمیں ملجائیگا
دیکھنا اس راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے

ہم ہیں عاشق شاہ کے غم تیرگی سے کیا گریز
جسطرف جائینگے داغ دل دکھاتے جائینگے

عشق احمد رنگ لائیگا اگر ای مہ منور
پھول تربت پر قدسی چڑھاتے جائینگے

تابش خورشید سے اندیشۂ محشر میں نہیں
فرقت حضرت میں ہم آنسو بہاتے جائینگے

تشنگی حشر کا کیا خوف ای آتش ہمیں
آب کوثر آپ امت کو پلاتے جائینگے

مدحت ہو کس زبان سے جناب رسول کی
جو کی دعا نبی نے خدا نے قبول کی

بیدین ہوگئے جو محمد سے پھر گئے
گویا اونھون نے بات خلاف اصول کی

کیا جاہ کیا وقار ہی اللہ رے شرف
حوریں بھی ہین کنیز جناب بتول کی

جسنے خلاف شرع کہی نعت مو منو
حق تو یہ ہی کہ اوسنے مشقت فضول کی

کیا جانے شک ہی ہو چکا معراج مین کٹی
بے شبہ بخشی جائیگی امت رسول کی

جسمے شبیہ ہی ہو اوس گل عذار کی بو
عزت کہان ہی گلشن عالم مین پھول کی

آثم نبی کی مدح مین قاصر زبان ہی
تھوڑی ابھی ہی بہت شہی کہ قبول کی

مخمسات وغیرہ

تضمین غزل استاذ زمانہ شاعر یگانہ جناب منشی امیر احمد صاحب مینائی کی

روز ازل سے ہم ہین طلبگار مصطفےٰ
رہتے ہین اک زمانے سے بیمار مصطفےٰ

یارب دکھادے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
آنکھین ہین اپنی طالب دیدار مصطفےٰ

گوش آشنا ہے لذت گفتار مصطفےٰ

اعلیٰ ہی سارے شاہون سے سرکار مصطفےٰ
مشہور ہی زمانے مین دربار مصطفےٰ

ہر ایک ہی جہان مین طلبگار مصطفےٰ
کیونکر بیان ہو گرمی بازار مصطفےٰ

خود صانع ازل ہی خریدار مصطفےٰ

اللہ نے نبی کو دیے تھے جو مرتبے
اونکا بیان ذرا بھی کسی سے نہو سکے

ساراجہان اونھین کی ہی خدمت کے واسطے — مژگان کا شانہ لیکے چلی حور خلد سے

آئے نظر جو گیسوئے خمدار مصطفے

کچھ اسمین شک نہین ہی وہ ہین کل کے مقتدا — ہادی تمام خلق کے ہر اک کے رہنما

انسان کیسے جن وملک کے ہین پیشوا — کیسے ملک سلام کو آتے ہین انبیا

کیا کرم ہی مدینے مین دربار مصطفے

رتبہ ملائکہ سے بھی ہی آپ کا سوا — اللہ نے عجیب کیا ہی شرف عطا

گردون کا آگے آپکے ہی پست مرتبا — زائر ہوا جو آپکا وہ جنتی ہوا

جنت ہی زیر سایۂ دیوار مصطفے

آثم بنا ہون مین بھی درِ شاہ کا فقیر — ہون فضل رب سے بلبل سدرہ کا ہم صفیر

پیرو بھی اوسکا دہر مین رکھتا نہین نظیر — کیون عالمان دین کا نہ قائل ہون اے امیر

یہ لوگ بھی ہین مظہر انوار مصطفے

تضمین غزل شاعر شیرین مقال جناب کرامت علیخان شہیدی مرحوم

کیا ہو سکے وصف قد دلجوے محمد — ہی غیرت گلزار ارم کوے محمد

بے مثل حقیقت مین ہی ہر خوے محمد — ہی سورۂ والشمس اگر روے محمد

واللیل کی تفسیر ہوے موے محمد

رخسار کی تنویر سے شرمائی تجلی
دیدار کی پھر تاب نہیں لائی تجلی
غش کر گیا میں خواب میں جو پائی تجلی
جب روے محمد کی نظر آئی تجلی
سمجھا مین شبِ قدر ہے گیسوے محمد

دیتی نہیں ہمکو تو کبھی اپنا نشان عید
فرقت ہوئی جب سے لگی رہنے نہان عید
سب نے چاند کے نکلے نہیں ہوتی ہی عیان عید
ماہ نو شوال سے عاشق کو کہان عید
جبتک نظر آجائے نہ ابروے محمد

ہر حسن میں احمد سے کہین حورِ جنان کم
پھرتا ہے کیونکر گل رخ کا نہ ہر اک دم
ششدر رہیں فرشتے نہیں حیران فقط ہم
کس طور اوٹھائے ہوئے ہین بارِ دو عالم
ظاہر مین تو نازک سے ہین بازوے محمد

جب نام سنو شہ کا کہو صلِ علیٰ تم
ترک ایک گھڑی بھی نہ کرو صلِ علیٰ تم
کہتے ہوے لازم ہے چلو صلِ علیٰ تم
گلگشت گلستان مین پڑھو صلِ علیٰ تم
ہر پھول کے پتے مین ہے بوے محمد

حق کا وہ پیمبر ہے وہی حق کا ہے پیارا
فرقت نہیں اللہ کو اک دم کی گوارا
کس طرح نہ مخلوق کی ہو آنکھ کا تارا
کعبے کی طرف منہ ہے نماز و کہین ہمارا
کعبے کا شب و روز ہے منہ سوے محمد

فردوس کا عالم ہین مدینہ ہی نمونا — ہر اک چمن خلد سے بڑھکر ہی وہ کوچا
ہر نقش قدم میرے لیے گل ہی وہانکا — ہر نخل بیابان عرب مجکو ہی طوبا
ہون شیفتہ قامت دلجوے محمد

ہو میری بھی آثم کی طرح بات شہیدی — پیدا ہو ملائک سے ملاقات شہیدی
ہو جائے جو پرنور مری ذات شہیدی — رضوان کے لیے پیلون سوغات شہیدی
جو ہاتھ لگے خار و خس کوے محمد

تضمین غزل شاعر بیعدیل وبے نظیر جناب خواجہ وزیر مرحوم ومغفور لکھنوی

ہین آبروے ابر کرم موے محمد — بڑھکر مہ نو سے کہین ابروے محمد
حوران جنان شیفتہ روے محمد — اللہ رے حسن رخ نیکوے محمد
ہی چشم خداوند جہان سوے محمد

عصیان کے سبب جو ہین خلل تول لیے ہین — کیا عاصی ہین کفار کے دل تول لیے ہین
بدکار جو ہین روز ازل تول لیے ہین — نظرو نہین شفاعت نے عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہی امت کے ترازوے محمد

افلاک سے گذرے شب معراج جو حضرت — تو پاس خدا کے گئے دونی ہوئی عزت
امت کے گنہ عفو ہوئے شہ کی بدولت — بخشش ہین ہوا مصروف پہ سرگرم شفاعت

اللہ سے ملتی ہوئی ہی خوے محمد

غفلت ہی جو کچھ ہمکو کرین اوسکا بیان کیا	روزی سے ہین محروم عبادت سے ہمارا
آثم ہی مگر پاس رسول عربی کا	کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھ نہین کہتا

واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمد

تضمین غزل استاذی معظمی حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب

ہوش رئیس بریلی

کیا کیجیے وصف رخ نیکوے محمد	کیونکر ہو ثناے قد دلجوے محمد
سب خلق کی رہتی ہی نظر سوے محمد	ہر سر مین ہی سودا لے سر موے محمد

سارا ہی جہان بستہ گیسوے محمد

ہی پرتوہ نور خدا چہرہ سرور	وہ دیکھیے چمکتا ہوا ہو جسکا مقدر
ہو قرب خدا اسکی اطاعت سے میسر	اللہ سے واصل ہو جھکا ئے جو کوئی سر

آغوش خدا ہی خم ابروے محمد

کیا گلشن عالم مین کھلے اوسکی حقیقت	ہر باغ کے پھولونسے جدا جسکی ہی نکہت
رضوان بھی کے دیکھکے بے رو و رعایت	رنگ گل وحدت ہی بہار رخ حضرت

اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمد

ہم وہ ہین کہ مشتاق ہماری ہوئی جنت — حضرت ہی کے باعث سے یہ حاصل ہوئی عزت
اسکی رہتی ہی ادہر چشم عنایت — نکلے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت

اوڑتا ہوا اشنا ہین ترازوے محمد

لازم ہی زبان دہو کے محمد کا لین نام — شایستہ ہے مدح وستایش ہی وہ گلفام
ہر چند دم وصف نظر آئے نکیون خام — موسی کی جہان شمع نظر نے ندیا کام

اوس بزم کے اگلے ہین دو بازوے محمد

وہ کون ہی کرتا نہین جو دلسے اطاعت — کس شیشۂ دلمین یہ نہین بادۂ الفت
ہر ایک کا کیونکر نہو میلان طبیعت — جب عین خدا کی ہوا ادہر چشم عنایت

پہر کسکی نظر ہی جو نہو سوے محمد

آثم سے ہو کیا حسن محمد کا بیان ہوشر — صورت ہی کہ اسکی قدرت ہی عیان ہوشر
کب رخ کے مقابل ہو گل باغ جنان ہوشر — کیا حورون کی تزئین کا ہو ذکر بیان ہوشر

عرفان ہی آئینۂ زانوے محمد

تضمین غزل عالم عدیم المثال نازک خیال جناب مولوی کفایت علی کافی مرحوم مغفور مرادآبادی

ہے ہر دل نکیون سوے محمد — ہی طوبی قد دلجوے محمد

ہو سنبل خلد کا موئے محمد ۔۔۔ بہار خلد ہو روئے محمد

شمیم جان فزا بوئے محمد

ہوائے یثرب سے ہو کیا کوئی خالی ۔۔۔ عجب صورت ہے حضرت کی نرالی

وہ ابرو ہیں کہ یا بیت ہلالی ۔۔۔ نہیں سرو ریاض بے مثالی

قد رعنا سے دلجوئے محمد

نہ لینگے ہم کوئی ہکوڑے فردوس ۔۔۔ نہیں دل چسپ ہے طیبہ سے فردوس

مدینے سے نہ دیکھیں جاکے فردوس ۔۔۔ نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھلے کوئے محمد

کوئی نقشہ بنا ایسا نہ ہوگا ۔۔۔ کسی کا نقش پا ایسا نہ ہوگا

کوئی حاجت روا ایسا نہ ہوگا ۔۔۔ کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا

عدیم المثل ہے خوئے محمد

سمجھتے پادشہ کو ہیں عبادت ۔۔۔ ہمیں ہے خاک پائے شہ کی حاجت

جہاں بیٹھے وہاں ہیں محو رویت ۔۔۔ ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت

جہاں ہے ذکر ابروئے محمد

کسی صورت مدینے میں جو جاتا ۔۔۔ وہاں جاکر ذرا آرام پاتا

یہان تو دھیان ہو جب شہ کا آتا — دل وحشی ہو زنجیرین تڑاتا

بہ شوق یاد گیسوے محمد

نہو آثم کی صورت اتنو بیتاب — ہو مضمون وصف شہ کا دریاب

ہوا کیا جو کہا بھی رشک مہتاب — بس اب کافی ہو آگے جانے آداب

کہان تو ہو کہان روے محمد

تضمین غزل شاعر بے بدل جناب فقیر محمد خان گویا مرحوم لکھنوی

نکیون کعبہ ہو ایوان محمد — ہون جب جبریل دربان محمد

نہون کیا مین ثناخوان محمد — فلک ہو زیر فرمان محمد

بڑی ہو عرش سے شان محمد

عجب عالم مین ذات مصطفے ہو — کہ مثل اوسکا نہین پیدا ہوا ہو

رخ روشن تجلی خدا ہو — بیان اوسکا بیان کبریا ہو

کلام حق ہو فرمان محمد

ہوا سارا جہان دیوانہ جسکا — فضای عرش ہو کاشانہ جسکا

شعاع مہر ہو نذرانہ جسکا — چراغ ماہ ہو پروانہ جسکا

وہ ہو شمع شبستان محمد

وہی ہو سامع فریاد عالم	اوسی سے ہوتی ہو امداد عالم
اوسیکے دم سے ہی بنیاد عالم	ہوا وہ باعث ایجاد عالم

دلا ہی سب یہ احسان محمد

بشر سے ہو ثنا کب ہی یہ امکان	ہی فخر انبیا محبوب سبحان
عجب بخشی ہی حق نے شوکت و شان	کہون کیونکر نہ مین بان رضوان

کہ جنت ہی گلستان محمد

پڑے ہل چل جہان برباد کل ہو	مثال اک تیغ کے دوزخ یہ پل ہو
قیامت آگئی پیدا یہ غل ہو	چراغ آسمان اکدم مین گل ہو

نہ ہو جو زیر دامان محمد

جو وہ چاہین شفا پیدا ہو سقم مین	رہے نام مرض باقی نہ ہم مین
رہین پھر کیون پھنسے اندوہ و غم مین	مسیحا کی ہوئی امت کو دم مین

جلا دیوین غلامان محمد

ثنا سے شاہ کیونکر لب سے کہیے	مدد کے واسطے اب رب سے کہیے
اونھین پیدا جہان کب سے کہیے	خدا سے کم زیادہ سب سے کہیے

یہی کلمہ ہو شایان محمد

کرون کیونکر صفت مین مصطفیٰ کی | زبان لاؤن کہان سے کبریا کی
یہان ہی عقل حیران اصفیا کی | محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھیے شان محمد

ترے محبوب پر اور تجھپر ایمان | مین لایا دل سے ہون اے خالق جان
مین اس دنیا مین ہون جسطرح شادان | رہون محشر مین بھی یا رب مین خندان

براے چشم گریان محمد

ہلا مین شکر مین کیونکر نہ ہم لب | کہ تیرا لطف کم ہمپر ہوا کب
تو شل آتش کے اپنے فضل سے اب | گنہ گویا کے یا رب بخشدے سب

بحق آل و یاران محمد

تضمین غزل خود

حقیقت مین یہان کی جو بلندی ہی وہ پستی ہی | خدا کی خلق احسان کے لیے ہر دم ترستی ہی
مری صورت کو غمگین دیکھکر مخلوق ہنستی ہی | کرم کر یا الٰہی مجھکو گھیرے تنگدستی ہی

مرے نزدیک دنیا کیا خراب آباد بستی ہی

ہمایون بخت ہی جسنے مدینے کی زیارت کی | وہان کی جو گلی ہی وہ فضا رکھتی ہی جنت کی
اوسی سمت آنکھ رہتی ہی لگی ہر وقت حسرت کی | مجھی کو اک فقط خواہش نہین دیدار حضرت کی

زیارت گوشۂ عالم کی اک دنیا ترستی ہی

الٰہی یہ تمنا ہی کبھی طیبہ مین جا پہونچون　　مین نقشہ لوح دل پر روضۂ پر نور کا کھینچون
ہوا کے شوق مین اوڑ جاؤن جبتک آنکھ سے دیکھون　　مرے جی مین ہی جو زائر کے آگے اوس مین تو پہونچون

بتا بہر خدا مجکو مدینہ کیسی بستی ہی

حقیقت مین غضب ہی اک بلا انگیز یہ دنیا　　چلن جسکے اوسکے سب ناخوش ہین خوش کوئی نہین اوسکا
رہون اس سے جدا اسکی محبت ہی بہت بیجا　　تکبر سے اوٹھایا جسنے سر وہ ہو گیا نیچا

عروج اسکو نہین کہتے ہین یہ تو عین پستی ہی

ہمیشہ سے رہی مجپر مرے اللہ کی رحمت　　مرے کام آ گئی الفت مرے کام آ گئی الفت
مٹی ہر گز نہ مر کر بھی رہی باقی وہی صورت　　ہوا آثم مین شغل نعت احمد سے یہ خوش قسمت

کہ بعد مرگ تربت پر مری رحمت برستی ہی

ترجیع بند

کیا تاب نعت پاک ذرا ہو سکے رقم　　لکھے جو کچھ زبان قلم ہو ابھی قلم
تجسا نہین ہی دوسرا ای شافع امم　　کہتا ہون اس سبب سے دم نعت مبہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تجپر تو خاص فضل خدائے قدیر ہی　　تو شاہ دین ہی صاحب تاج و سریر ہی

ہر ایک خاکسار کا تو دستگیر ہی — دونوں جہانمیں ایک تو ہی بے نظیر ہی

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کیا میرے آگے رتبہ کسیکا دوچند ہو — مضمون کسیکا کب مرے آگے بلند ہو

ممکن نہیں زبان جو دم نعت بند ہو — مرغوب سبکو یہ سخن دل پسند ہو

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادریس و شیث و یوسف و یعقوب خوش سیر — ایوب و نوح و عیسیٰ و اسحاق نامور

یہ سب تھے اہل رتبہ زمانے میں ہمدگر — لیکن تمھیں کو حق نے بلایا بکروفر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حق ہی یہ اسمیں شک نہیں اے شافع امم — میکال و جبرئیل ہیں عالم میں ذی حشم

انکے سوا بھی اور ملائک ہیں محترم — لیکن قسم خدا کی کہے جائینگے یہ ہم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظاہر تمھارے چہرے سے ہی قدرت الٰہ — اللہ نے کیا ہی دو عالم کا بادشاہ

محشر میں بخشوائینگے امت کے جب گناہ — سب انبیا کہینگے کہ اے شاہ دین پناہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تو ہی جلیل انبیائے سلف کا امام ہی — جتنا شرف جہان کا ہی تجھپر تمام ہی

تو آخر زمان کا نبی لا کلام ہے — نازل ملائکہ کا تجھی پر سلام ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہر ایک بزم دہر میں پروانہ ہے ترا — ہر شمع کی زبان پہ افسانہ ہے ترا

آثم گناہگار بھی دیوانہ ہے ترا — کہتے ہیں نقد جان ہے نذرانہ ہے ترا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حلیہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

للہ الحمد ہے چمکنے کو ہے میری تقدیر — جلوہ گر ہونے کو ہے مہر عرب کی تنویر

دل پہ کھنچنے کو ہے اب مصحف رخ کی تصویر — پیدا ہونے کو ہے ہر شعر میں نئی تفسیر

ہیں اترنے کو مضامین فلک سے مجھ پر
شہرہ ہونے کو ہے حسان سے میرا بڑھ کر

حلیہ کرتا ہوں بیان سن کے پڑھیں صل علیٰ — واہ رے شان خدا نے کہا لولاک لما

خالق ارض و سما آپ کا ہے مدح سرا — دعوی مدح سرائی کروں کس منہ سے بھلا

تم جو چاہو تو طبیعت میں روانی ہو جائے
منکشف مجھ پہ ہر اک راز نہانی ہو جائے

آپکا وصف کرے کیا ہے مجال انسان — جز خدا اور کسیکو نہیں مدحت شایان

لال پاتے ہین یہان ہم تو فرشتونکی زبان / آپکے حسن کا جلوہ تو ہر اک جا ہی عیان

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپکے وصف سے کاغذ کو ہوئی ہی رونق / غیرت مہر بنا ہی مرے دیوان کا ورق
آپکے حکم سے سینہ ہوا مہتاب کا شق / آپ واللہ جہان مین ہین نبی برحق

آپکے نور سے معمور ہی عالم سارا
آپکے خلق کا کس جا پہ نہین ہی چرچا

آپکے روی منور کی کرون کیا مین ثنا / سورہ والشمس کا ہی مدح مین اوسکی آیا
دیکھ پاے تو نہ بے نور ہو کیون مہر سما / آپکے جلوہ رخسار سے نسبت اوسکو کیا

سورۂ نور کے ہین معنی یہ تنویر جبین
زلف کو کیون کہین واللیل کی تفسیر نہین

سر انور ہی کہ برج فلک شوکت ہی / فضل اللہ سے ہر مرتبہ اوسکا عظمت ہی
نور پیشانی اقدس ہی کہ اک قدرت ہی / طاق ابرو ہی وہ کعبہ کہ فدا خلقت ہی

چشم مین سرمۂ مازاغ ہی ماشاء اللہ
واہ خود دیکھتا ہی اوسکا تماشا اللہ

عندلیبان چمن ہین رخ حضرت پہ نثار	گل زنبق مین کہان ہو گل بینی کی بہار
لعل آگے لب لعلین کے ہو بالکل بیکار	سامنے دانتون کے بے آب ہو در شہوار

یہ زبان دیکھ کے سحبان کی فصاحت گم ہو
لب اعجاز سے اظہار صدائے قُم ہو

دونون شانون کی گردن شان بیان کیا ہو مجال	گردن پاک کی کیونکر ہو طرح سے مثال
نور کے ہین دو ستون کو کبھی ہو نہ زوال	بادۂ حسن و لطافت سے ہی یہ مالا مال

کب پری کا ہی گلو حور کی گردن ایسی
بزم عالم مین کہان شمع ہو روشن ایسی

ہاتھ وہ ہاتھ کہ مثل انکا نہ پایا یکسر	ہو کسی دن جو مقابل ید بیضا آکر
پیر کرین دست سے شرمندہ ہو وہ شمس و قمر	پنجہ بھی پھیرے خورشید کا پنجہ اکثر

واہ یکدست نظر آگئی اللہ کی شان
انگلیون پر ہوے تار شعاعی قربان

سینہ انجمن ہر علم و ہنر سینہ ہی	پاک و شفاف صفائی کا اک آئینہ ہو
نام کو اوس مین سیاہی ہی نہ کچھ کینہ ہی	دولت راز الٰہی کا وہ گنجینہ ہی
کیون نہ ہو اوس سے بھلا قدرت ذوالمن ظاہر	ہوتی ہو دیکھ کے ماہیت عرفان ظاہر

وہ گہر ہو نظر آتا نہیں جسکا سایہ
پشت کا مہر نبوت سے ہے اعلے پایہ
دیکھ سکتے نہیں واللہ اسے کم مایہ
ہو وہ انسان جو آنکھون کا نہ ہم سایہ

سرزد اعجاز نہیں ہوتے ہین کب آنکھون سے
صما و اونیز نہیں کب کرتے ہین سب آنکھون سے

پاؤن کا قدر مین ہو عرش سے بڑھکر پایا
اونکی مدحت جو بشر کوئی زبان پر لایا
مرتبہ انکا کسیکے بھی نہیں ہاتھ آیا
اوسنے فردوس مین وہ رتبۂ برتر پایا

دیکھکر جسکو پڑھا صل علے حورون نے
نعت گو ہے یہ محمد کا کہا حورون نے

جاہ و اجلال کا ہو آپکے کس منہ سے بیان
سب رسولون پہ ہے فخر آپکو اے شاہ زمان
آپکی شان پہ ہوتے ہین ملائک قربان
پائینگے حشر کے دن آپ ہی کے دم سے امان

وہی تھا حکم خدا آپ جو فرماتے تھے
آپکے پاس تو جبریل امین آتے تھے

تو ہی مالک ہے سوا تیرے نہیں کوئی رفیق
ہے تو ہی بحر کرم بحر عطا بالتحقیق
دے مدینے کے چلے جانے کی ہمکو توفیق
پار کیا ہون کہ یہ دریائے مصیبت ہے عمیق

کر کرم اسپہ گنہگار ترا خادم ہے
یہ بھی اک بندۂ ناچیز ترا آثم ہے

مسدس دربیان شب معراج مسمّٰی بہ نور عرش

معراج مصطفیٰ کی صفت ہوتی ہی کہیں — حق نعت کا ادا کرے ایسا کوئی نہیں
تھا آسمان جلوہ نما پر ضیا زمیں — کہتے تھے سب ملک کہ ہی معراج شاہ دیں
پر تھی وہ رات قدرت رب انام سے
رحمت کے ساتھ نور برستا تھا شام سے

خورشید شام ہوتے ہی فوراً نہاں ہوا — گردوں پہ ماہتاب کا جلوہ عیاں ہوا
گھر عیش و انبساط کا ہر آسمان ہوا — کثرت سے ہر مکین فلک شادماں ہوا
اللہ جانتا ہی جو تھی پر بہار شب
کمتر تھی جسکے سامنے ستّر ہزار شب

تھا حکم حق فلک نہ پھریں اب ٹھہر رہیں — اور اپنی اپنی جا پہ یہ شمس و قمر رہیں
روحیں ہیں جتنی عرش میں وہ رات بھر رہیں — استادہ کل فرشتے ادھر اور ادھر رہیں
آتی ہی اب سواری ہمارے حبیب کی
چومے قدم جو خوبی ہی اُنکے نصیب کی

حکم خدا سے پھر ہوا جبریل کو خطاب — جنت سے لے براق جو ہو سب میں انتخاب
کوثر کے پانی سے اُسے نہلا کے تو شتاب — لیجا سوار شاہ کو کر تو ہو ہم رکاب

تاکید جان امین ذرا بھی نہ دیر ہو
مطلع حبیب سیر سے قدرت کی سیر ہو

سوتے تھے ام ہانی کے گھر شہ مصطفےٰ
اوٹھو کہ بخت جاگتا ہو سوتے ہو کیا
جبریل جاکے بولے کہ ای فخر انبیا
پھر ملکے اپنے پر کف پا سے جگا دیا

اوٹھے جو وہ سلام کیا یہ دیا پیام
مشتاق ہے لقا کا خدا ای شہ انام

پھر لائے جبرئیل بڑے آب و تاب سے
بڑھکر تھی اوسکی بو کہیں مشک و گلاب سے
طشت طلا بھرا ہوا کوثر کے آب سے
دھوئی سیاہی صدر رسالت مآب سے

چوکی طلائی ایک وہاں لا کے دھر دی
چھاتی نبی کی نور سے ایمان کے بھر دی

چوکی سے بعد غسل اوٹھایا جناب کو
سر پر رکھا عمامہ سجایا جناب کو
اور حلہ بہشت پنھایا جناب کو
نوری ردا اوڑھا کے بٹھایا جناب کو

نعلین سبز و پاک جو زیر قدم ہوئی
گردن سر غرور کی فی الفور خم ہوئی

ٹپکا مرصع شاہ کے زیب کمر کیا
پھر ایک تازیانہ زمرد کا لا دیا

مسجد سے نکلے جلوہ کنان فخر انبیا
تھا سیکڑون فرشتونکا دونو طرف پرا

تھا دبدبہ جناب کا سب خاص عام پر
سارے ملک تھے فدا ادا ے سلام پر

اسی ہزار داہنے جانب فرشتے تھے
ستر ہزار بائین طرف کو بھی تھے کھڑے
ہاتھونمین شمعین نور کی تھے سب لیے ہوے
شمع جمال پاک پہ پروانے تھے بنے

لبیک کہتے جاتے تھے جملہ حضور مین
صل علے کا شور تھا نزدیک و دور مین

جام آئے تین اونمین تھا اک شیر سے بھرا
اور دوسرے پیالے مین شفاف شہد تھا
مملو شراب ناب سے ساغر تھا تیسرا
پھر مصطفے نے شیر تھا جسمین وہ پی لیا

آیا سرور آنکھونمین دل آئینا ہوا
شوق لقاے خالق باری سوا ہوا

جبریل نے نبی سے یہ کی عرض ایکبار
دنیا ہی جام مے تو زمانہ ہی بادہ خوار
عقبے ہی شیر نیک ہین سب اوسکے خواستگار
پیتے نہین شراب کو جتنے ہین ہوشیار

مطلق غرض نہین ہی اونھین کائنات سے
اونکو ہی کام خالق اکبر کی ذات سے

پیش حضور آپکے جو حاضر ہوا براق
سر در ہوئے سوار گیا صدمۂ فراق
خوش ہو گیا کہ تھا اوسے حضرت کا اشتیاق
بولا نہ ہے نصیب یہ ہی حسن اتفاق
کی عرض اس غریب کی بھی سنیے گفتگو
محشر مین بھولیے نہ مجھے ہے یہ آرزو

کیا دخل وصف اوسکا جو آئے زبان تلک
صرصر کی چال اوڑائی تو بجلی کی لی چمک
جسدم چلا وہ حکم خدا سے سوئے فلک
گرد اوسکے آگئے عنبر سارا کی تھی مہک
پھر گئے طرف جو ہزارون ملک چلے
انجم عروج بخت سے اونکے چمک چلے

حکم خدا سے آئی یہ جبریل کو ندا
جبریل نے نقاب جو رخ سے اوٹھا دیا
ستر نقاب جو تھین سے تو اب ایک ہے اوٹھا
جلوے سے پھر تو آپکے روشن جہان ہوا
ہر روشنی خجل تھی محمد کے نور سے
گردون پھرے تھے قدرت رب غفور سے

خوش خوش رسول مسجد اقصیٰ مین آگئے جب
حاضر تھے انبیا وہان پہلے سے سب کے سب
ٹھیرے پئے نماز عشا سید عرب
اک ایک نے وضو کیا پھر صلوٰۃ رب
ہر ایک کو نبی کی زیارت کا شوق تھا
آنکھون کو انتظار بہت دلکو ذوق تھا

اک مرتبہ صفیں ہوئیں آراستہ تمام
سب مقتدی کھڑے ہوئے لیکر خدا کا نام
تکبیر کی ہر اک نے ادا با صد احترام
آگے ہوئے صفوں کے کھڑے شافع انام

سب نے حضور والے ادا جو نماز کی
رحمت جہان میں پھیل گئی بے نیاز کی

جب دونوں ہاتھ اوٹھا کے نبی نے پڑھی دعا
باعجز و انکسار یہ اللہ سے کہا
آنسو بھر آئے آنکھوں میں بے حد الم ہوا
امت کو میری بخش دے اے میرے کبریا

آئی ندا ملول نہ تم اے حبیب ہو
شافع ہو روز حشر میں ہم سے قریب ہو

مسجد سے پھر سوار ہوئے شاہ دین پناہ
پہلے فلک پہ پہنچے وہ ہم صورت نگاہ
حضرت کے ساتھ ساتھ ملک کی چلی سپاہ
آدم کو دیکھا بیٹھے ہوئے تا بسر ہیں راہ

حضرت نے ہاتھ اوٹھائے جو تسلیم کے لیے
آدم بھی اوٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے

پھر دوسرے فلک پہ گئے شاہ بحر و بر
آئے محمد عربی سید البشر
دربان نے جا کے حضرت یحییٰ کو دی خبر
تعظیم پہلے دیجیے پھر کیجیے نظر

ذی مرتبہ مسیح کا کوئی بھی بشر نہیں
یکتا ہیں ثانی انکا جہاں میں مگر نہیں

پھر تیسرے فلک پہ گئے سید الامم	تعظیم کو وہاں کے ملک بھی اوٹھے بہم
پھیلی خبر کہ آتے ہیں سلطان محترم	یوسف یہ بولے عین عنایت ہے یہ کرم

آنے سے آپکے مری عزت بڑی ہوئی
فضل خدا سے حل ہوئی مشکل اڑی ہوئی

پھر چوتھے آسمان پہ پہنچے شہ انام	ادریس اور مسیح اوٹھے با صد احترام
آنکھوں کے آگے پھر گیا تسلیم کا مقام	دونوں نے بڑھ کے فرط ادب سے کیا سلام

دیکھا جو نور دور سے اوس دین پناہ کا
کلمہ پڑھا پس اشہد ان لا الہ کا

پھر پانچویں فلک پہ جو وہ سید عرب	پہنچے تو اوٹھ کھڑے ہوئے قدسی بڑا دب
دیکھے قدم تو سب کے خوشی کا ہوا سبب	ہارون سنکے بولے کہ آئے حبیب رب

خوبی نہ یہ فقط مرے بخت رسا کی ہے
ہے یہ کرم خدا کا عنایت خدا کی ہے

پھر پہنچے آسمان ششم پہ حبیب حق	پھولا خوشی سے مثل گل اوس چرخ کا ورق
عیش و سرور ہی تھا نہ تھا نام کو قلق	صلو علیہ حضرت موسے کا تھا سبق
آگے رکھا قدم جو رسول کریم نے	آنسو بہائے آنکھوں سے اپنے کلیم نے

پھر ساتوین سپہر پہ پونہچے شہ زمان
شادی کا تھا ہجوم خوشی تھی جہان جہان
گلزار نقش پا نے بنایا وہ آسمان
تسلیم کی خلیل نے پھر ہو کے شادمان
فرمایا یون کہ آج ہمارے کھلے نصیب
کب شکر ہو ادا ہے قسمت خوشا نصیب

پھر پونہچے عین سدرہ پہ وہ فخر انبیا
شاخین زمردین ہین تو پتے ہین پُر ضیا
دیکھا تو آگئی نظر اک قدرت خدا
پھل پھول لعل و گوہر یاقوت خوشنما
اوس پیڑ پر ظہور جو ہی نور نے کیا
چارون طرف شجر کے ہی جلوا گھرا ہوا

شرمندہ شاخ شاخ سے ہوتی ہی کہکشان
بیٹھے ہوئے ہین اور فرشتے بھی شادمان
روح الامین کے رہنے کا بھی ہو وہی مکان
انجم کی طرح گنتی سے باہر ہین بیگمان
بیٹھے ہین سب نبی کی سواری کے ذوق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین زیارت کے شوق مین

پونہچی وہان سواری شاہنشہ انام
کی عرض رہنے کی ہو عبادت جو صبح و شام
اک ایک نے ادب سے کیا شاہ کو سلام
دیتے ہین اجر آپکی امت کو وہ تمام

یہ سنکے پھر تو شاد رسول خدا ہوئے
رخصت سبھو سے ہو کے پھر آگے جو بڑھ گئے

بولے یہ جبرئیل کہ اے سید البشر
آگے ذرا بڑھوں تو جلیں میرے بال و پر
اسدم ہو اس غریب کو گھیرے غم و خطر
رخصت یہاں سے کیجے قربان ہوں آپ پر
شہ نے کہا کہ ایسے میں بھائی نہ چھوڑ تو
تنہائی میں غضب ہے نہ منہ مجھ سے موڑ تو

رخصت کیا نبی نے جو اس عذر خواہ کو
تب چھوڑ کر چلا وہ حبیب اله کو
میکائیل آکے بولے چلو کاٹیں راہ کو
پھر لے چلے پروں پہ رسالت پناہ کو
حضرت کو آگے لے چلے میکائیل اوس گھڑی
طے کیں وہ ایکدم میں جو تھیں منزلیں کڑی

پھر بڑھ کے مصطفے سے یہ کی عرض شاہ دیں
آگے بڑھوں پروں میں طاقت مجھے نہیں
گو چاہتا یہ امر نہیں ہو دل حزیں
رخصت کا خواستگار ہوں اے فخر مرسلیں
لیکن اجازت شہ عالم پناہ لی
بھیجا سلام آپ پر اور اپنی راہ لی

راہی جو وہ ہوئے تو سرافیل نامدار
پھر طواف شہ کے پھرے گرد چند بار
بعد اوسکے بازو پہ بٹھا کر وہ ذی وقار
لیکر اوڑے مثال ہوا شہ کو ایکبار
جتنے حجاب تھے وہ برابر دکھائے سب
شہ نے بھی لطف شان خدا کے اوٹھائے سب

حد تک جو اپنے پہنچے سرافیل نامور
مجبور اب تو مین بھی ہون آگے نہین گذر
کرنے لگے یہ عرض کہ اے شاہ بحر و بر
رخصت یہان سے کیجیے فدوی کو بے خطر

رخصت کا حکم پا کے رسالت مآب سے
راہی ہوے وہ خدمت عالیجناب سے

بعد اسکے رفرف آیا محمد کے واسطے
آئی ندا کہ بیٹھو اب اوسکے واسطے
آئی سواری خوب ہی احمد کے واسطے
ہی یہ حریر آپکی مسند کے واسطے

جھالر ہی موتیون کی یہ ہی اک ردا کے گرد
وہ لے اوڑا نبی کو یہ ہے قدرت غفور

رفرف پہ شاہ بیٹھکے پہنچے جو عرش پر
دیکھا جو غور سے تو پڑے شاہ کو نظر
پایا وہان پہ نور عجب ایک جلوہ گر
ستر ہزار پردے تو ستر ہزار در

پھرتے تھے جو ملائکہ اوس وقت رک گیے
دیکھا جو شاہ دین کو تو اکبار جھک گیے

مانند ابر ایک ہوا نور پھر عیان
جسمیں کہ ہست و بود کا کچھ بھی نتھا نشان
وہ لے گیا جناب محمد کو پھر وہان
آئی صدا قریب ہو اے فخر جہان

اک اک قدم پہ رتبہ حضرت فزون ہوا
جو کچھ سوا خدا تھا دل سے برون ہوا

اکدم میں پھر دنیٰ فتدلیٰ میں آگئے　　پایا شرف مقام معلیٰ میں آگئے
قوسین سے چلے حد ادنیٰ میں آگئے　　کس شان سے مقام فاوحیٰ میں آگئے

قرب خدا میں پھر تو وہ مسند نشین ہوئے
احمد احد کے جلوہ میں خلوت گزین ہوئے

بعد اسکے ماوسن کا نہ پھر دخل کچھ رہا　　نور خدا سے جا کے ملا نور مصطفےٰ
راز و نیاز ہونے لگے پھر تو برملا　　دونون کے بیچ میں تھا فقط پردہ نور کا

شافع کیا تمام کا راضی خدا ہوا
بخشیں نمازیں علم لدنی عطا کیا

واپس پھرے وہانسے جو سلطان دوجہان　　آواب تمھارکا ب مبارک سے ہم عنان
جنت کی سیر کو بھی چلے ہوکے شادمان　　رضوان کو حکم پونہچا کر آراستہ جنان

حوریں رہیں سنگار برابر کیے ہوئے
غلمان ہوں بربیں جامہ خوشتر کیے ہوئے

آتا ہی سوے گلشن رضوان مرا حبیب　　دیکھیگا ہر مکان کو جا جا کے وہ قریب
خوش ہوگا دیکھکر وہ مری قدرت عجیب　　اوسکے قدم سے تو ہو مشرف خوشا نصیب

اندر جنان کے آئین جو سلطان محترم　　غلمان و حور آنکھیں ملیں چوم لیں قدم

اتنے مین پہنچے شاہ امم خسرو زمان
دیکھیں بہت لدی ہوئی پھولوں سے ڈالیان
رکھا قدم جو شاہ نے تازہ ہوا جہان
پائی نئی بہار سے ہر شاخ گلستان

چلتی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کس بہار سے
ہوتا تھا تازہ قلب حزین اس بہار سے

پرتو فگن ہوا جو رخ پاک ایکبار
جب چشم حور جلوۂ شہ سے ہوئی دوچار
ہر سو دوچند ہو گئی گلزار مین بہار
بلبل کی طرح ہو گئی بیتاب و بیقرار

حورون کو جب حضور کی صورت نظر پڑی
کہنے لگی تجلی قدرت نظر پڑی

جتنے تھے پھول رنگ خوشی کا جماتے تھے
غنچے تمام صل علی لب پہ لاتے تھے
پھولے نہ اپنے جامۂ تن مین سماتے تھے
جتنے تھے برگ گوہر شبنم لٹاتے تھے

فوارے نہرون کے تھے برابر تلے ہوئے
ہر ایک قصر کے تھے دریچے کھلے ہوئے

نرگس کو نور دیکھ کے حیرت سوا ہوئی
دیکھا جو چہرہ گل کی نزاکت سوا ہوئی
نہر روان کی اور لطافت سوا ہوئی
نسرین و نسترن مین بھی زینت سوا ہوئی

جتنے تھے مصطفی کے قدم چومنے لگے
شادی سے پھول ڈالیون مین جھومنے لگے

جنت کو دیکھکر جو پھرے سرور زمان	دوزخ کی آگ پانی ہوئی نہایت شرر فشان
دیکھا طرح طرح کا عذاب اوسکے درمیان	تشریف لائے پھر شہ دین جانب مکان

زنجیر در مین تھا وہی جنبش کا سلسلا
گرمی وہی تھی بستر راحت پہ برملا

امیر سخن کو طول نہ دے حق سے کر دعا	مان باپ میرے اور اعزا و اقربا
استاد و خاندان و احبا و آشنا	ان سب کو بخشنا تو پئے ذات مصطفے
دلمین سوا تیرے نہ کبھی جا کا غیر ہو	ایمان کے ساتھ خاتمہ سبکا بخیر ہو

تقاریظ و قطعات تاریخ ترتیب و طبع دیوان ہذا

از طبع عالی شکب ہلالی و جلالی عالم باعمل شاعر بے بدل استاد یگانہ یکتائے زمانہ ناظم و ناثر بے نظیر حضرت منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد جناب والا خطاب حاجی حرمین شریفین نواب کلب علیخان بہادر مرحوم مغفور والی ریاست دار السرور رامپور

حضرت کی مدح مین جو کیا ہو رقم اسے	مطبوع خاص و عام ہو دیوان حضور کا
ہاتف سے سال طبع جو پوچھا امیر نے	بولا کلام نعت شہنشاہ کا چھپا سنہ ۱۳ ھ

از افکار عالی وقار جریدہ روزگار شاعر نازک خیال عدیم المثال

مشہور زمانہ مجدد رنگ عاشقانہ جناب نواب محمد مرزا خاں صاحب داغ دہلوی

ہو گیا ہے جناب آثم سے	داغ کیا اہتمام نعت شریف
ہے یہ تاریخ طبع کا مصراع	جان دل ہے کلام نعت شریف

۱۳۱۳ھ

از علامۂ زمان فہامۂ دوران شہسوار عرصۂ فصاحت یکتاز میدان بلاغت جناب نواب حافظ مولوی عبد العزیز خاں صاحب عزیز وکیل عدالت ضلع علیگڈھ

شاعر نامی حضور احمد چو کرد	جمع دیوانے بمضمون لطیف
بہر سال طبع او طبع عزیز	گفت یک مجموعۂ نعت شریف

۱۳۱۳ھ

از شاعر لاثانی فخر انوری و خاقانی محقق زمان معجز بیان جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

ای حضور احمد من باد ترا	بہرہ یابی بحضور احمد
بہر دیوان تو گفتم تاریخ	بہرہ یابی بحضور احمد

۱۳۱۳ھ

از جناب شاعر عالی فکر فخر زمان مولوی حکیم عنایت اللہ خاں صاحب قیس متوطن علیگڈھ

خوش رقم این نسخۂ رنگین سواد	ریختہ از خامۂ عنبر فشان
مشتمل نعت رسول زمن	فخر جہان خاتم پیغمبران

سہر و نقش چمن گل نو تازہ رنگ	غیرت آرایش باغ جنان
نزہت و سیر لب مضمون تر	ساختہ در جلوۂ و لش آب روان
جلوۂ نیرنگ سواد و بیاض	رونق ہنگامۂ چشم بتان
لفظ و حرف نقش بصد اول نشین	رنگ معانی بہ ادا دل نشان
سلسلہ انگیز طراز سخن	مرسلہ آویز گلوے بیان
رنگ فرد زد دل اہل ہنر	مصقلۂ خاطر لطیفانیان
یافت چو ترتیب بہ آئین نیک	خواستہ تاریخ دل طالبان
قیس بہ قلم کرد خوشا مصرعے	طبع شدہ نعت رسول زمان ۱۳ھ

از نازک خیال شیرین مقال جناب میر اکبر علی صاحب تیر تلمیذ
با تمیز نواب عاشور علیخان مرحوم لکھنوی

دیوان کہا نعت میں کیا کام کیا ہے	سچ یہ ہے حضور آپ نے خالق کی خوشی کی
تھی فکر کہ دیوان کی تاریخ ہو مرقوم	اور دھیان تھا یہ بھی کہ نہ ہو ایسی کسی کی
ہاتف نے کہا کان میں کہہ دیجیے تیر آپ	مقبول ہے کل پیش خدا مدح نبی کی

از شاعر خوش بیان شیرین زبان جناب منشی امداد حسین صاحب
شوق بریلوی ابن شیخ محمد بخش صاحب سب اورسیر محلہ گڑھ کپتانی

آگرہ شاگرد جناب استاذی مکرمی حضرت ہوش یٰسین بریلی مدظلہ العالی

گیا ہی آثم نے باغ عالم مین
گل نعت نبی کھلایا ہی

حق تو یہ ہی طفیل حضرت ہوش
تازہ اس گل نے رنگ پایا ہی

بندش صاف سے ہی آئینہ
گل خورشید اسکا سایا ہی

اور رنگینی مضامین نے
لطف فردوس کا دکھایا ہی

بہر تاریخ شوق آثم سے
کہدے مرآت خلد پایا ہی

۱۳۰۳ھ

از فصیح زمن جناب مولوی محمد حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ہی یہ دیوان اوسکی مدحت میز
جسکی ہر بات ہی خدا کو قبول

جسکے قبضے مین دو جہانکا ملک
جسکے بندے ہین تاجدار شمول

جسپہ قربان جان جان جمیز
جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول

جسکے صدقے مین اہل ایمان پر
ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول

جسکی سرکار قاضی حاجات
جسکا دربار معطے مامول (ق)

یہ ضیائین اوسیکے دم کی ہیز
یہ سخائین اوسیکی ہین معمول

دن کو ملتا ہی روشنی کا چراغ
شب کو کھلتا ہی چاندنی کا پھول

اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک	اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہی مصرعِ سال	باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
	۱۳۰۴ھ

دیگر

آثم نے نعت مین وہ دیوان کیا ہی مرتب	ہر شعر جسمین ہی اک دیوان کا خلاصہ
کلکِ حسن نے اوسکی تاریخ یون سنائی	وصفِ نبی رب ہی ایمان کا خلاصہ
	۱۳۰۴ھ

از شاعرِ خوش فکر جناب میرزا رستم بیگ صاحب قیصر خلف الصدق مرزا عباس بیگ صاحب نادر بریلوی شاگرد جناب عزیز الدین بریلی

کردیا حسان کو محجوب آپنے	مدح لکھی ہی خوش اسلوب آپنے
یون کہا ہاتف نے قیصر دقتِ فکر	نعت لکھی بے بدل خوب آپنے
	۱۳۰۴ھ

حافظ خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت ضلع پیلی بھیت شاگرد جناب قاضی محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز حافظ آبادی

دیوان ہی یہ دلیلِ بخشش	آثم کو ہی کفیلِ بخشش
تاریخ اگر ہی اسکی لکھنا	حافظ لکھو سبیلِ بخشش
	۱۳۰۴ھ

از فکرِ صائب جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید ساکن کرت پور ضلع بجنور ملازم محکمہ فوجداری علی گڑھ

حضور احمد خدا حافظ تمہارا | تمہارا ہر سخن ہی دل کو مرغوب
یہ دیوان نعت کا ہی سبکو مطبوع | ہوا مطبوع بھی کتنا خوش اسلوب
سناتا ہی مجیداب طبع کا سال | لکھی ہی نعت احمد واہ کیا خوب

از نتائج فکر عالی جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی
خلف الصدق غلام رسول خان مرحوم تلمیذ داغ دہلوی

تخلص آپکا آثم حضور احمد نام | اور آپکے پدر نامور ہین جعفر خان
بیان خلق و محبت کا کسطرح مین کرون | جو مل گئے تو ہمیشہ دیکھتے ہی وہ شادان
نکیون ہو عقل رسا اور انکی فکر بلند | جناب ہوش کے شاگرد ہین وہ عالی شان
کہا جو نعت کا دیوان تو مجھسے ہاتف نے | کہا کہ مادہ وہ کہہ جو ہے ورد زبان
کہا یہ مصرع تاریخ پھر تو مین نے عزیز | چھپا ہی نعتیہ دیوان یہ گہر افشان

از شاعر خوش فکر جناب مولوی سید حسین صاحب شہ مراد آبادی
وکیل عدالت شاگرد جناب داغ دہلوی

مجھے کسطرح غل نہ صلے علے کا | چھپا نعت مین ہی یہ دیوان عجائب
ہوئی فکر تاریخ مجکو جو سید | ندا آئی لکھدے کلام مناسب

از نازک خیال شیرین مقال جناب محمد سعادت یار خان

عاشق بریلوی تلمیذ با تمیز مرزا عباس بیگ نادر مرحوم و حضرت

ہوش رئیس بریلی

شد طبع چو دیوان رقم کردہ آثم — در سلسلۂ نظم دُرِ نعت بسفتہ
عاشق پئے تاریخ چو بے پاست مسیحا — در عیسوی سن گو چمن نظم شگفتہ

ایضاً در سنہ ہجری

لکھا آثم نے جو یہ دیوان نعت — فکر ہی کس سے ادسے تشبیہ دون
دلمین ہی عاشق پئے تاریخ طبع — بوستان شاعری ادسکو لکھون ۱۳ ھ

از طبع عالی منشی شمشاد علیخان حقیر تاجر متوطن کلکتہ شاگرد مصنف

وہ کیا دیوان آثم نے تمام — سیر جسکی اہل دل کا چین ہی
فیض پایا ہی جناب ہوش سے — خوب نعت قبلۂ دارین ہی
لکھدے بہر سال یہ مصرع حقیر — وارث عالم شہ کونین ہی ۱۳ ھ

از طبع عالی جناب منشی تفضل حسین صاحب راغب بریلوی

کیا جب نظم وصف سید ابرار آثم نے — جہان مین شور اوٹھا ہر طرف اللہ اکبر کا
بڑی رغبت سے سال طبع لکھا کلک راغب نے — عجب دیوان یہ موزون ہوا ہی نعت گو کا ۱۳ ھ

ایضاً

چو نعت احمدی از فکر آثم	مرتب ہمدرین ایام گردید
برای سال طبع از شوق سرِ غیب	بگو مشتاق خاص و عام گردید ۱۲۸۱

از سخنور والا گہر ذکی الطبع جناب شیخ محمد حسن صاحب ضبط ساکن قصبۂ کانٹ ضلع شاہجہانپور شاگرد جناب نواب حکیم محمد اسمعیل خانصاحب فصیح رئیس بیلی

ہو گیا خلق مین مشہور کلام آثم	نعت گوئی سے بڑھا رتبہ و نام آثم
واہ ری طبع رسا واہ رے مضمون بلند	شاعری بیگمی ہی ایک غلام آثم
نعت وہ نعت کہ جس نعت کا کیا کہنا ہی	آئین حسّان یہان بہر سلام آثم
ضبط اس نظم کا جب لطف ملے بالے نواب	گل جنت سے سوا ہی یہ کلام آثم ۱۲۸۱ھ

از شاعر خوش فکر محمد واحد یار خانصاحب صادق تلمیذ جناب محمد سعادت یار خانصاحب عاشق بریلوی من زمرہ تلامذہ حضرت ہوش رئیس بریلی

خوب آثم کا چھپ گیا دیوان	جسکا صادق ہی چار سو شہرا
جیم جنت کا لیکے لکھ تاریخ	کیا ہی دیوان بے نظیر ہوا ۱۲۸۱ھ

از فکر عالی محمد مظفر علیخانصاحب فیض شاگرد جناب قیصر بریلوی

	کہ ہو نعت فردوس آنے کی راہ		نہیں کچھ بھی آتش کو خوف گناہ	
	لکھی نعت احمد ہو کیا خوب شاہ		کیا فیض ہاتف نے ہنگام فکر	

چکیدۂ قلم اعجاز رقم جناب فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری
شاگرد رشید جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

غل نالۂ زنجیر میں ہو صل علیٰ کا		ہوں عاشق دیوانہ جو محبوب خدا کا

صبح کا سہانا وقت ہے افق پر ہلکی ہلکی سفیدی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے تارے چھپتے چلے ہیں شمعیں جھلملا رہی ہیں جدھر دیکھو نور کا عالم ہے ہر شجر پر تجلّی طور کا عالم ہے دریا آئینہ صافی کی طرح نشۂ محبت میں لہریں لے رہا ہے اشجار کا صوفیوں کی طرح حال میں جھومنا عجب کیفیت دے رہا ہے گلشن پر جوبن پھٹا پڑتا ہے ہر طرف ایک نئی بہار ہے باد صبا عجب نزاکت و دل فریبی کے ساتھ روشوں پر اٹکھیلیاں کرتی پھرتی ہے پھولوں کی لہک خوشبوؤں کی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہے غنچے چٹک چٹک کر شادیانے بجا رہے ہیں مرغان چمن خوش ہو ہو کر مبارک باد گا رہے ہیں طوطی کے دلآویز نغمے بلبل کے فرحت انگیز ترانے دلوں کو بےچین کیے دیتے ہیں رنج والم دنیا سے مفقود ہے سامان عیش و عشرت ہر جگہ موجود ہے آج خمخانۂ عشق کے متوالو عشق نبی میں نالے کرنے والو مژدہ ہو آج وہ شاہد مراد جسکی آمد جان

کے لیے تم چشم براہ و گوش برآواز تھے جسکی کہ مدت سے تمنا تھی جسکے تم برسون سے خواستگار و طلبگار تھے جلوہ گر ہونے والا ہی یعنی دیوان فصاحت عنوان جناب حافظ مولوی حضور احمد خان صاحب متخلص بہ آشم بریلوی شاگرد جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خانصاحب ہوش رئیس بریلی کا جو نعت سرور کائنات علیہ الصلوات مین ہی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر تمھاری آنکھون مین روشنی بڑھائیگا سبحان اللہ دیوان ہی یا فصاحت کی جان دیوان ہی یا بلاغت کا ایمان دیوان ہی یا متانت کا خزینہ دیوان ہی یا رزانت کا گنجینہ الحق کہ جسطرح زبانین مدح ممدوح باری مین عاری ہین اسیطرح وصف موصوف کے اوصاف مین عاجز و مجبور فیروز حضرت خالق مین بتوسل جناب مخبر صادق دعا کرو الٰہا بادشاہا جبتک زمین پر آسمان آسمان پر چاند تارے چاند تارون مین روشنی جلوہ گر ہے یہ دیوان مقبول خاص و عام ہو مولف و راقم سطور کا نیک انجام ہو آمین آمین آمین تاریخ

حضور احمد آشم نے وہ کہا دیوان	کہ جسکی وجہ سے دنیا مین نام آشم ہی
جو فکر سال ہوئی غیب سے ندا آئی	کلید گنج سعادت کلام آشم ہی

از نتائج طبع عالی جناب سید واجد علی صاحب واجد خلف الصدق سید اولاد علی مرحوم متوطن قدیم لکھنؤ حال ساکن اورنگ آباد ضلع بلندشہر تلمیذ حضرت ہوش رئیس بریلی

وہ دامن خیال پہ رنگ بہار ہی	جسکا فضای گلشن رضوان غبار ہی

ہزار بلبل خامہ چمن حمد نخل بند باغ عالم اور گلشن نعت گل گلزار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین ترانہ سنجی کارنگ جماسکے لیکن غنچہ مراد ہرگز شگفتگی پر نہ آسکے یہ خار صحرائے جہالت یعنی واجد علی ابن سیدا ولاد علی مرحوم لکھنوی تو ایک ضعیف البنیان ہی کیا حقیقت ہی اس مقام پر یہ فروغ ہر ایک کا حسن بیان قابل مذمت ہی کیا مین کیا میری بساط جب کچھ پڑھ چکا تو نئی لہر آئی سوئے نظم طبیعت مائل پائی استاد کی تلاش مین ہر اطراف وجوانب کی سیر کی میزان چشم انصاف نے ہر ایک کی جنس استعداد بخوبی تول لی حسب اتفاق شہر بریلی مین جسکی شان مین کسی نے کہا ہی شعر

لکھنؤ شرق غرب دہلی ہی	دونون شہرون کا دل بریلی ہی

وارد ہوا یا دریہ بخت سے استاد زمانہ سخنور یگانہ ارسطوے دوران علامہ جہان ناظم وناثر با جوش وخروش حضرت مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان صاحب ہوش نبیرۂ مکرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ ارشد تلامذۂ جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم لکھنوی کی خدمت فیض درجت مین پونہچا سبحان اللہ فسبحان اللہ ثم سبحان اللہ جمیع صفات ظاہری وباطنی مین ادا کرکے یہ زبان پر لایا ع سد الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست + آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید + پھر تو بے تامل سر عقیدت جھکایا جو کچھ رطب ویابس اوسوقت تک بکا تھا ملاحظے مین لایا حضرت ممدوح نے حال نزار پر عنایت فرمائی مربیانہ شفقت فرماکر ہر طرح عزت بڑہائی

پھر تو درگاہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر سے حاضر ہو کر خرمن فیض سے خوشہ اور خوان کرم سے توشہ پاتا رہا بے کھٹکے نظم و نثر کی مشق بڑھاتا رہا ان روز دنوں جو آیا عجب باغ شگفتہ پایا جسکے ہر نخل کے پتے پتے سے ہوا ے خوش اسلوب آتی تھی بے تکلف غنچۂ خاطر کھلاتی تھی چشم غور سے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقت مین یہ چمن کیا ہے ایک نعت کا دیوان ہے قدسیون کی جان اہل دل کا ایمان ہے مضامین تازہ انوکھی بہار دکھاتے ہین بلحاظ نعت شریف ہزارہا گلہاے فردوس شگفتہ نظر آتے ہین نشستِ الفاظ و شوکتِ معانی خیال ہلالی کو موزون اور حسن بندش بیت جمالی کو مفتون کر رہی ہے تشنگی آب کوثر کا دم بھر رہی ہے مصنف کریم الاشفاق عمیم الاخلاق خندہ رو خوشخو نازک خیال شیرین مقال مولوی حافظ حضور احمد خانصاحب آثم ابن حاجی حرمین شریفین حافظ محمد جعفر خانصاحب تاجر اعلی بریلوی شاگرد استادی حضرت ممدوح الصدر نظر آئے پھر تو وسعت دلمین بخوبی شادمانی نے پاؤن پھیلائے سال ترتیب دیوان کا خیال آیا ہاتف غیبی نے یہ قطعہ سنایا

کیا ہی دیوان لکھا ہے آثم نے	روح کی جو غذا ہے ای واحد
سال پوچھے جو کوئی تو کہدے	کیا ہی لذت فزا ہے ای واحد
	۱۳ ۱

تاریخ طبع از نتائج فکر سید سخندان وحید حافظ محمد ابو سعید خانصاحب سعید سلمہ الصمد

زہی شد طبع این دیوان مصفا	تو گوئی گوہر شہوار نعت است
خفی مضمون او از تازہ بندش	بہارِ گلشنِ چمن زارِ نعت است
سوادِ حرف چشم ناظرین را	سوادِ سرمۂ دیدارِ نعت است

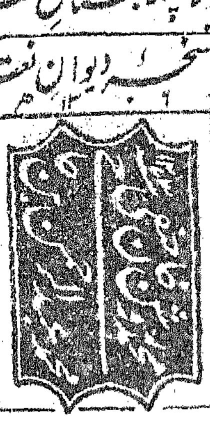
زذوقِ معنیِ شیرین بیانی — زبان را لذتِ گفتارِ نعت ست
سعیدا زبہرِ سالِ انطباعش — بگو بوے گلِ گلزارِ نعت ست
۱۳ھ

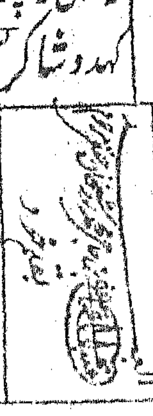
ایضاً از نتائجِ طبعِ گرامی مولوی محمد عبد العلیم صاحب آسی علم راسی مصححِ مطبعِ نظامی

بحمد اللہ کیا دیوان چھپا ہی نعتِ حضرت میں — ہی جسکی نظم پر دیوانہ دل ہر ایک ناظم کا
نہ کیونکر اسپہ ہو دیوانہ ہر دل بلکہ پروانہ — بیان ہی شمع ساں روشن تو مضمون ہی عزائم کا
سبب دو ہین خفیف اسمین جو ایک آیا وتد مجموع — دوبالا ہو گیا لطفِ ہزج اس بحرِ سالم کا
تہان تاثیر اکسیر اسکے ہی ہر نو ہر معنی مین — عیان ہی تا رمین جیسے اثر سیماب قائم کا
نہین دیکھا کلام ایسا کسیکا نعتِ حضرت مین — نہ شاعر کا نہ ناثر کا نہ منشی کا نہ عالم کا
دل افروز ہوا اُت نہ کیون ہو مثلِ گلِ خندان — چلے باغِ شفاعت سے جو اک جھونکا نسائم کا
جب آنحضرت نازل ہین شفاعت کے لیے ہر دو — تو پھر کیا خوف ہی ہمکو قیامت مین ماتم کا
چھپا نعتِ حضورِ احمدی مین دیوانِ حضورِ احمد — یہ ہی احسن نتیجہ حسنِ فکرِ طبعِ ناظم کا
وہی ہی سال چھپنے کا جو از روے حساب آئے — کہو آسی چھپا کیا خوب ہی دیوان اثر کا
۱۳ھ

ایضاً از طبعِ عاجزِ کلیل الخاطر محمد عبد الرحمن خان شاکر

نخلبندِ کن فکان کے فضل سے — کیا ہی یہ پھولا پھلا بستانِ نعت
طبع کا سن سب نے نکالا صاف صاف — کہد و شاکر نسخہ دیوانِ نعت
۱۳ھ





وجہ مہر و دستخطِ مہتممِ مطبع

واسطے اس بات کے کہ یہ کتاب مطبعِ نظامی کی چھپی ہوئی ہی مہر و دستخطِ مہتمم کے ثبت کیے گئے